اسباق النحو

(اسم، فعل، حرف)

خالد مسعودؔ

خالد لطیف بھٹی

لاہور ۱۹۷۴ء

اسباق النحو

اسم، فعل اور حرف کے بیان میں

خالد مسعود

حلقۂ تدبر قرآن، لاہور

ناشر : حلقہ تدبر قرآن، خالد منزل، رحمان سٹریٹ
مسلم کالونی، سمن آباد - لاہور

مطبع : پنجاب آرٹ پریس لاہور

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت : ۳/۵۰ روپے

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

فن نحو میں یہ کتاب میرے ایک دیرینہ خواب کی تعبیر ہے۔ ایک عرصہ دراز سے میری یہ آرزو رہی ہے کہ مولانا فراہیؒ کی اسباق النحو کو بنیاد بنا کر، اردو میں نحو کی ایک ایسی کتاب مرتب کر دی جائے جو عربی کا شوق رکھنے والے نوجوانوں کے لئے آسان بھی ہو اور کفایت کرنے والی بھی۔ الحمد للہ ہمارے فاضل رفیق، برادرِ عزیز خالد مسعود سلمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام نہایت حسن و خوبی کے ساتھ انجام دے دیا۔ فاضل مؤلف نے محنت کر کے وہ تمام خلا بھر دیئے ہیں جو مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں معلّم کی مشق و تمرین پر اعتماد کر کے، چھوڑ دیئے تھے اور بعض وہ بحثیں بھی مکمل کر دی ہیں جو اصل کتاب میں ناتمام رہ گئی تھیں۔ اب میرے نزدیک یہ کتاب طلبۂ فن کے لئے کافی ہے۔ اس سے عربی زبان سیکھنے کی راہ باز ہو جائے گی۔ پھر قرآن و حدیث اور ادب عربی کی اعلیٰ کتابوں کے مطالعہ سے جب اس زبان کا ذوق پیدا ہو جائے گا تو اس فن کے نازک اور مشکل مسائل حل کرنے کے لئے کلید خود ہاتھ آجائے گی۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ عربی زبان سے ہمارا تعلق محض ایک زبان کی حیثیت سے رسمی اور وقتی نہیں ہے بلکہ یہ واجبات دین میں سے ہے۔ ہمارے دین کے اصل مآخذ — قرآن و حدیث — عربی میں ہیں اس وجہ سے اس زبان کا سیکھنا سکھانا ہمارے لئے ضروریات دین میں داخل ہے۔ اگر اس زبان سے ہمارا تعلق منقطع ہو جائے تو خود دین سے بھی ہمارا تعلق براہ راست باقی نہیں رہ سکے گا بلکہ یہ صرف بالواسطہ رہ جائے گا جس کا نتیجہ بالآخر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے صحیفوں کی اصل زبان سے محروم ہو جانے کے سبب سے اپنے دین ہی سے محروم ہو بیٹھے اور تورات و انجیل کی تعلیمات بالکل محرّف ہو کر رہ گئیں اسی طرح خدانخواستہ

ہم بھی قرآن کو محرّفین کی ایک بازیگاہ بنا دیں گے۔ اُمت کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے اندر ایک گروہ ایسے لوگوں کا برابر پیدا ہوتا رہے جن کو دین میں اجتہاد و تفقّہ کا مرتبہ حاصل ہو اور یہ چیز ظاہر ہے کہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ اس گروہ کو قرآن و حدیث کی اصل زبان میں پوری مہارت حاصل ہو۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر عربی زبان کی تعلیم کو آسان بنانے کے لئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ یہ اس راہ میں پہلا قدم ہے۔ آگے انشاء اللہ اسی نہج پر دین کی پوری تعلیم کا نصاب تیار کر دیا جائے گا۔ اس طرح ان نوجوانوں کے لئے عربی سیکھنے کی راہ ہموار ہو جائے گی جو عربی مدرسوں کے پرپیچ راستوں اور ان کی مغلق کتابوں سے گھبراتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس سعی کو مشکور فرمائے۔ ان کو اپنے دین کی خدمت کی بیش از بیش توفیق بخشے اور اس کتاب سے ہماری نسل کے اندر عربی سیکھنے کی ہمت اور اس کا شوق پیدا ہو۔

دعاگو
امین احسن اصلاحی
۳، ستمبر ۱۹۷۲ء

دیباچہ

یہ کتاب حلقہ تدبر قرآن کی جانب سے پیش کی جا رہی ہے۔ آٹھ نو سال قبل جب یہ حلقہ وجود میں آیا تو اس کی تاسیس سے مولانا امین احسن اصلاحی مدظلہ، کے پیش نظر یہ بات تھی کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو عربی زبان کے قواعد کی باقاعدہ مشق کرانے کے بعد انھیں قرآن اور حدیث کی تعلیم دے کر اس قابل کر دیا جائے کہ وہ از خود دین کے مسائل پر غور کر سکیں۔ مولانا نے اپنے مختصر نصاب میں عربی قواعد کی تعلیم کے لئے "اسباق النحو" مؤلفہ مولانا حمید الدین فراہیؒ شامل کی۔ یہ ایک مختصر کتاب ہے جس میں اسم اور فعل کے مباحث ایک نئے پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اعراب کی بنیاد عوامل کے بجائے اختلاف حالات پر رکھی ہے۔ اس سے اولاً تو سو عاملوں سے نجات مل جاتی ہے اور ثانیاً فعل چونکہ اختلافِ حالات نہ رکھنے کی وجہ سے معرب نہیں رہ جاتا اس لئے فعل کی بحث میں پڑنے سے پہلے ہی اعراب کی تعلیم دی جا سکتی ہے۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اسم کے مباحث ہی میں عبارت کی مشق شروع کی جا سکتی ہے۔ پھر جب فعل شروع ہوتا ہے تو چونکہ اعراب سے واقفیت ہو چکی ہے، فوراً اس کا استعمال بھی ہونے لگتا ہے اور فعل کے تمام ہوتے ہوتے ادب عربی میں کافی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کتاب کی مدد سے عربی زبان کی تعلیم میں حیرت انگیز سہولت پیدا ہوئی ہے۔ تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس کتاب کے طلبہ تین چار ماہ کی قلیل مدت میں قرآن کے مطالعہ اور عربی لکھنے کی ضروری استعداد پیدا کر لیتے ہیں۔

مولانا فراہیؒ کی یہ تصنیف بہت مجمل ہے جس میں شائد عربی مدارس کے ماحول کو سامنے رکھ کر آسان باتیں طلبہ اور اساتذہ پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ اس میں فعل کے مباحث میں مشق کے لئے مثالیں شامل نہیں ہیں نیز حرف کی بحث مصنفؒ نہیں لکھ سکے۔ حلقہ تدبر قرآن نے یہ محسوس کیا کہ اگر اس کتاب میں ضروری اضافے کر دیئے جائیں تو اس کی افادیت،

بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور تشنہ مباحث کے لئے طلبہ کو کسی دوسری کتاب کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑے گا۔ موجودہ کتاب حلقہ کے اسی فیصلہ کے نتیجہ میں وجود میں آئی ہے۔ اس کی بنیاد مولانا فراہیؒ کی کتاب ہی پر رکھی گئی ہے اور اس کا نام بھی اسباق النحو ہی اختیار کر لیا گیا ہے۔

اس کتاب میں اسم کے بیان میں مبنیات (یعنی ضمائر، اشارات، موصولات، وغیرہ) کو معربات مشکلہ اور غیر منصرف سے پہلے لایا گیا ہے کیونکہ یہ سہل اور کثیر الاستعمال ہیں۔ فعل کے بیان میں ترتیب اصل کتاب ہی کے مطابق ہے، صرف مشقوں اور چند ضمنی عنوانات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ حرف کا بیان نیا ہے جس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ حرف کی مختلف قسموں کا ضروری تعارف کرا دیا جائے۔ اس طرح اس کتاب میں صرف و نحو کے تمام ضروری مباحث آگئے ہیں جن کی ممارست کے بعد قاری عربی زبان کے قواعد کو بخوبی سمجھنے لگتا ہے۔

کتاب سے قلیل مدت میں متوقع فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مشقوں پر پوری توجہ صرف کی جائے۔ یہ مشقیں عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کے لئے تو ہیں ہی اس کے علاوہ ان کے عربی جملوں کی مدد سے قواعد کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جائے اور جب تک ایک سبق طلبہ پر پوری طرح سے واضح نہ ہو جائے اگلے سبق کی طرف نہ بڑھا جائے۔ اگرچہ مشقوں میں جملوں کی کافی تعداد رکھی گئی ہے تاہم اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاس سے بھی مزید جملے طلبہ کے لئے فراہم کریں۔ ہر قاعدے کے تحت دی ہوئی مشقوں میں زیادہ سے زیادہ آیات لانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ طلبہ کا تعلق شروع ہی سے قرآن مجید کے ساتھ قائم ہو جائے۔ اسباق النحو کی تکمیل کے بعد طلبہ کو قرآن کی آسان سورتوں کی تعلیم دی جائے اور اس میں نحو کے قواعد کی یاد دہانی کرانے کے ساتھ ساتھ کلام الٰہی پر غور و تدبر کے اصول بھی بتائے جائیں تاکہ وہ اس مقصد کے لئے آگے بڑھ سکیں جو حلقہ تدبر قرآن کے پیش نظر ہے۔

اساتذہ کرام کو اگر اس کتاب میں غلطیاں نظر آئیں تو وہ ان سے مؤلف کو آگاہ فرمائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں ان کی تصحیح کر دی جائے۔

اللہ تعالیٰ حلقہ کی اس کوشش کو مقبول فرمائے اور اس کتاب کو اپنے کلام کے فہم کا وسیلہ بنائے، آمین

خالد مسعود

یکم ستمبر ۱۹۷۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربی زبان کی ابتدائی باتیں

عربی زبان کے حروف ہجا ۲۹ ہیں۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ

ع غ ف ق ك ل م ن و ھ ء ی۔

کوئی حرف حرکت یا سکون کے بغیر نہیں بولا جا سکتا۔ سادہ حرکتیں تین ہیں: فتحہ (زبر) کسرہ (زیر) اور ضمہ (پیش)۔ جن حروف پر یہ حرکتیں آئیں، اُنھیں علی الترتیب مفتوح، مکسور اور مضموم کہتے ہیں۔ سکون کو علامت 'ْ' سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ یَضْرِبُ میں پہلا حرف مفتوح، دوسرا ساکن، تیسرا مکسور اور چوتھا مضموم ہے۔

تمام حروف متحرک بھی ہو سکتے ہیں اور ساکن بھی، لیکن الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے جیسے یہ قَالَ میں ہے۔ جب الف متحرک نظر آئے تو فی الحقیقت یہ ہمزہ ہو گا، جو بصورت الف لکھا گیا ہو گا۔

حرف ساکن جب دوبارہ متحرک ہو تو اسے تشدید کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ مثلاً مَدْدَ کو مَدَّ۔

لفظ کے آخری حرف سے کبھی دو زبر، دو زیر یا دو پیش لگنے کے باعث ساکن نون کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ (جیسے زَیْدٍ کی آواز زَیْدِنْ ہے) ان دوہری حرکات

کو تنوین کہتے ہیں۔ مثلاً زَیْداً، زَیْدٍ، زَیْدٌ میں دال پر تنوین ہے۔

فتحہ، کسرہ اور ضمہ علی الترتیب ا، ی اور و کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ یہ حروف جب ساکن ہوں اور ان سے فوراً پہلے آنے والے حروف کی حرکت ان کے موافق ہو تو یہ اس حرکت کو طویل کر دیتے ہیں۔ ایسی حرکات کو کبھی کھڑے زبر، کھڑے زیر اور اُلٹے پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ان حرکات کو فتحۂ اشباعی، کسرۂ اشباعی اور ضمۂ اشباعی بھی کہتے ہیں۔

ذِکْرٰی، بُشْرٰی جیسے الفاظ میں جو الف 'ی' کی شکل میں لکھا جاتا ہے، اسے الف مقصورہ کہتے ہیں۔ صحراء، عطاء جیسے الفاظ میں جو الف ہمزہ سے پہلے آتا ہے، اُسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔

کسی لفظ کے آغاز میں حرف اگر ساکن ہو تو اسے پڑھنا ممکن نہیں ہوتا جب تک اس سے پہلے کوئی متحرک حرف موجود نہ ہو۔ عربی کے مندرجہ ذیل اسم ساکن حرف سے شروع ہوتے ہیں۔ ان کو پڑھنے کے لئے ان سے پہلے ایک ہمزہ لگایا جاتا ہے، جسے ہمزۂ وصل کہتے ہیں:

اِبْنٌ (بیٹا) اِبْنَۃٌ (بیٹی) اِمْرُءٌ (مرد) اِمْرَأَۃٌ (عورت) اِسْمٌ (نام) اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ (دو)۔ ماضی اور امر کے بعض اوزان بھی ساکن الاول ہیں۔

اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کے لئے لفظ سے پہلے ساکن لام لگایا جاتا ہے، اسے لام تعریف کہتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ، حَمْدٌ سے اَلْحَمْدُ۔

ہمزۂ وصل صرف ابتدائے کلام میں آواز دیتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے البتہ مندرجہ ذیل صورتوں کے علاوہ ہر حال میں لکھا جاتا ہے:

(ا) ابن کا ہمزہ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ کی سی ترکیب میں۔

(ب) اسم کا ہمزہ آیت بِسْمِ اللّٰہِ میں۔

(ج) لام تعریف کا ہمزہ لِ کے بعد مثلاً لِلْفَائِدَۃِ

لام تعریف جب ایسے اسم پر آئے جس کا پہلا حرف ت، ث، د، ذ، ر

ذ، س، ش، ص، ض، ط، ظ یا ن ہو تو لام کی آواز بدل کر اپنے مابعد کے حرف کی سی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اَلشَّمسُ، اَلطَّعَامُ، اَلدَّارُ۔ مذکورہ حروف، حروف شمسی کہلاتے ہیں۔ باقی ماندہ حروف ہجا حروف قمری کہلاتے ہیں۔ ان کے ساتھ لام کی آواز نہیں بدلتی۔ مثلاً اَلقَمَرُ، اَلبَابُ، اَلجَیشُ۔

اگر کسی اسم پر تنوین ہو اور اس کے فوراً بعد آنے والا لفظ ساکن الاول ہو، تو پہلے اسم پر تنوین کی ایک حرکت کے عوض 'ن' مکسور لگا دیتے ہیں اور اسے ساکن الاول کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ یہ ن مکسور تنوین کے باعث پیدا ہونے والی نون کی آواز کی یادگار ہوتا ہے اور نون قطنی کہلاتا ہے۔ مثلاً مُحَمَّدٌ اَلعَرَبِیُّ کی بجائے مُحَمَّدُ نِ العَرَبِیُّ اور عُزَیزٌ اِبنُ اللہِ کی بجائے عُزَیرُ نِ ابنُ اللہِ لکھا اور پڑھا جائیگا۔

علم نحو

نحو وہ علم ہے جس میں کلمہ اور کلام کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے قاعدے بتائے جاتے ہیں۔

کلمہ: ایک مفرد لفظ کو کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں:۔

(۱) اسم: جو کسی انسان، حیوان، نباتات یا کسی اور چیز کا نام ہو جیسے زید، رشید گھوڑا، انار، زمین، کرسی وغیرہ۔ اسمائے صفات مثلاً نیک، بد، سرخ، سفید وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔

(۲) فعل: جو بقید زمانہ کسی کام کے ہونے کو ظاہر کرے۔ جیسے گیا، جاتا ہے، جائے گا اور جا وغیرہ۔

(۳) حرف: جو اپنے صحیح معنی اس وقت ظاہر کرے جب اسے کسی اسم یا فعل کے ساتھ لگایا جائے۔ جیسے پر، سے، تک، لئے، میں وغیرہ

کلام: ایک پوری بات کو کہتے ہیں۔ مثلاً زید عالم ہے۔ وہ جاتا ہے، تو پڑھ۔ کلام کو جملہ تامہ، جملہ مفیدہ اور مرکب تام بھی کہتے ہیں۔ یہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ

سے بنتا ہے۔ کبھی ایک ہی لفظ سے پوری بات بن جاتی ہے تو درحقیقت وہاں کوئی اور لفظ چھپا ہوتا ہے۔ مثلاً "لکھ" میں لفظ "تو" چھپا ہوا ہے یعنی تو لکھ۔

کبھی دو یا زیادہ الفاظ ملنے سے بھی بات مکمل نہیں ہوتی۔ جیسے میری کتاب، اچھا آدمی، گھر میں۔ وغیرہ۔ اس کو مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص کہتے ہیں۔

آگے کے صفحات میں علم نحو کے قاعدے بیان کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ قاعدے بیان کئے جائیں گے جو اسم سے متعلق ہیں۔ اس کے بعد فعل اور حرف پر بحث کی جائے گی۔

اِسم کا بیان

اِسم کی قسمیں

مختلف پہلوؤں سے اگر اسم پر غور کیا جائے تو مندرجہ ذیل اہم قسمیں سامنے آتی ہیں:

باعتبار عدد تعداد کے اعتبار سے اسم تین طرح کا ہوتا ہے: واحد، مثنیٰ اور جمع۔ واحد ایک، مثنیٰ دو اور جمع دو سے زیادہ تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔

واحد میں اسم اپنی اصلی شکل پر ہوتا ہے۔ اس پر مزید الفاظ کا اضافہ نہیں ہوتا۔ مثلاً رَجُلٌ (ایک آدمی) قَلَمٌ (ایک قلم) دَوَاۃٌ (ایک دوات) خَادِمَۃٌ (ایک نوکرانی)

مثنیٰ بنانے کے لئے اسم واحد کے آخر میں ـَان اور بعض حالتوں میں ـَيْنِ لگایا جاتا ہے۔ مثلاً رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ (دو آدمی) خَادِمَتَانِ، خَادِمَتَيْنِ (دو نوکرانیاں)

جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع سالم اور جمع مکسر۔ جمع سالم وہ ہے جس میں اسم واحد کا وزن باقی رہے اور اس کے آخر میں مذکر کے لئے ـُونَ یا ـِيْنَ اور مؤنث کے لئے ـَات لگے۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِيْنَ۔ زَيْدٌ سے زَيْدُوْنَ یا زَيْدِيْنَ اور زَيْنَبُ سے زَيْنَبَات۔ هِنْدٌ سے هِنْدَات۔ اگر لفظ مفرد کے آخر میں پہلے سے ۃ موجود ہو تو اس کی جمع مؤنث سالم بناتے وقت اس کو حذف کر کے ـَات لگایا جاتا ہے۔ مثلاً مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَات۔ طَالِبَۃٌ سے طَالِبَات۔

جمع سالم بننے کے لئے ضروری ہے کہ اسم واحد ذوی العقول کا عَلَم (نام) یا صفت ہو۔ لہٰذا رَجُلٌ، جو عَلَم یا صفت نہیں، کی جمع رَجُلُوْنَ نہیں آئے گی۔

بعض اسم ایسے بھی ہیں جن میں مذکورہ شرط نہیں پائی جاتی لیکن ان کی جمع مذکر سالم کے وزن پر خلاف قیاس آتی ہے۔ مثلاً أَرْضٌ (زمین) سے أَرْضُوْنَ۔ عَالَمٌ (جہان) سے عَالَمُوْنَ۔ اِبْنٌ (بیٹا) سے بَنُوْنَ، سَنَۃٌ (سال) سے سِنُوْنَ وغیرہ۔

جمع مکسر وہ ہے جس میں اسم واحد کا وزن اپنی حالت پر باقی نہ رہے، بلکہ اس میں کچھ تغیر ہو جائے۔ یہ تغیر حروف کی زیادتی کے ساتھ بھی ہوتا ہے مثلاً رَجُلٌ سے رِجَالٌ، قَلَمٌ سے اَقْلَامٌ۔ حروف کی کمی کے ساتھ بھی مثلاً رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ، کِتَابٌ سے کُتُبٌ اور حرکات کی تبدیلی کے ساتھ بھی۔ مثلاً اَسَدٌ سے اُسُدٌ۔

جمع مکسر کے اوزان بے شمار ہیں جن میں زیادہ استعمال ہونے والے اوزان کا بیان آگے آئے گا۔ (دیکھئے صفحہ ۵۵)

باعتبارِ جنس جنس کے اعتبار سے اسم مذکر بھی ہو سکتا ہے اور مونث بھی۔ مونث کی دو قسمیں ہیں: حقیقی اور لفظی۔

مونث حقیقی وہ ہے جو کسی جاندار مونث پر دلالت کرے جیسے زینب، ھند، لیلیٰ، اُمٌّ (ماں) اُخْتٌ (بہن)۔ جو مونث کسی جاندار پر دلالت نہ کرے وہ مونث لفظی ہے۔

مونث لفظی کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ قیاسی ۲۔ سماعی۔ قیاسی وہ ہے جس میں مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت پائی جائے:

(۱) لفظ کے آخر میں ۃ ہونا مثلاً حِکْمَةٌ، عِزَّةٌ، صَلٰوةٌ، جَنَّةٌ، مُسْلِمَةٌ، قَاتِلَةٌ

(۲) لفظ کے آخر میں الف مقصورہ ہونا مثلاً دَعْوٰی، تقوٰی، حُسْنٰی، عُقْبٰی

(۳) لفظ کے آخر میں الف ممدودہ ہونا مثلاً صَحْرَاءُ، حَمْرَاءُ۔ کِبْرِیَاءُ

(۴) جمع مکسر ہونا مثلاً رِجَالٌ۔ کُتُبٌ۔ اَقْلَامٌ

مؤنث سماعی وہ الفاظ ہیں جن میں تانیث کی مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ صرف اہل زبان سے ان الفاظ کو مؤنث سنا گیا ہے۔ مشہور مؤنث سماعی حسب ذیل ہیں:

اَرضٌ (زمین) نَفسٌ (جان) حَربٌ (لڑائی) سَمَاءٌ (آسمان) عَصًا (لاٹھی) فُلکٌ (کشتی) لَیلٌ (رات) دَارٌ (گھر) سِلمٌ (صلح) شَمسٌ (سورج) اَرنَبٌ (خرگوش) اِصبَعٌ (انگلی) رَحیً (چکی) سِنٌّ (دانت) قَوسٌ (کمان) کَاسٌ (جام) فَأسٌ (کلہاڑی)

جسم کے تمام دوہرے اعضا کے نام: عَینٌ (آنکھ) اُذُنٌ (کان) قَدَمٌ (پیر)

شراب کے تمام نام مثلاً خَمرٌ، طِلَاءٌ وغیرہ

ہوا کے تمام نام مثلاً رِیحٌ، صَرصَرٌ، صَبَا، دَبُورٌ وغیرہ

آگ اور دوزخ کے تمام نام مثلاً نَارٌ، سَعِیرٌ، جَھَنَّمُ، سَقَرُ۔

اسم مذکر میں کسی علامت کی ضرورت نہیں حتیٰ کہ ایسے اسماء جو مذکر کے نام ہوں لیکن ان میں تانیث کی کوئی علامت بھی پائی جائے، وہ مذکر ہی رہتے ہیں۔ مثلاً طَلحَة۔ عِکرمة۔ معاویة۔ اَدطیٰ وغیرہ

باعتبار اعراب اسم جب ترکیب میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے تین مرتبے ہو سکتے ہیں:

۱۔ جب وہ کلام میں جزء ضروری ہو مثلاً سَلِیمٌ ذَاھِبٌ (سلیم جانے والا ہے۔) میں سلیم اور ذاھب دونوں ضروری اجزاء ہیں۔ ان میں سے اگر ایک نہ ہو تو بات پوری نہ ہوگی۔

۲۔ جب وہ جزء زائد ہو لیکن محتاج واسطہ نہ ہو۔ مثلاً سَلِیمٌ ذَاھِبٌ غدًا (سلیم کل جانے والا ہے) اس میں غدًا کا لفظ مزید واقفیت کے لئے بڑھایا گیا ہے اور بغیر کسی واسطہ کے آملا ہے۔

۳۔ جب وہ زائد بھی ہو اور محتاج واسطہ بھی ہو مثلاً سَلِیمٌ ذَاھِبٌ اِلیٰ المَدرَسَةِ (سلیم مدرسہ کو جانے والا ہے) اس میں مدرسة کا لفظ مزید واقفیت کے لئے بڑھایا گیا ہے لیکن اس لفظ کو ملنے کے لئے اِلیٰ کے واسطہ کی ضرورت ہوئی۔

ظاہر ہے کہ پہلا مرتبہ سب سے اونچا ہے، اس کے بعد دوسرا ہے اور سب

سے نیچا تیسرا۔ ان مراتب کو بالترتیب رفع، نصب اور جر کہتے ہیں اور جو اسم ان مراتب میں ہوں، ان کو مرفوع، منصوب اور مجرور یا بحالتِ رفع، بحالتِ نصب اور بحالتِ جر کہتے ہیں۔

اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھنے سے پتہ چلے گا کہ مرفوع کے آخر میں ٌ ہے۔ منصوب کے آخر میں ـاً[1] اور مجرور کے آخر میں ٍ، یہ علامات اسم کے مراتب کو ظاہر کرتی ہیں اور عربی زبان کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس وجہ سے ان کو اعراب کہتے ہیں۔

عربی کے بعض اسماء پر اعراب آتا ہے اور بعض ایک ہی حالت پر رہتے ہیں۔ جن اسموں پر اعراب آتا ہے، انھیں مُعْرَب یا متمکّن کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثال میں سَلِيمٌ، ذاهبٌ اور غداً معرب ہیں۔ جن اسموں کی حالت ایک جیسی رہتی ہے اور مختلف مراتب میں ہونے کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا مثلاً اَلَّذِي (وہ جو) ذٰلِكَ (وہ) هٰذَا (یہ) مَنْ (کون)۔ ایسے اسم مبنی یا غیر متمکن کہلاتے ہیں۔ ان دو قسموں کے علاوہ کچھ مخصوص صورتیں بھی ہیں جن کو 'معربات مشکلہ' اور 'استثنائی صورتیں' کے عنوانات کے تحت کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

اعراب کی بحث علم نحو کا خاص مضمون ہے اور معربات اور مبنیات کے قواعد کی پہچان اس علم کی کلید ہے۔ اب ہم ان مباحث کی تفصیل کریں گے۔

اعراب کی مختلف صورتیں

یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ کسی اسم کا اعراب رفع کا ہے یا نصب کا یا جر کا، عموماً اسم کے آخر میں حرکات ٌ، ً، ٍ لگائی جاتی ہیں۔ ایسے اعراب کو اعراب بالحرکتہ

---

[1] منصوب کے آخر میں جب ۃ یا ی آرہی ہو تو الف کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔ مثلاً حِكْمَةً - هُدًى

یا حرکتی اعراب کہا جاتا ہے۔ بعض اسموں کے اعراب کو ظاہر کرنے کے لئے حرکتوں کے بجائے حروف ـُـوْنَ، ـِـیْنَ، ـَـانِ اور ـَـیْنِ بڑھاتے جاتے ہیں۔ ایسے اعراب کو اعراب بالحرف یا حرفی اعراب کہتے ہیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اسم کی کونسی قسم پر کونسا اعراب لگتا ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل گوشوارہ کو خوب سمجھ لینا چاہیئے:

اقسام اسم	اعراب بحالت		
	رفع	نصب	جر
۱۔ واحد	خَادِمٌ	خَادِماً	خَادِمٍ
۲۔ جمع مکسّر	خُدَّامٌ	خُدَّاماً	خُدَّامٍ
۳۔ جمع سالم مؤنث	خَادِمَاتٌ	خَادِمَاتٍ	
۴۔ جمع سالم مذکر	خَادِمُوْنَ	خَادِمِیْنَ	
۵۔ مثنیٰ	خَادِمَانِ	خَادِمَیْنِ	
۶۔ غیر منصرف[1]	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	

اعراب کی یہ شکلیں ثقیل کہلاتی ہیں۔ جب حرکتی اعراب کی تنوین میں سے نون کی آواز غائب کر دی جائے اور حرفی اعراب میں جو نون موجود ہے اسے نکال دیا جائے تو اعراب کی یہ شکلیں خفیف کہلاتی ہیں۔ خفیف اعراب کے ساتھ مذکورہ گوشوارہ حسب ذیل ہوگا:

اقسام اسم	اعراب بحالت		
	رفع	نصب	جر
۱۔ واحد	خَادِمُ	خَادِمَ	خَادِمِ
۲۔ جمع مکسّر	خُدَّامُ	خُدَّامَ	خُدَّامِ
۳۔ جمع سالم مؤنث	خَادِمَاتُ	خَادِمَاتِ	
۴۔ جمع سالم مذکر	خَادِمُوْ	خَادِمِیْ	

۵۔ مثنیٰ	خَادِمَا	خَادِمَیْ
۶۔ غیر منصرف	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ

عام حالات میں اعراب کی ثقیل شکل ہی استعمال ہوتی ہے البتہ دو موقعوں پر اعراب خفیف استعمال ہو گا :

۱۔ حرکتی اعراب والے لفظ پر جب لام تعریف آجائے مثلاً اَلْحَمْدُ، اَلْکِتَابُ، اَلنُّوْرُ

۲۔ ہر اس معرب پر (خواہ وہ حرکتی اعراب رکھتا ہو یا حرفی) جو مضاف[۲] ہو جائے مثلاً : رَسُوْلُ اللّٰہِ (اللہ کا رسول) اِبْنَا زَیْدٍ (زید کے دو بیٹے) مُسْلِمُو الْبَلَدِ (شہر کے مسلمان)

مشق نمبر ۱

مندرجہ ذیل فقروں میں ثقیل و خفیف اعراب پہچانو اور اس کی توجیہ کرو :

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ۔ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ سَلِیْمٌ وَشَمِیْمٌ خَلِیْلَانِ۔ غُلَامَا بَکْرٍ مَرِیْضَانِ۔ قَلَمَا زَیْدٍ جَدِیْدَانِ۔ خَادِمُو الْقَوْمِ مَخْدُوْمُوْنَ۔ اَلْمُسْلِمَاتُ صَالِحَاتٌ۔ اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّۃِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فَاکِھُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

---

[۱] اسم کی یہ قسم وضاحت طلب ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ یہاں صرف اس کے اعراب کو سمجھ لیا جائے۔

[۲] مضاف کی وضاحت کے لئے دیکھئے صفحہ ۲۴

معربات اصلیہ

اصلی معربات کہ جن پر ہمیشہ ایک ہی طرح کا اعراب لگتا ہے، دس ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کسی جملے میں مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کے استعمال کی وجہ معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل گوشوارے سے کام لینا چاہیئے، جس میں ان اعراب کے استعمال کے مواقع بیان کئے گئے ہیں۔ دس معربات اصلیہ حسب ذیل ہیں :

دو مرفوع : ۱۔ مبتدا ۲۔ خبر۔

دو مجرور : ۱۔ بواسطہ حرف جر ۲۔ مضاف الیہ

چھ منصوب : ۱۔ مفعول بہٖ ۲۔ حال ۳۔ ظرف ۴۔ علّۃ
۵۔ تمیز ۶۔ مفعول مطلق

ان میں سے ہر ایک کے قواعد کو مثالوں سے واضح کیا جاتا ہے۔

دو مرفوع

مبتدا و خبر "زید بیمار ہے" ایک ایسا جملہ ہے جس میں زید کے بارے میں ایک خبر دی جا رہی ہے۔ اسے جب عربی میں ادا کریں گے تو جملہ یوں ہو گا۔ زَیْدٌ مَرِیْضٌ۔ چونکہ زید کا لفظ جملے کی ابتدا میں آیا ہے اس لئے اس اسم کو مبتدا کہتے ہیں۔ دوسرا اسم مَرِیْضٌ اس مبتدا کی خبر کہلاتا ہے۔ مبتدا اور خبر کو علی الترتیب مُسند الیہ اور مُسند بھی کہتے ہیں۔ اور ان دونوں کا اعراب ہمیشہ رفع کا ہوتا ہے۔

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب مبتدا نکرہ ہو تو اس سے پہلے لام تعریف لگا کر معرفہ بنانا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اَلتَّاجِرُ اَمِیْنٌ (تاجر امانت دار ہے) یا اس کو مخصوص کرنے کے لئے اس کی صفت بڑھائی جاتی ہے۔ مثلاً رَجُلٌ عَالِمٌ خَیْرٌ مِّنْ جَاھِلٍ (عالم آدمی جاہل سے بہتر ہوتا ہے) اس جملے میں رَجُلٌ

نکرہ کی صفت عَالِمٌ بڑھائی گئی ہے اور خَیْرٌ اس کی خبر ہے۔ خبر عموماً نکرہ اور کبھی کبھی معرفہ بھی آتی ہے۔ تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لئے مبتدا یا خبر پر لام مفتوح لگا دیا جاتا ہے۔

خبر جب اسم مشتق[1] ہو تو تذکیر و تانیث اور واحد، مثنیٰ یا جمع ہونے میں مبتدا کے موافق ہوتی ہے۔ جمع مکسر چونکہ مونث کے حکم میں ہے اس لئے اس کی خبر واحد مونث آسکتی ہے۔

مشق نمبر ۲

سَلِیْمٌ عَاقِلٌ وَنَسِیْمٌ غَافِلٌ۔ سَعِیْدٌ قَوِیٌّ وَحَامِدٌ ضَعِیْفٌ۔ رَشِیْدٌ اَمِیْرٌ وَجَعْفَرٌ وَزِیْرٌ۔ اَللّٰہُ رَازِقٌ وَالرَّسُوْلُ صَادِقٌ۔ اَلْبِنْتُ ضَاحِکَۃٌ وَالْاُمُّ سَاکِتَۃٌ۔ اَلصَّبِیُّ مَرِیْضٌ وَالصَّبِیَّۃُ صَحِیْحَۃٌ اَلْاِنْسَانُ حَاکِمٌ وَالْحَیْوَانُ مَحْکُوْمٌ۔ اَلْخَادِمَانِ نَائِمَانِ وَالْخَادِمَتَانِ جَالِسَتَانِ۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ قَانِتُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ عَابِدَاتٌ۔ عَامِرٌ وَعُمَیْرٌ وَزُبَیْرٌ طَالِبُوْنَ۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ غَائِبُوْنَ وَالْمُعَلِّمَاتُ حَاضِرَاتٌ۔ لَرَشِیْدٌ جَالِسٌ۔ اَلْاَرْضُ وَاسِعَۃٌ وَالْجِبَالُ عَالِیَۃٌ۔ لَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ مِنْ مُشْرِکٍ۔ عَدُوٌّ عَاقِلٌ خَیْرٌ مِنْ صَدِیْقٍ جَاهِلٍ۔

زید سچا ہے۔ علم نور ہے۔ انسان عقل مند ہے۔ کتاب مفید ہے۔ عورت بیٹھی ہے۔ گائے خوبصورت ہے۔ عامر اور عمیر روزے دار ہیں۔ دو بہنیں عبادت گزار ہیں۔ مومن قوی اور کافر کمزور ہیں۔ سعید، سعد اور زبیر صحابی ہیں۔ پھل میٹھے ہیں۔ سورج طلوع ہونے والا ہے۔ حریص محروم ہوتا ہے۔ دین خیر خواہی ہے۔

---

[1] وہ اسم جو کسی مادہ فعلیہ سے نکلیں اسم مشتق کہلاتے ہیں مثلاً ذو الفعل، اسم الفعل، صفت، مبالغہ وغیرہ

۲۔ مجرور

۱۔ بواسطۂ حرف جر | مندرجہ ذیل سترہ حروف اپنے بعد آنے والے اسم کو ہمیشہ جر کا اعراب دیتے ہیں اس لئے انھیں حروف جارّہ کہتے ہیں :

بِ (کی قسم، ساتھ) مثلاً بِاللّٰہِ (اللہ کی قسم) بِالْقَلَمِ (قلم کے ساتھ)

تَ، وَ (کی قسم) مثلاً تَاللّٰہِ (اللہ کی قسم) وَالشَّمْسِ (سورج کی قسم)

كَ (کی مانند) مثلاً کَالْحِجَارَۃِ (پتھر کی مانند) کَظُلُمَاتٍ (تاریکیوں کی طرح)

لِ (کے واسطے) مثلاً لِغُلٰمَیْنِ (دو لڑکوں کے لئے) لِلطِّفْلِ (بچے کے لئے)

فِیْ (میں) مثلاً فِی الْبَیْتِ (گھر میں)۔ عَلٰی (پر) مثلاً عَلَی الْجَبَلِ (پہاڑ پر)۔

مِنْ (سے) مثلاً مِنْ قَرْیَۃٍ (ایک گاؤں سے)۔ اِلٰی (تک، کو) مثلاً اِلَی الْبَلَدِ (شہر کو) اِلَی اللَّیْلِ (رات تک)۔ عَنْ (سے) مثلاً عَنِ اللَّھْوِ (کھیل کود سے)۔

مُنْذُ، مُذْ (سے لے کر) مثلاً مُنْذُ شَھْرٍ یا مُذْ شَھْرٍ (ایک ماہ سے)۔

حَتّٰی (تک) مثلاً حَتَّی الْعِشَاءِ (عشاء تک) رُبَّ (کئی، کتنے) مثلاً رُبَّ رَجُلٍ (کتنے آدمی) خَلَا، عَدَا، حَاشَا (کے سوا) مثلاً خَلَا زَیْدٍ (زید کے سوا)

مجرور بواسطۂ حرف جر مبتدا و خبر پر مشتمل جملے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور کبھی مبتدا یا خبر کا قائم مقام بن کر بھی آجاتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کرو :

۱۔ زَیْدٌ ذَاھِبٌ اِلَی الْبَیْتِ ۲۔ زَیْدٌ فِی الْبَیْتِ ۳۔ فِی الْبَیْتِ زَیْدٌ۔

۱۔ اَلْمَالُ مَحْفُوْظٌ لِزَیْدٍ ۲۔ اَلْمَالُ لِزَیْدٍ ۳۔ لِزَیْدٍ مَالٌ

یہاں پہلی مثالوں میں مبتدا و خبر موجود ہیں۔ دوسری مثالوں میں مجرور خبر کی جگہ اور تیسری مثالوں میں مبتدا کی جگہ آیا ہے۔

مشق نمبر ۳

سَعِیْدٌ عَلَی السَّطْحِ ۔ وَاللّٰہِ ھَاشِمٌ غَنِیٌّ کَحَاتِمٍ ۔ اَلطِّفْلَۃُ

جَالِسَۃٌ فِی عَجَلَۃٍ - سَعِیْدٌ وَ رَشِیْدٌ ذَاهِبَانِ لِتِجَارَۃٍ مِنْ قَرْیَۃٍ اِلیٰ مَدِیْنَۃٍ - اَلرَّجُلَانِ مَشْغُوْلَانِ بِالزِّرَاعَۃِ - اَلطَّالِبَتَانِ مَرِیْضَتَانِ مُنْذُ اُسْبُوْعَیْنِ - لِرَشِیْدٍ شُغُلٌ حَتَّی الْعِشَاءِ - اَلْقَوْمُ حَاضِرُوْنَ حَاشَا زَیْدٍ - سَلِیْمٌ مَاهِرٌ فِی عِلْمَیْنِ - اَلْعِزَّۃُ لِلصَّادِقِیْنَ وَلِلْکَاذِبِیْنَ ذِلَّۃٌ - اَلْعُلَمَاءُ فِی الْاَرْضِ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ -

شکر اللہ کے لئے ہے۔ خدا کی قسم" حرکت میں برکت ہے۔ خدا بندوں پر قاہر ہے۔ دو نوکر بازار کو جا رہے ہیں۔ باغ کے دو دروازے ہیں۔ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ مومن ایک جسم کی طرح ہیں۔ سٹیشن سے گھر تک دو میل ہیں۔ اُستانیاں جمعہ سے غائب ہیں۔ دو بچوں کے سوا سب طالب علم بیمار ہیں۔ حیا ایمان سے ہوتی ہے۔

۲۔ **مضاف الیہ** | جب کہا جاتے" زید کا قلم" تو اس سے ایک خاص قلم مراد ہوتا ہے جو زید کی ملکیت ہے۔ اس ترکیب میں قلم کو مضاف کہتے ہیں اور قلم کے مالک یعنی زید کو مضاف الیہ۔ اردو میں اس ترکیب کی پہچان دو اسموں کے درمیان" کا" "کے" "یا کی" کی موجودگی سے ہوتی ہے۔ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ نہیں آتا۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ البتہ مضاف جملے میں اپنے موقع کے لحاظ سے کبھی مرفوع ہوگا، کبھی مجرور اور کبھی منصوب۔ مضاف کا اعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔ پس زید کا قلم" کا ترجمہ ہوگا: قَلَمُ زَیْدٍ۔ زید کا قلم نیا ہے۔" قَلَمُ زَیْدٍ جَدِیْدٌ" - اس جملے میں" قلم نیا ہے" مبتدا و خبر کی ترکیب ہے۔ اس لئے قلمُ اور جَدِیْدٌ" مرفوع ہیں۔" سلیم زید کے قلم سے لکھ رہا ہے۔" سَلِیْمٌ کَاتِبٌ بِقَلَمِ زَیْدٍ - اس جملے میں سلیم مبتدا اور" لکھ رہا ہے" خبر ہے اس لئے سلیم اور کاتب مرفوع ہوں گے۔ قَلَمِ مضاف ہے جس سے پہلے حرف جر" ب" آگیا ہے۔ لہٰذا قلم مجرور ہے۔ زَیْدٍ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

'مضاف' مضاف الیہ کی مذکورہ ترکیبوں میں چونکہ ایک شے کسی کی ملکیت کے باعث مخصوص ہو جاتی ہے اس لئے مضاف پر لام تعریف لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اضافت کی اس قسم کو اضافت معنویہ کہتے ہیں۔

اضافت کی دوسری قسم وہ ہے جو ملکیت یا تخصیص کا فائدہ نہیں دیتی مضاف کوئی اسم صفت ہوتا ہے اور مضاف الیہ حقیقت میں اس کا فاعل یا مفعول ہوتا ہے۔ ایسی اضافت' اضافت لفظیہ کہلاتی ہے۔ مثلاً ضَارِبُ زَیْدٍ (زید کا مارنے والا) جس میں ضاربُ اسم صفت ہے اور زید معنی کے لحاظ سے اس کا مفعول ہے۔ اس ترکیب میں ضرورت پڑنے پر مضاف پر "ال" لگایا جاسکتا ہے۔ جیسے:

اَلضَّارِبُ زَیْدٍ، اَلْوَاهِبُ الْمَالِ، اَلْمُقِیْمِیْ الصَّلٰوةِ

مشق نمبر ۴

رَحْمَةُ اللهِ ۔ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ ۔ عِبَادُ الرَّحْمَانِ ۔ اِمْرَأَةُ الْعَزِیْزِ ۔ اِبْنَا زَیْدٍ ۔ قَلَمَا الْوَلَدِ ۔ صِیَامُ شَهْرَیْنِ ۔ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۔ كَاشِفُوا الْعَذَابِ ۔ اَرْضُ اللهِ وَاسِعَةٌ ۔ بَشِیْرٌ طَالِبُ عِلْمٍ ۔ یَدَا مُسْلِمٍ طَوِیْلَتَانِ ۔ وَحِیْدٌ طَوِیْلُ الْیَدَیْنِ ۔ فِیْ یَدَیْ رَشِیْدٍ قَلَمٌ وَدَوَاةٌ ۔ ثَرْوَةُ الْبِلَادِ مِنْ زَارِعِي الْاَرْضِ ۔ عَلٰی جَانِبَیْ بَیْتِ سَعِیْدٍ اَشْجَارٌ ۔ بَنُوْ هَاشِمٍ ذَاهِبُوْنَ اِلٰی بَنِیْ طَالِبٍ ۔ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ ۔ خَادِمُوا الْقَوْمِ مَخْدُوْمُوا الْقَوْمِ ۔ صَلَاحُ الْاِنْسَانِ فِیْ حِفْظِ اللِّسَانِ ۔

نسیم کی کتاب، بکر کے دو غلام۔ درختوں کی ٹہنیاں۔ دو لڑکوں کے دو قلم۔ فجر اور ظہر کی نمازیں۔ مدرسہ کے معلّم۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ نوح اور لوط اللہ کے دو رسول ہیں۔ علم اخلاق کا سردار ہے۔ علی کی کتاب مفید ہے۔ گھوڑے کے کان چھوٹے ہیں۔ وطن کی محبت ایمان سے ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ کتابوں

کے بیچنے والے کم ہیں۔ عقل مند علم کے طالب ہوتے ہیں۔ سستی جاہلوں کی عادت ہے۔ سکول کی اُستانیاں دین کی جاننے والیاں ہیں۔ طالبات کالج کے گراؤنڈ میں کھیل رہی ہیں۔ اُمت کے محسنوں کے لئے اجر ہے۔ سہیل ایران کے بادشاہ کا ایلچی ہے۔ عرب کے بادشاہ کا نام فیصل ہے۔

چھ منصوب

۱۔مفعول بہ مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، مثلاً زید خط لکھ رہا ہے، میں زید فاعل ہے جس سے لکھنے کا فعل صادر ہو رہا ہے۔ خط اس کا مفعول بہ ہے۔ مفعول بہ مبتدا و خبر کے بعد آتا ہے اور ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مندرجۂ ذیل فقرات پر غور کیجئے:

سَعِيْدٌ كَاتِبٌ رِسَالَةً - وَحِيْدٌ قَارِئٌ كِتَابًا - رَشِيْدٌ اٰكِلُ نِ الطَّعَامَ - اَلْقَصَّابُ بَائِعٌ لَحْمَ الْبَقَرَةِ - مَحْمُوْدٌ قَاطِعٌ غُصْنَ شَجَرَةٍ - اَلنَّاسُ شَارِبُوْنَ الْمَاءَ - نَسِيْمٌ وَ شَمِيْمٌ بَائِعَانِ بَقَرَتَيْنِ - اَلْمُعَلِّمَاتُ ضَارِبَاتٌ طَالِبَاتٍ - حَاتِمٌ مَانِحٌ عَمْرًا دِيْنَارًا -

آخری جملے میں دو مفعول استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔حال حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی اس حالت کو بیان کرے جس میں فعل واقع ہوا۔ مثلاً "لڑکا روتے ہوئے جا رہا ہے" میں "روتے ہوئے" حال ہے۔ جس کی حالت بیان کی جاتی اسے ذوالحال کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجئے:

اَلْوَلَدُ ذَاهِبٌ بَاكِيًا - سَلِيْمٌ كَاتِبٌ جَالِسًا - سَعِيْدٌ وَ رَشِيْدٌ قَائِمَانِ سَاكِتَيْنِ - اَلْاَطْفَالُ فِي الْمَدْرَسَةِ قَارِئِيْنَ وَ كَاتِبِيْنَ - اَلنَّاسُ ذَاهِبُوْنَ سَرِيْعِيْنَ اَلطِّفْلُ شَارِبُ نِ الْمَاءَ كَدِرًا - اَلْبِنْتُ اٰكِلَةُ نِ الطَّعَامَ حَارًّا - سَعْدٌ مُصْطَحِبٌ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ -

آخری فقرے میں حال فاعل اور مفعول دونوں کے لئے آیا ہے۔ اس سے اوپر کے دو جملوں میں یہ مفعول کی حالت کو اور باقی فقروں میں فاعل کی حالت کو ظاہر کر رہا ہے۔

۳۔ظرف یہ وہ اسم ہے جو اس وقت یا جگہ کو بتلاتے جس میں کوئی فعل واقع ہوا۔ وقت کے معنی رکھنے والے اسم ظرف زمان اور جگہ کے معنی رکھنے والے اسم ظرف مکان

کہلاتے ہیں۔ ظرف کا دوسرا نام مفعول فیہ بھی ہے۔

ا۔ ظرف زمان | مندرجہ ذیل مثالوں میں منصوب الفاظ پر غور کیجئے۔ یہ ان فقرات میں بطور ظرف استعمال ہوئے ہیں:

زَیْدٌ مَشْغُوْلٌ لَیْلاً وَّنَهَاراً۔ سَالِمٌ مُسَبِّحٌ بُکْرَةً وَّعَشِیًّا۔ رَشِیْدٌ مَاکِثٌ فِی الْمَدِیْنَةِ شَهْرَیْنِ۔ سَعِیْدٌ ذَاهِبٌ نِ الْیَوْمَ اَوْ غَداً۔ اَلْاُسْتَاذُ فَارِغٌ نِ الْاٰنَ۔ اَلْاَطْفَالُ حَاضِرُوْنَ السَّاعَةَ۔ اَلْمَرِیْضُ شَارِبٌ نِ الدَّوَاءَ صَبَاحاً وَّمَسَاءً۔ عَامِرٌ وَّعُمَیْرٌ مُسَافِرَانِ غَدَاةَ غَدٍ۔ اَلطَّلَبَةُ قَادِمُوْنَ فِی الْمَدْرَسَةِ عَامَیْنِ۔

ب۔ ظرف مکان | یہ ظرف اپنے بعد کے اسم کا ہمیشہ مضاف بن کر آتا ہے۔ لہٰذا اس کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے ظرف کا اعراب خفیف ہوتا ہے:

حَامِدٌ مَعَ زَیْدٍ۔ سَلِیْمٌ عِنْدَ صَدِیْقٍ مُسْلِمٍ۔ دُکَّانُ عَامِرٍ وَرَاءَ الْمَسْجِدِ۔ فَوْقَ الشَّجَرَةِ طَائِرَانِ۔ اَلْکَلْبَانِ نَائِمَانِ خَلْفَ الْبَابِ۔ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ قَدَمَیِ الْاُمِّ۔ اَلْاُسْتَاذُ جَالِسٌ وَسْطَ صَحْنِ الْمَسْجِدِ۔ اَلنَّاسُ حَوْلَ الْکَعْبَةِ۔ اَلْبَدْرُ طَالِعٌ بَیْنَ السَّحَابِ۔ اَلْمُجْرِمُوْنَ وَاقِفُوْنَ اَمَامَ الْقَاضِیْ

مشق نمبر ۵

بڑھئی کرسی بنا رہا ہے۔ بچّی دودھ پی رہی ہے۔ دو نوکر پھول توڑ رہے ہیں۔ لوگ سروں پر سامان اٹھائے ہوئے ہیں۔ دو بہنیں بچّی کے لئے گڑیا بنا رہی ہیں۔ چور ڈرا ہوا قید خانے میں بیٹھا ہے۔ سردار فتحیاب لوٹنے والا ہے۔ دو لڑکے خوش جا رہے ہیں۔ کسان کپاس کو سستا بیچ رہے ہیں۔ مریضہ شکایت کرتے ہوئے باتیں کر رہی ہے۔

لڑکیاں مدرسہ سے غمناک آ رہی ہیں۔

سلیم آج صبح یا شام آنے والا ہے۔ زید جمعہ کے روز روزہ رکھنے والا ہے۔ رشید اور سعید شام کے وقت دودھ پیتے ہیں۔ مشرک جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ لڑکیاں کل پھول توڑنے والی ہیں۔

آدمی چھت کے اوپر کھڑا ہے۔ بکر درخت کے نیچے سویا ہوا ہے۔ سلیم کا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ سکول کے پاس ایک میدان ہے۔ میدان کے بیچ میں ایک حوض ہے۔ وحید کا گھر سعید کے گھر سے آگے ہے۔

۴۔ عِلّتہ | یہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کے واقع ہونے کے سبب کو بیان کرے۔ مثلاً اَلْوَلَدُ هَارِبٌ خَوْفاً (لڑکا خوف کے باعث بھاگ رہا ہے) میں "خوف" کا لفظ بھاگنے کی علت کو بیان کر رہا ہے۔ علتہ کو مفعول لہٗ بھی کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجئے:

رَشِیْدٌ سَاکِتٌ اَدَباً۔ اَلرَّجُلَانِ سَاجِدَانِ لِلّٰهِ شُکْراً۔ اَلْاُسْتَاذُ ضَارِبٌ تِلْمِیْذاً تَاْدِیْباً۔ سَلِیْمٌ مُطْرِقٌ خَجِلاً۔ اَلْمُنَافِقُوْنَ قَاعِدُوْنَ عَنِ الْحَرْبِ جُبْناً۔ اَلظَّالِمُوْنَ قَاتِلُوا الْاَوْلَادِ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ۔ اَلطَّلَبَةُ مُسَافِرُوْنَ اِلَی الْقَاهِرَةِ طَلَباً لِلْعِلْمِ۔

۵۔ تمیز | بسا اوقات کسی جملے میں ابہام ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس سے بہت سے مفہوم اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ اس ابہام کو دُور کرنے کے لئے جس اسم کا اضافہ کیا جاتا ہے اُسے تمیز کہتے ہیں۔ ابہام دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو مقدار کے الفاظ میں مثلاً وزن، پیمانہ، طول اور عدد کے الفاظ اپنے ساتھ اس شے کا بیان چاہتے ہیں جس کی مقدار بتائی جا رہی ہے۔ مثلاً رَطْلٌ سَمْناً (ایک پونڈ گھی) عِشْرُوْنَ طِفْلاً (بیس لڑکے) وغیرہ۔ دوسرا ابہام خود جملے میں ہو سکتا ہے۔ مثلاً حَامِدٌ شَرِیْفٌ (حامد شریف ہے) میں شرافت کے کئی پہلو مراد ہو سکتے ہیں لیکن جب یہ کہا جائے کہ حَامِدٌ شَرِیْفٌ نَسَباً تو یہ ابہام دُور ہو جاتا ہے اور صرف نسب

کے لحاظ سے اس کی شرافت جملے سے سمجھی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

عِنْدَ وَحِيْدٍ رَطْلٌ زَيْتاً وَ مَنٌّ عَسَلاً - لِرَشِيْدٍ مُدٌّ سَمْناً - فِي يَدِ طَالِبٍ عِشْرُوْنَ رُوْبِيَةً - لِزَيْدٍ ذِرَاعَانِ حَرِيْراً - عِنْدَ كَرِيْمٍ مِثْقَالٌ ذَهَباً - اَلْعِنَبُ مِنْ اَلَذِّ الْفَوَاكِهِ طَعْماً - زَيْدٌ اَكْثَرُ النَّاسِ مَالاً - اَلْقَاهِرَةُ اَكْثَرُ مِنَ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ سُكَّاناً - اَلْقُطْنُ اَرْخَصُ مِنَ الْحَرِيْرِ قِيْمَةً - اَلرَّجُلُ مُعْتَدِلٌ قَامَةً -

۶۔ **مفعول مطلق** | مفعول مطلق وہ اسم ہے جو مصدر کی شکل میں فعل کے بعد آئے اور اس کا مادہ فعل یا فعل کا ہم معنی ہو۔ اسے مصدر بھی کہتے ہیں۔ یہ حسب ذیل مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے:

(ا) تاکید مثلاً حَسَنٌ لَاعِبٌ کے معنی ہیں "حسن کھیل رہا ہے" لیکن حَسَنٌ لَاعِبٌ لَعِباً کے معنی ہیں "حسن بہت اچھی طرح کھیل رہا ہے"۔ گویا مصدر کے آنے سے معنی میں زور پیدا ہو گیا ہے۔

(ب) بیان نوع مثلاً زَيْدٌ جَالِسٌ جِلْسَةَ الْقَارِي کے معنی ہیں "زید اس طرح بیٹھا ہوا ہے جیسے ایک قاری بیٹھتا ہے"۔ یعنی فعل کی نوعیت مصدر سے واضح ہوئی ہے۔

(ج) بیان عدد مثلاً سَلِيْمٌ اٰكِلٌ کے معنی ہیں "سلیم کھا رہا ہے" یہ نہیں معلوم کتنا کھا رہا ہے۔ لیکن سَلِيْمٌ اٰكِلٌ اَكْلَتَيْنِ کہنے سے معنی ہوتے ہیں "سلیم دو لقمے کھا رہا ہے"۔

بسا اوقات مصدر کو حذف کر کے اس کی کوئی صفت مفعول مطلق کی جگہ رکھ چھوڑتے ہیں اور اس کا اعراب بھی مصدر ہی کا اعراب ہوتا ہے۔ مثلاً اَلشَّيْخُ نَائِمٌ قَلِيْلاً (بوڑھا تھوڑا سونے والا ہے) یہاں نَوْماً کا لفظ جو مصدر تھا حذف کر دیا گیا۔

اگر مصدر لفظ کو جملے میں مضاف الیہ بنا دیا گیا ہو تو نصب کا اعراب اس کے مضاف کو دے دیا جاتا ہے مثلاً حَامِدٌ مُتَأَثِّرٌ بَعْضَ التَّأَثُّرِ (حامد کسی قدر

متاثر ہونے والا ہے)

بسا اوقات مصدر فعل سے مختلف کسی مادے سے آجاتا ہے لیکن معنی میں دونوں یکساں ہونے ہیں مثلاً سَلِيمٌ قَاعِدٌ جُلُوساً۔

کبھی کبھی مصدر کے سوا پورا جملہ حذف ہوتا ہے۔ محاورے میں بعض الفاظ اسی طرح رائج ہیں۔ مثلاً خَيْرَ مَقْدَمٍ (تیرا آنا اچھا ہے) سُبْحَانَ اللهِ (ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں) اَهْلاً وَسَهْلاً (آپ اپنے گھر میں اور آرام دہ جگہ پر آئے) وغیرہ

كَرِيمٌ سَاكِتٌ سُكُوتاً۔ اَلطِّفْلُ شَارِبُ نِ اللَّبَنَ شُرْباً۔ اَلثَّعْلَبُ خَاطِفَةُ نِ الدَّجَاجَةَ خَطْفاً۔ اَلْوَلَدَانِ طَارِقَانِ الْبَابَ طَرْقاً۔ عَامِرٌ خَائِفٌ خَوْفَ الْجُبَانِ۔ اَلْهِرَّةُ وَاثِبَةٌ وُثُوبَ الْاَسَدِ۔ اَلْقِطَارُ مَارٌّ مَرَّ السَّحَابِ۔ اَلْوَلَدُ ضَارِبُ نِ الْعَقْرَبَ ضَرْبَتَيْنِ۔ اَلْعَابِدُ سَاجِدٌ سَجْدَتَيْنِ۔ اَلْخَادِمُ ذَاهِبٌ سِرّاً۔ قَاتِلُ الْاَمِيرِ مَقْتُولٌ شَرَّ قِتْلَةٍ۔

مشق نمبر ۶

لڑکا خوشی سے کھیل رہا ہے۔ سعید غصے سے کانپ رہا ہے۔ عورتیں غم کے باعث میت پر رو رہی ہیں۔ منافق موت کے ڈر سے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ عامر مہمان کی عزت افزائی کے لئے گھر میں موجود ہے۔ مومن اللہ کی محبت کے سبب سے عبادت کرتے ہیں۔

تاجر کے پاس چالیس کپڑے ہیں۔ زید ایک گز ریشم بیچنے والا ہے۔ رشید ایک کپ پانی پی رہا ہے۔ لڑکے کے ہاتھ میں ایک پونڈ گھی اور بیس کاپیاں ہیں۔ عثمان حیا کے اعتبار سے صحابہ میں سب سے افضل ہیں۔ ہاتھی جسم کے لحاظ سے اونٹ سے بڑا ہے۔ سالم علم کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے افضل ہے۔

امیر نوکر کو خوب پیٹ رہا ہے۔ دو لڑکے خوب ہنس رہے ہیں۔ لوگ بہت خوش ہیں۔ خرگوش تیز بھاگ رہا ہے۔ علی بادشاہوں جیسی بات کرتا ہے۔ سلیم غمگین آدمی کی طرح بیٹھا ہے۔

توابع

معربات اصلیہ کا بیان ہو چکنے کے بعد اصل مرفوع، مجرور اور منصوب متعین ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض شکلیں ایسی بھی ہیں کہ اسم ان اصلی معربات کے تابع ہو کر آتا ہے۔ اس کا رتبہ وہی ہوتا ہے جو اصلی معرب کا۔ اس لئے اس کا اعراب اپنے متبوع کے مطابق آتا ہے۔ توابع پانچ ہیں:

۱۔ صفت ۲۔ عطف ۳۔ تاکید ۴۔ بدل اور ۵۔ عطفِ بیان

جس اسم کا تابع آئے اُسے متبوع کہتے ہیں۔

۱۔ صفت "لمبا آدمی" کی ترکیب میں 'لمبا' صفت اور 'آدمی' جس کی صفت بیان ہوئی ہے موصوف کہلاتا ہے۔ اردو کے برعکس عربی میں پہلے موصوف اور اس کے بعد صفت آتی ہے۔ مثلاً اَلرَّجُلُ الطَّوِيْلُ (لمبا آدمی) صفت اپنے موصوف کی حسب ذیل چیزوں میں تابع ہوتی ہے:

۱۔ اعراب میں ۲۔ معرفہ یا نکرہ ہونے میں ۳۔ واحد، مثنٰی یا جمع ہونے میں۔
۴۔ مذکر یا مؤنث ہونے میں۔

مشق نمبر ۷

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ۔ رَبٌّ غَفُوْرٌ۔ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ۔ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ۔ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ شَاهِدَانِ عَادِلَانِ۔ مُسْلِمُوْنَ صَالِحُوْنَ۔ اَلْمُسْلِمَاتُ الصَّالِحَاتُ۔ زَيْدٌ لَابِسٌ ثَوْبًا جَدِيْدًا۔ اَلطَّالِبَانِ قَارِئَانِ كِتَابَيْنِ مُفِيْدَيْنِ۔ اَلْمُسَافِرُوْنَ شَارِبُوْنَ الْمَاءَ الْبَارِدَ۔ اَلْاَطْفَالُ لَاعِبُوْنَ فِيْ مَيْدَانٍ فَسِيْحٍ۔ فِي الْمَدْرَسَةِ الْعَرَبِيَّةِ اَلْفُ طِفْلٍ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ۔ زَيْدُنِ الشَّرِيْفُ صَدِيْقُ سَلِيْمٍ۔ عَمُّ زَيْدِنِ الْكَبِيْرُ فِي السَّفَرِ۔ كِتَابُ عَامِرِنِ الْكَرِيْمِ جَيِّدٌ۔ اَلرَّجُلُ ضَارِبٌ رَشِيْدَنِ الشَّرِيْرَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

مور ایک خوبصورت پرندہ ہے۔ موٹی کتاب میز پر ہے۔ باغ میں خوبصورت پھول ہیں۔ درخت کے نیچے ایک موٹی گائے ہے۔ مربع حوض مسجد کے وسط میں ہے۔ لڑکا دو عمدہ قلم بیچ رہا ہے۔ عقل مند لڑکیاں محنتی ہیں۔ نئے کپڑے صندوق میں ہیں۔ زید کی چھوٹی بہن بیمار ہے۔ ایک مومن غلام ایک مشرک سے بہتر ہے۔ ایک عقل مند دشمن ایک نادان دوست سے اچھا ہوتا ہے۔ عربی مدرسے میں بیس طلبہ ہیں۔ پاکیزہ کلمہ اور نیک عمل خدا کو محبوب ہیں۔ کھٹے پھل صحت کے لئے مضر ہیں۔

۲۔ **عطف** کبھی دو اسم کسی ایک حکم میں مشترک ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے اور ان کو جمع کرنے کے لئے دونوں کے بیچ میں ایک حرف لگا دیا جاتا ہے جو حرف عطف کہلاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا تابع **معطوف** اور اس سے قبل آنے والا متبوع معطوف علیہ کہلاتا ہے۔ مشہور حروفِ عطف یہ ہیں:

وَ (اور) فَ، ثُمَّ (پھر) أَوْ، أَمْ (یا)، بَلْ (بلکہ)

ان کے استعمال پر غور کیجئے:

عِنْدَ الطَّالِبِ كِتَابٌ وَقَلَمٌ۔ سَعْدٌ وَعَلِيٌّ صَحَابِيَّانِ۔ الرَّجُلُ أَكَلَ الطَّعَامَ فَالْفَوَاكِهَ۔ عَلِيٌّ دَاخِلٌ فِي الْبَيْتِ ثُمَّ جَعْفَرٌ۔ الْكَلِمَةُ اِسْمٌ أَوْ فِعْلٌ أَوْ حَرْفٌ۔ زَيْدٌ أَكِلٌ تُفَّاحًا أَمْ عِنَبًا۔ اَلتَّاجِرُ بَائِعٌ قُطْنًا بَلْ حِنْطَةً۔ اَلطِّفْلُ شَارِبٌ مَاءً أَبَلْ لَبَنًا۔

۳۔ **تاکید** بسا اوقات بات کرنے والا اپنی بات کو مؤکد کرنے کے لئے اس کے کچھ حصے کو دہراتا ہے۔ اس دہرائی ہوئی بات کو تاکید کہتے ہیں۔ مثلاً اَلْعِلْمُ نَافِعٌ نَافِعٌ (علم نفع بخش ہے نفع بخش)، اَلرَّجُلُ اٰخِذٌ حَيَّةً حَيَّةً (آدمی سانپ پکڑے ہوئے ہے سانپ) اس قسم کی تاکید کو جس میں لفظ کا تکرار ہو، تاکید لفظی کہتے ہیں۔

تاکید کی دوسری قسم تاکید معنوی کہلاتی ہے جس میں تاکید کے طور پر نَفْسٌ (خود)، كُلٌّ (تمام)، كِلَا (دونوں)، جَمِيعٌ (سب کے سب) وغیرہ الفاظ استعمال

ہوتے ہیں۔ اس صورت میں ان الفاظ کے ساتھ موزوں ضمیر[1] کا لانا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اَلْوَزِیْرُ ذَاهِبٌ نَفْسُهٗ (وزیر خود جانے والا ہے) اَلشَّوَارِعُ كُلُّهَا نَظِیْفَةٌ (تمام کی تمام سڑکیں صاف ستھری ہیں) زَیْدٌ وَبَكْرٌ كِلَاهُمَا مَرِیْضَانِ (زید اور بکر دونوں بیمار ہیں)۔

۴۔ **بدل** بدل وہ تابع ہے جس کی تمہید کے طور پر پہلے ایک اور اسم بولا جاتے جو بذاتِ خود بولنا اصل مقصود نہ ہو۔ پہلا اسم مُبْدَل مِنْہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اَخُوْ زَیْدٍ حَسَنٌ حَاضِرٌ (زید کا بھائی ۔حسن ۔ حاضر ہے۔) میں حَسَنٌ بدل اور اَخُوْ زَیْدٍ مُبْدَل منہ ہے۔ بدل کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ بدلِ کُل، جس میں بدل اور مبدل منہ سے مراد ایک ہی ہو مثلاً اَخُوْ زَیْدٍ حَسَنٌ حَاضِرٌ، یا اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةُ کے جملوں میں۔

۲۔ بدلِ بعض، جس میں بدل اور مُبدَل منہ میں جزو اور کُل کی نسبت ہو۔ مثلاً اَلطِّفْلُ ضَارِبٌ كَلْبًا رَأْسَهٗ (بچہ کتے کے سر پر مار رہا ہے) زَیْدٌ قَارِئٌ كِتَابًا ثُلُثَهٗ (زید ایک تہائی کتاب پڑھنے والا ہے)۔

۳۔ بدلِ اشتمال جس میں بدل، مبدل منہ کا جزو نہ ہو بلکہ اس سے صرف تعلق رکھتا ہو۔ مثلاً فِیْ یَدِ الطَّالِبِ الْكِتَابُ غِلَافُهٗ (طالب علم کے ہاتھ میں کتاب کا غلاف ہے) یا یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ (وہ آپ سے اشہر حرم میں جنگ کے بارے میں پوچھتے ہیں) بدل بعض اور بدل اشتمال میں مبدل منہ کے مطابق ضمیر لانا ضروری ہوتا ہے۔

۵۔ **عطفِ بیان** یہ وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی وضاحت کے لئے آئے۔ کبھی اس سے ازالۂ وہم بھی مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً عِنْدَ الْاُسْتَاذِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ زَیْدٌ (استاذ کے پاس ابوعبداللہ۔ زید۔ ہے) یا جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ (اللہ نے کعبہ۔ بیت الحرام۔ کو مشروع ٹھہرایا)

---

[1] ۔ ضمیر کی بحث کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر ۳۵۔

مبنیات

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ معربات کی جملے میں حالت کے لحاظ سے ان کا اعراب اور شکل بدلتی ہے لیکن کچھ اسم ایسے بھی ہیں جن کا اعراب نہیں بدلتا بلکہ یہ الفاظ جس طرح وضع کئے گئے ہیں اسی طرح رہتے ہیں۔ ایسے اسموں کو مبنی کہتے ہیں۔ مبنی اسم کی دو قسمیں ہیں :

ایک وہ جن پر اعراب تو نہیں لگتا مگر حالت کا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر

دوسرے وہ جن پر حالت کا بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مثلاً اشارات، موصولات، استفہامات ظروف، مخففات اور مرکبات

اب ہم ان اسموں کی وضاحت کرتے ہیں :

مبنیات قسم اوّل

ضمائر | مَیں، وہ، تو، تم وغیرہ اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔ رفع کے موقع پر الگ ضمیریں استعمال ہوتی ہیں اور نصب اور جر کے موقع پر الگ۔ رفع کی ضمیریں مبتدا و خبر کے موقع پر آتی ہیں۔ اور نصب و جر کی ضمیریں اس وقت استعمال ہوتی ہیں جب ان سے پہلے حرفِ جر آئے یا وہ مضاف الیہ یا مفعول ہوں۔ دونوں حالتوں کی ضمیریں حسبِ ذیل ہیں :

ضمیر بحالت رفع

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	هُوَ	هِيَ	اَنْتَ	اَنْتِ	اَنَا
مثنیٰ	هُمَا		اَنْتُمَا		نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	اَنْتُمْ	اَنْتُنَّ	

ان کے استعمال پر غور کیجئے :

هُوَ عَاقِلٌ وَهِيَ غَافِلَةٌ۔ اَنْتَ خَطِيبٌ وَاَنْتِ شَاعِرَةٌ۔ اَنَا طَوِيلٌ وَهُمَا قَصِيرَانِ۔ اَنَا سَاكِتَةٌ وَهُمَا مُتَكَلِّمَتَانِ۔ اَنْتُمَا

فَارِغَانِ وَنَحْنُ مَشْغُولَانِ - اَنْتُمَا قَارِئَتَانِ وَنَحْنُ كَاتِبَتَانِ - هُمْ غَائِبُونَ وَ اَنْتُمْ حَاضِرُونَ - هُنَّ عَابِدَاتٌ وَ اَنْتُنَّ صَائِمَاتٌ - نَحْنُ مُسَافِرُونَ وَ اَنْتُمْ مُقِيمُونَ - نَحْنُ لَاعِبَاتٌ وَ اَنْتُنَّ مُجْتَهِدَاتٌ -

ضمیر بحالت نصب و جر

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	هٗ	هَا	كَ	كِ	یْ
مثنیٰ	هُمَا		كُمَا		نَا
جمع	هُمْ	هُنَّ	كُمْ	كُنَّ	نَا

ضمیر مجرور بواسطۂ حرف جر کا استعمال :

لَهٗ - فِيْهِ - لَهَا - مِنْهَا - عَلَيْهِمْ - عَنْهُنَّ - بِكَ - فِيْكِ - اِلَيْكُمَا - مِنْكُنَّ - عَنِّیْ - اِلَیَّ - عَلَيْنَا -

ضمیر مجرور باضافت کا استعمال :

كِتَابُهٗ جَدِيْدٌ - فِیْ كِتَابِهٖ صُوْرَتَانِ - قَلَمُهَا رَخِيْصٌ - دَارُكَ قَرِيْبَةٌ وَ دَارُكِ بَعِيْدَةٌ - زَيْدٌ اَخِیْ وَعَمْرٌو صَاحِبِیْ - رَأْيُهُمَا صَائِبٌ وَ قَوْلُكُمَا حَقٌّ - دَرْسُهُمْ مُشْكِلٌ وَسُؤَالُهُنَّ سَهْلٌ - كِتَابُكُمْ كَامِلٌ وَكِتَابُهُنَّ نَاقِصٌ -

یہی ضمیریں بطور مفعول بھی استعمال ہوتی ہیں - ان کا یہ استعمال فعلیہ جملوں میں ہوتا ہے - ضمیر منصوب کے ساتھ کبھی اِیَّا کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے - مثلاً اِیَّاہُ - اِیَّاکَ - اِیَّانَا وغیرہ - اس صورت میں اسے فعل سے پہلے لاتے ہیں اور یہ حصر کا فائدہ دیتی ہے -

واحد مذکر کی ضمیر سے قبل اگر حرف مکسور ہو تو ضمیر کو ہِ پڑھتے ہیں بصورت دیگر ہٗ

واحد متکلم کی ضمیر سے قبل حرف ساکن ہو تو ضمیر کو یَ پڑھتے ہیں ورنہ عام طور پر یْ مثلاً یَدَایَ - ھُدَایَ - مُسْلِمِیَّ - اور كِتَابِیْ - قَلَمِیْ -

مشق نمبر ۸

اللہ ہمارا رب ہے۔ محمد اُس کے بندے اور رسُول ہیں۔ وہ تیری بہن ہے۔ تو اس کی خالہ ہے۔ وہ دونوں ہمارے بھائی ہیں۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ آپ کا شکر مجھ پر واجب ہے۔ ہماری بہن بیمار ہے۔ اس کے گھر میں بہت سی کتابیں ہیں۔ وہ دونوں اپنی بات میں سچی ہیں۔ مسافر اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔ میرا بھائی آپ کا خط پڑھ رہا ہے۔ اس کے پاس ایک قلم اور ایک کاغذ ہے اور وہ اپنے کمرے میں لکھ رہا ہے ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔

مبنی قسم دوم

۱۔ **اشارات** وہ اسم جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اشارات کہلاتے ہیں۔ مثلاً ھٰذَا (یہ) ذٰلِكَ (وہ) یہ بالترتیب اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جس چیز کی طرف ان اسموں سے اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ کبھی مبتدا ہوتا ہے۔ مثلاً ھٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے) اور کبھی مشارٌ الیہ کا موصوف بن کر آتا ہے۔ مثلاً ھٰذَا الْقَلَمُ نَفِيْسٌ (یہ قلم عمدہ ہے) اسماء اشارہ حسب ذیل ہیں۔

	اشارہ قریب: مذکر	اشارہ قریب: مؤنث	اشارہ بعید: مذکر	اشارہ بعید: مؤنث
واحد :	ھٰذَا	ھٰذِهٖ	ذٰلِكَ	تِلْكَ
مثنیٰ :	ھٰذَانِ	ھَاتَانِ	ذَانِكَ	تَانِكَ
جمع :	ھٰٓؤُلَاءِ		اُولٰٓئِكَ	

اشارات کے مثنیٰ مبنی نہیں، اس لئے ھٰذَانِ اور ھَاتَانِ نصب و جر کے

موقع پر هٰذَيْنِ اور هَاتَيْنِ میں بدل جاتے ہیں اور ذَانِكَ اور تَانِكَ ایسے موقع پر ذَيْنِكَ اور تَيْنِكَ ہو جاتے ہیں۔ جمع کے اشارات صرف عاقل مخلوق کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ غیر عاقل چیزوں کی جمع کے ساتھ واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۹

هٰذَا رَجُلٌ شَرِيفٌ۔ هٰذِهٖ حُجْرَةٌ وَّاسِعَةٌ۔ هٰذَانِ خَصْمَانِ۔ ذَانِكَ بُرْهَانَانِ۔ هٰذَا الْكِتَابُ جَيِّدٌ وَهٰذِهِ الرِّسَالَةُ رَدِيْئَةٌ۔ ذٰلِكَ الطِّفْلُ شَرِيْرٌ وَتِلْكَ الْبِنْتُ صَالِحَةٌ۔ هٰذَانِ الطِّفْلَانِ صَالِحَانِ وَهَاتَانِ الْبِنْتَانِ ذَكِيَّتَانِ۔ سُوَالُ هٰذَيْنِ التِّلْمِيْذَيْنِ مُشْكِلٌ وَجَوَابُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ صَحِيْحٌ۔ خَطُّ هَاتَيْنِ الْبِنْتَيْنِ جَمِيْلٌ وَكِتَابُ تَيْنِكَ الْأُخْتَيْنِ عَجِيْبٌ۔ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ وَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ كٰفِرُوْنَ۔ هٰؤُلَاءِ التُّجَّارُ صَادِقُوْنَ وَ أُولٰئِكَ التِّلْمِيْذَاتُ نَظِيْفَاتٌ۔ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللهِ۔

یہ ایک خوبصورت گھوڑا ہے۔ یہ دو لڑکے دوست ہیں۔ یہ رشید کے مہمان ہیں۔ یہ میری دوات ہے۔ یہ زید کی دو بہنیں ہیں۔ وہ ایک مفید کتاب ہے۔ وہ موٹر ہمارے استاد کی ہے۔ وہ دونوں نوکر امانت دار ہیں۔ وہ مرد طیارے میں سوار ہونے والے ہیں۔ ان دو مسافر عورتوں کا گھر دور ہے۔ اُن دو طالب علموں کا کمرہ کشادہ ہے۔

۲۔ **موصولات** موصولات وہ معرفہ اسم ہیں جن کے مقصود کا تعین ان کے بعد آنے والا جملہ کرتا ہے۔ اس جملہ کو اسم موصول کا صِلہ کہتے ہیں۔ مثلاً اَلرَّجُلُ الَّذِیْ عِنْدَكَ كَاذِبٌ (وہ شخص، جو تیرے پاس ہے، جھوٹا ہے) میں اَلَّذِیْ اسم موصول اور عِنْدَكَ اس کا صلہ ہے۔

اسم موصول دو طرح کے ہیں۔ ایک موصولات خاصہ جنہیں بطور صفت بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور دوسرے موصولات عامہ جو صفت نہیں ہو سکتے۔

موصولات خاصہ

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِیْ	اَلَّتِیْ
مثنیٰ	اَللَّذَانِ	اَللَّتَانِ
جمع	اَلَّذِیْنَ	اَللَّاتِیْ ۔ اَللَّائِیْ ۔ اَللَّوَاتِیْ

موصولات خاصہ کے مثنیٰ مبنی نہیں۔ یہ نصب و جر کی حالت میں اَلَّذَیْنِ اور اَللَّتَیْنِ میں بدل جاتے ہیں۔

موصولات عامہ

مَا (جو کچھ) یہ اکثر غیر عاقل کے لئے آتا ہے۔

مَنْ (جو کوئی) یہ اکثر عاقل کے لئے آتا ہے۔

حَیْثُ (جہاں)، اِذْ (جب)

ان کے علاوہ بعض معرب الفاظ بھی بطور اسم موصول استعمال ہوتے ہیں:۔

مثلاً: حِیْنَ (جس وقت) یَوْمَ (جس دن) سَاعَةَ (جس گھڑی)

مشق نمبر ۱۰

اَلطِّفْلَانِ اللَّذَانِ عَلَى الْبَابِ یَتِیْمَانِ۔ اَلْبِنْتُ الَّتِیْ فِی الْمَکْتَبِ ذَکِیَّةٌ۔ اَلْبَقَرَتَانِ اللَّتَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ لِزَیْدٍ۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ الَّذِیْنَ فِی الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ۔ اَلْمُعَلِّمَاتُ اللَّاتِیْ فِی الْحُجْرَةِ صَالِحَاتٌ۔ اَلْفَرَسُ الَّذِیْ لِزَیْدٍ اَحْسَنُ مِنَ الَّذِیْ لِعَمْرٍو۔ مَدْرَسَةُ بَلَدِكَ اَکْبَرُ مِنَ اللَّتَیْنِ فِیْ بَلَدِنَا۔ اَنَا فَاعِلٌ مَا اَنْتَ فَاعِلٌ۔ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ هُوَ نَافِعٌ لِلنَّاسِ۔ مَنْ هُوَ نَاصِحُكَ خَیْرٌ لَّكَ مِمَّنْ هُوَ مَادِحُكَ۔ اَنَا مُسَافِرٌ غَدًا اِذِ النَّاسُ ذَاهِبُوْنَ لِلْحَجِّ۔

وہ لڑکا جو دروازے کے پیچھے ہے بیمار ہے۔ وہ دو پرندے جو درخت پر بیٹھے

ہیں، خوبصورت ہیں۔ وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں۔ وہ لڑکیاں جو میدان میں ہیں کھیل رہی ہیں۔ وہ کتاب جو میز پر ہے اس کتاب سے سستی ہے جو میرے پاس ہے۔ میں وہی کچھ لکھنے والا ہوں جو تو لکھنے والا ہے۔ سلام ہو اس پر جو تیرے پاس ہے۔ انسان اس چیز کا حریص ہوتا ہے جو غائب ہو۔

۳۔ **استفہامات** | استفہامات وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے سوال کر کے جواب مانگا جاتا ہے۔ مشہور استفہامات مندرجہ ذیل ہیں :

أَ۔ هَلْ (آیا؟) مَا (کیا؟) مَنْ (کون؟) كَيْفَ (کیسا؟) أَيْنَ (کہاں؟) مَتَىٰ (کب؟) أَيٌّ (کس، کونسا؟) كَمْ (کتنا؟) أَنَّىٰ (کہاں سے؟) أَيَّانَ (کب، کہاں؟)

هَلْ ہمیشہ ایسے جملے میں آتا ہے جس کا جواب "ہاں" یا "نہیں" میں ہو۔ أَ کا استعمال هَلْ کی نسبت عام ہے۔ یہ دونوں حرف استفہام کہلاتے ہیں اور جملے کے آغاز میں آتے ہیں۔ دوسرے کلمات استفہام سے پہلے کبھی کوئی حرف جر بھی آجاتا ہے۔ یہ حرف جب "ما" سے پہلے ہو تو "ما" کا الف گر جاتا ہے۔ مثلاً لِمَ (کیوں) مِمَّ (کس سے) عَمَّ (کس کے بارے میں) فِيمَ (کس میں) بِمَ (کس کے ساتھ) وغیرہ۔

مَا غیر عاقل کے لئے آتا ہے اور مَنْ عاقل کے لئے۔

أَيٌّ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اس لئے اس کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے۔ مؤنث کے لئے أَيَّةٌ آتا ہے۔

كَمْ کبھی مبتدا و خبر کی ترکیب میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی اس کی حیثیت ممیز کی ہوتی ہے اور اس کے بعد کا اسم تمیز بن کر منصوب آتا ہے۔

مشق نمبر ۱۱

أَأَنْتَ مَرِيضٌ؟ نَعَمْ أَنَا مَرِيضٌ۔ هَلْ زَيْدٌ قَادِمٌ۔ نَعَمْ هُوَ قَادِمٌ مِنَ الْيَوْمَ۔ هَلْ هٰذَا كِتَابٌ كَبِيرٌ؟ لَا، هٰذَا كِتَابٌ صَغِيرٌ۔

أَعَلِیٌّ مُسَافِرٌ اَمْ حَسَنٌ ؟ عَلِیٌّ هُوَ مُسَافِرٌ۔ مَا اسْمُكَ ؟ اِسْمِی هَاشِمٌ۔ مَا الَّذِی بِیَدِكَ ؟ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ ؟ كَیْفَ حَالُكَ وَ صِحَّتُكَ ؟ اَیْنَ عَمُّكَ ؟ هُوَ فِی السَّفَرِ۔ مَتٰی رُجُوْعُهٗ ؟ بَعْدَ شَهْرٍ۔ اِلٰی مَتٰی شُغْلُكَ ؟ اِلَی الْعَصْرِ۔ اَیُّ یَوْمٍ اَلْیَوْمَ ؟ اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ اَیَّةُ سَاعَةٍ اَلْاٰنَ ؟ هٰذِهِ السَّاعَةُ الثَّانِیَةَ عَشْرَةَ۔ كَمْ عُمُرُكَ ؟ تِسْعُ سِنِیْنَ۔ كَمْ خَادِمًا لِعَمِّكَ ؟ اَرْبَعَةٌ۔ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؟ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ ؟ اِلٰی اَیْنَ ذَاهِبَانِ ؟ بِمَ رَاجِعٌ هُوَ ؟ عَمَّ سَائِلَانِ هُمَا ؟ لِمَنْ هٰذَا الْقَلَمُ ؟ بِاَیِّ حَدِیْثٍ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ۔

کیا تم بیمار ہو ؟ کیا رشید آنے والا ہے یا سعید ؟ تم دونوں کون ہو ؟ یہ کتاب کس کی ہے ؟ ہمارے کپڑے کہاں ہیں ؟ تمہارے بستے میں کتنی کتابیں ہیں ؟ تمہاری ماں کا حال کیسا ہے ؟ وہ کدھر جا رہی ہے ؟ ان کے چچا کی عمر کتنی ہے ؟ میری کتاب کونسی ہے ؟ تو کیوں ہنس رہا ہے ؟ اللہ کی مدد کب آنے والی ہے ؟ شاگرد کس بارے میں پوچھ رہے ہیں ؟

۴۔ **ظروف** اوپر معرب ظروف کا بیان گزر چکا ہے۔ بعض ظروف مبنی بھی ہیں۔ ان کا استعمال مندرجہ ذیل جملوں میں دیکھئے :

لَدٰی (پاس) لَدُنْ (پاس سے) ثَمَّ (وہیں) هٰهُنَا (یہاں) هُنَاكَ (وہاں)

لَدَی الْبَابِ فَقِیْرٌ وَّ هُنَاكَ ابْنُ لَهٗ۔ سَعِیْدٌ جَالِسٌ لَدٰی رَشِیْدٍ وَثَمَّ عَقِیْلٌ۔ وَحِیْدٌ قَادِمٌ مِنْ لَدُنْ عَمِّهٖ۔ أَزُبَیْرٌ هٰهُنَا اَمْ فِی الْبَلْدَةِ ؟ لَا هٰهُنَا وَلَا هُنَاكَ۔ هَلْ لَدَیْكَ سَاعَتِیْ ؟ لَا مَا لَدَیَّ سَاعَتُكَ۔

۵۔ **مخففات** کبھی کسی ترکیب کو مختصر کر لیتے ہیں لیکن قرینہ سے مطلب صاف سمجھا جاتا ہے ایسے الفاظ کو مخففات کہتے ہیں۔ مثلاً

قَبْلُ (اس سے پہلے) بَعْدُ (اس سے بعد) عَلُوُ (اس کے اوپر) اَمْسِ (کل کے دن) حَسْبُ، لَا غَیْرُ (اور کوئی نہیں)

حَامِدٌ مُقِيمٌ فِی بَيْتِی مِنْ اَمْسِ - زَيْدٌ حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ - مَنَارَةُ الْقُطْبِ مُنْهَدِمَةٌ مِنْ عَلُو - اَلْاٰنَ سَفَرُنَا اِلَی الْقَرْيَةِ لَاغَيْرُ وَبَعْدُ اِلَی الْبَلْدَةِ - فِی الْمَدْرَسَةِ عِشْرُوْنَ تِلْمِيْذًا فَحَسْبُ -

۶ - **مرکبات** دس اور بیس کے درمیان تمام اعداد - یعنی گیارہ تا انیس - دو جزوں سے مرکب ہیں - یہ دونوں جز خفیف نصب کی علامت پر مبنی ہیں - مثلاً اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) خَمْسَةَ عَشَرَ (پندرہ) تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس) - مرکبات کے استعمال کا طریقہ آگے اعداد کے تحت بیان کیا جائے گا -

معربات ِ مشکلہ

معربات اصلیہ اور مبنیات کا بیان ہو چکا۔ ان کے علاوہ کچھ معربات اور ہیں جو مذکورہ قاعدوں سے ہٹ کر آتے ہیں اور درحقیقت یا معربات اصلیہ میں داخل ہیں یا مبنی ہیں لیکن بعض الفاظ کا اثر قبول کر کے اپنی اصلی حالت سے ہٹ جاتے ہیں۔ چونکہ ان کا حال مِلا جُلا سا ہے اس لئے ان کا نام معربات ِ مشکلہ رکھا گیا ہے معربات مشکلہ حسب ِ ذیل ہیں:

۱۔ مبتدا منصوب، حرفِ مشبہ بالفعل کے آنے پر
۲۔ مبتدا منصوب، مبنی بر فتحہ خفیف، لا نفی جنس کے آنے پر
۳۔ خبر منصوب، ما یا لا کے آنے پر
۴۔ مستثنیٰ منصوب، حرف استثنا کے آنے پر
۵۔ منادیٰ مرفوع و منصوب۔

مبتدا منصوب بحرف مشبہ بالفعل مبتدا و خبر پر مشتمل جملے میں اگر مبتدا سے قبل کوئی حرف مشابہ فعل لگ گیا ہو تو وہ مبتدا کو رفع کے بجائے نصب کا اعراب دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے حروف میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں اور بعد میں آنے والا مبتدا حقیقت میں اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔ حروف مشابہ فعل حسب ذیل ہیں:

۱۔ اِنَّ (بیشک) یہ خبر کی تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً اِنَّ الْمَسِیْحَ اِنْسَانٌ (اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح انسان ہے) یہ حرف دوران جملہ واقع ہو تو بدل کر اَنَّ ہو جاتا ہے۔
۲۔ کَاَنَّ (گویا کہ) یہ تشبیہ کے لئے آتا ہے۔
۳۔ لٰکِنَّ (لیکن) یہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے آتا ہے۔
۴۔ لَعَلَّ (شاید کہ)
۵۔ لَیْتَ (کاش کہ)

اگر جملہ میں مبتدا سے پہلے جار مجرور کی ترکیب ہو تو جب بھی ان حروف کا عمل مبتدا ہی پر ہوتا ہے۔ مثلاً: اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ وَاِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے :

اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ - اِنَّ الْقَمَرَ بَازِغٌ - كَاَنَّهٗ مِصْبَاحٌ - اَلْبَيْتُ جَدِيْدٌ لٰكِنَّ الْاَثَاثَ قَدِيْمٌ - اَلْخَمْرُ لَطِيْفَةٌ وَلٰكِنَّهَا اٰفَةٌ لِلْعَقْلِ - لَعَلَّ السَّاعَةَ مَطْلُوْبَةٌ لِاَنَّهَا رَخِيْصَةٌ - لَيْتَ الْفَاكِهَةَ نَاضِجَةٌ - اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ اِخْوَانُ الشَّيَاطِيْنِ وَاِنَّهُمْ لَخَاسِرُوْنَ - لَيْتَ لِعَبَّاسٍ صَدِيْقًا وَاحِدًا -

حروف مشابہ بفعل کے ساتھ کبھی 'ما' آجاتا ہے تو اعراب پر ان کے اس اثر کو زائل کر دیتا ہے۔ مثلاً اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ - اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ -

اِنَّ کی خبر پر لَ کا اضافہ تاکید کے لئے کرتے ہیں۔ مثلاً اِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ

مبتدا منصوب منفی بلا مبتدا جب نکرہ ہو اور اس کی جنس کی نفی مقصود ہو تو اسم سے پہلے لا لگاتے ہیں اور اسم کو خفیف نصب کا اعراب دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ مبتدا خفیف نصب پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ (گھر میں بالکل کوئی آدمی نہیں) یہ لا لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔[1]

جب لا مکرر آئے تو لا کا مذکور عمل نہیں ہوتا۔ مثلاً لَا زَيْدٌ فِي الْبَيْتِ وَلَا عَمْرٌو (گھر میں نہ زید ہے اور نہ عمرو) لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ (نہ اس میں سودا بازی ہوگی نہ دوستی چلے گی)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے :

لَا حَرَجَ فِي اللَّعِبِ بَعْدَ الْفَرَاغَةِ - لَا جَارِيَاتِ لِزَيْدٍ - لَا شَاهِدِيْنَ لِلدَّعْوٰى - لَا مَاءَ عَذْبَ فِي الْبَحْرِ - لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ - لَا حَاجَةَ لِيْ اِلَيْهِ - ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ - لَا حُسْنَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ - لَا اَبَ لِفَرِيْدٍ

---

[1] مبتدا منصوب کے ساتھ اگر صفت بھی آتی ہو تو وہ مرفوع بھی ہو سکتی ہے اور منصوب بھی۔ مثلاً لَا امْرَءَ فِيْهِمْ هَرِمٌ (یا هَرِمًا)

وَلَا اُمٌّ - لَا اَخٌ لِتَوحِیدٍ وَلَا اُختٌ - اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنبِ کَمَن لَاذَنبَ لَہٗ -

خبر منصوب | جملہ اسمیہ میں جب مبتدا سے پہلے افعال ناقصہ میں سے کوئی فعل یا مَا یا لَا آجاتے تو وہ خبر کو منصوب کر دیتا ہے۔ فی الحقیقت ان الفاظ کے اندر جو معنی ہیں، جملے کی خبر ان کا مفعول ہوا کرتی ہے، اس لئے وہ منصوب آتی ہے۔ افعال ناقصہ کی تفصیل آگے فعل کے بیان میں آئے گی۔ مَا اور لَا کے استعمال کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جبکہ لَا ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔

جب مَا کی خبر پر ب یا اِلَّا کا لفظ آجاتے تو پھر مَا کا عمل باطل ہوجاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

مَا زَیدٌ قَائِماً - مَا رَجُلٌ مُنطَلِقاً - مَا هٰذَا الوَلَدُ شَرِیراً - مَا هٰذَا الوَقتُ وَقتَ اللَّعِبِ - لَا رَجُلٌ خَیراً مِّنكَ - لَا تِلمِیذٌ اَعلَمَ مِن تَلَامِیذِ هٰذِهِ المَدرَسَةِ - مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ - مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ - مَا هٰذَا اِلَّا قَولُ البَشَرِ

مستثنیٰ منصوب | "زید کے سوا دوسرے لوگ حاضر ہیں"۔ یہاں "سوا" کا لفظ زید کو دوسرے افراد کے حکم سے الگ کر رہا ہے۔ یہ لفظ حرف استثنا کہلاتا ہے۔ زید مستثنیٰ ہے اور لوگ اس کا مستثنیٰ منہ۔ عربی میں مستثنیٰ منصوب آتا ہے کیونکہ یہ اِلَّا کا مفعول ہوتا ہے۔ اوپر کے فقرے کا ترجمہ یوں ہوگا: اَلقَومُ حَاضِرُونَ اِلَّا زَیداً -

بعض مواقع پر مستثنیٰ کا تعلق اِلَّا کے سوا کسی اور لفظ سے ہوتا ہے۔ ایسے مواقع میں اس پر اِلَّا کا اثر نہیں ہوتا، یہ صورت عموماً منفی جملوں میں پیش آتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

اَلنَّاسُ مَشغُولُونَ اِلَّا زُبَیراً - فِی المَدرَسَةِ کُلُّ شَیءٍ اِلَّا التَّصوِیرَ - فِی الخَطِیبِ کُلُّ فَضِیلَةٍ اِلَّا الفَصَاحَةَ - اَنَا قَارِئٌ کِتَاباً اِلَّا صَفحَتَینِ - مَا فِی جَارِنَا اِلَّا حَامِدٌ وَسَعِیدٌ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ -

منادیٰ | حرف ندا کے بعد آنے والا اسم منادیٰ کہلاتا ہے۔ جیسے یَا زَید میں یَا حرف ندا ہے اور زید منادیٰ۔

جب منادیٰ مفرد اور خاص ہو تو وہ خفیف ضمہ پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً یَا زَیْدُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ جب اس سے پہلے لام تعریف ہو تو محض اس لئے کہ یا کی آواز گم نہ ہو جائے اس کے ساتھ مذکر کے لئے اَیُّھَا اور مؤنث کے لئے اَیَّتُھَا بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ۔ یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ۔

جب منادیٰ مفرد نہ ہو بلکہ مرکب ہو یا خاص نہ ہو تو وہ "یا" کا مفعول سمجھا جاتا ہے اور منصوب آتا ہے۔ مثلاً یَا طَالِبَ الْعِلْمِ۔ یَا صَلَاحَ الدِّیْنِ۔ یَا ظَالِمًا۔ یَا مُسَافِرًا۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

یَا رَشِیْدُ الطَّعَامُ حَاضِرٌ۔ یَا اَیُّھَا الْغُلَامُ لَا مَاءَ فِی الْکُوْزِ۔ یَا طَالِبَ الْعِلْمِ لَا عِلْمَ اِلَّا بِالْجُھْدِ۔ یَا غُلَامَ زَیْدٍ صَاحِبُکَ مُسَافِرٌ غَدًا۔ یَا مُسْرِعًا فِی الْعَجَلَةِ النَّدَامَةُ۔ یَا لَاھِیًا عَنْ دَرْسِہٖ عَاقِبَةُ اللَّھْوِ الْحُزْنُ۔

استعمال میں بسا اوقات حرفِ ندا کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً رَبَّنَا اَنْتَ مَوْلَانَا۔

کبھی منادیٰ کے آخر کا حرف تخفیف کے لئے گرا دیتے ہیں۔ یہ عمل ترخیم کہلاتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

اصل	مرخم	اصل	مرخم
یَا حَارِثُ	یَا حَارِ	یَا عَبَّاسُ	یَا عَبّ
یَا مَنْصُوْرُ	یَا مَنْصُ	یَا مَرْوَانُ	یَا مَرْوَ
یَا رَبِّیْ	یَا رَبِّ	یَا صَاحِبِیْ	یَا صَاحِ

فریاد کرنے کے موقع پر منادیٰ پر 'لَ' کا اضافہ کرتے ہیں اور منادیٰ مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً یَا لَلْاَمِیْرِ (اے امیر) یَا لَاَصْحَابِنَا (اے ہمارے ساتھیو)

بسا اوقات منادیٰ کے آخر میں الف یا ۔ اَہ بڑھا کر فریاد اور استغاثہ کا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً: یَا زَیْدَا۔ یَا زَیْدَاہُ

مصیبت کے وقت یا کسی مُردے کو رونے کے لئے بھی یہی اسلوب استعمال ہوتا

ہے۔ لیکن عموماً یا کے بجائے وَا بطور حرفِ ندا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً وَا زَیْدَاہُ (ہائے زید)۔ وَامُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاہُ (ہائے مسکینوں کے کھلانے والے)۔ وَامُصِیْبَتَاہُ (ہائے مصیبت)، منادیٰ کی یہ شکل مندوب کہلاتی ہے۔

مشق نمبر ۱۲

بے شک سلیم عقلمند ہے لیکن نسیم غافل ہے۔ بیشک صفائی ضروری ہے۔ گویا کہ رشید ایک بادشاہ ہے۔ کاش وقت لوٹنے والا ہوتا۔ بلاشبہ لڑائی ناگوار ہے لیکن وہ مفید ہے۔ شائد سعید کا بھائی ڈاکٹر ہے۔ شائد مدرسہ میں بہت سے لڑکے ہیں۔ درخت پر کوئی پھل نہیں۔ زید کا کوئی دوست نہیں اور عمرو کا کوئی دشمن نہیں۔ تیری بات میں کوئی شک نہیں۔ زید کے پاس نہ کوئی دینار ہے نہ درہم۔ زبیر کا کوئی گھوڑا تیز نہیں۔ میرے پاس کوئی خوبصورت تصویر نہیں۔ اس کے پاس نہ علم ہے نہ عقل۔ علی کے سوا تمام دوست حاضر ہیں۔ دو مردوں کے سوا تمام لوگ مسلمان ہیں۔ پڑھنے کے سوا تمام کمرے صاف ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ رسُول پر بلاغ کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔

اے زید، دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اے لڑکے، علم کی آفت بھولنا ہے۔ اے ظالم بلاشبہ خدا دیکھ رہا ہے۔ اے صلاح الدین، کمرے میں کوئی کتاب نہیں۔ دوستو، جہانوں کے رب کے سوا کوئی مالک نہیں۔ ہائے صلاح الدین! ہم آج تیرے جیسے مرد کے منتظر ہیں

اِستثنائی صورتیں

معربات اور مبنیات کی مذکورہ تقسیم کے بعد کچھ استثنائی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں، جن کو سمجھ لینا ضروری ہے۔ ان میں ایک تو غیر منصرف اسم ہیں جن پر رفع کی حالت میں خفیف ضمہ اور نصب و جر کی حالت میں خفیف فتحہ آتی ہے اور دوسرے مبدل الاعراب ہیں کہ جن کو بعض اسباب کی بنا پر صحیح اعراب کے ساتھ پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ کچھ بحثیں الگ تفصیل چاہتی ہیں۔ اب ہم ان کو بیان کرتے ہیں:

غیر منصرف | بعض اسباب ایسے ہیں جو اسم کو کسی قدر ثقیل کر دیتے ہیں۔ ان کی وجہ سے اس پر ہلکا اعراب لگتا ہے۔ ایسے اسموں کو غیر منصرف کہتے ہیں۔ اسم کے غیر منصرف ہونے کے اسباب (اسباب مَنعِ صرف) پانچ ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک سبب بھی کسی اسم میں پایا جائے تو وہ غیر منصرف ہو جاتا ہے۔ اسباب مَنعِ صرف حسب ذیل ہیں:

۱۔ علمیت یعنی نام ہونا کسی شخص، قوم، جگہ یا چیز کا، بشرطیکہ:

ا۔ عجمی یعنی عربی کے سوا کسی غیر زبان کا ہو، مثلاً اِبْرَاهِيم، اِسْمَاعِيل، اِسْحَاق، ثَمُود، اِنْكِلِيس (انگریز) اَلْمَان (جرمن)، مِصْر، شِيرَاز لَاهُور وغیرہ

ب: یا اس کے آخر میں ة ہو مثلاً حَمْزَة، طَلْحَة، عُبَيْدَة، مُعَاوِيَة عَائِشَة۔

ج: یا مؤنث ہو مثلاً زَيْنَب، سُعَاد، سَقَر (جہنم کا نام)

د: یا جس کے آخر میں ان زائد ہو، مثلاً عُثْمَان، عَدْنَان، رَمَضَان۔

ہ: یا فُعَل کے وزن پر ہو، مثلاً عُمَر، زُفَر، قُثَم، زُحَل۔

و: یا وہ دراصل فعل کا وزن ہو بشرطیکہ اس کے آخر میں ة نہ آتی ہو، مثلاً شَمَّر، يَشْكُر، يَزِيد، تَغْلِب۔

ز: یا وہ ایسے اسموں سے مرکب ہو جن میں کوئی اضافی یا وصفی ربط نہ ہو۔ مثلاً

حَضَرمَوت، مَعدِی کَرِب، بَعلَبَکّ۔

۲۔ صفت ہونا، بشرطیکہ

ا: اس کا وزن فَعلَان اور اس کا مؤنث بروزن فَعلیٰ ہو، مثلاً عَطشَان، سَکرَان، جَوعَان، شَبعَان

ب: اس کا وزن اَفعَل ہو اور اس کے آخر میں ۃ نہ آتی ہو، مثلاً اَحمَد اَسوَد، اَبیَض، اَفضَل، اَشرَف۔

اَربَعٌ غیر منصرف نہ ہو گا کیونکہ وہ اَربَعَۃٌ بھی آتا ہے۔

۳۔ جمع ہونا فَعَالِل یا فَعَالِیل کے وزن پر، بشرطیکہ آخر میں ۃ نہ ہو، مثلاً مَسَاجِد، مَدَارِس، عَسَاکِر، مَکَاتِیب، مَصَابِیح، قَوَارِیر

تَلَامِذَۃٌ، اَسَاتِذَۃٌ غیر منصرف نہ ہوں گے۔ جمع کے مذکورہ وزن منتہی الجموع کے وزن کہلاتے ہیں۔

۴۔ اسم کے آخر میں الف زائد بغرض تانیث یا جمع ہونا۔ مثلاً صَحرَاء، حَمرَاء (سرخ)، کِبرِیَاء (بڑائی)، عُلَمَاءُ، اَغنِیَاءُ، اَصدِقَاء

بعض الفاظ میں الف موجود ہوتا ہے لیکن وہ زائد نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق لفظ کے مادے سے ہوتا ہے، ایسے الفاظ غیر منصرف نہ ہوں گے۔ مثلاً عَطَاءٌ، اِیمَاءٌ وغیرہ

۵۔ معدول ہونا۔ بعض الفاظ کثرت استعمال کی وجہ سے اپنی اصلی وضع پر باقی نہیں رہے۔ یہ معدول کہلاتے ہیں۔ یہ گنتی کے چند الفاظ ہیں، مثلاً

اُخَرُ (یہ دراصل اٰخَرُ مِنْ تھا) سَحَرُ، اَمْسُ (یہ دراصل اَلسَّحَرُ اور اَلْاَمْسُ تھے) اُحَادَ یا مَوْحَدَ (یہ دراصل وَاحِدٌ وَاحِدٌ تھے) ثُنَاءَ یا مَثْنیٰ (یہ دراصل اِثْنَانِ اِثْنَانِ تھے) علیٰ ہذا القیاس، یہ الفاظ دس تک ہیں اور سب کے یہی دونوں وزن آتے ہیں۔ مثلاً عُشَارَ، مَعْشَرَ (عَشَرَۃٌ عَشَرَۃٌ)

غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے جب مندرجہ ذیل میں سے کوئی شرط پائی جائے:

۱- اس پر لام تعریف آجائے، مثلاً رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ

۲- یہ مضاف ہو، مثلاً فِی عُلَمَاءِ الْهِنْدِ

۳- یہ تین حرفوں کا اسم ہو جن کا درمیانی حرف ساکن ہو مگر عجمیت اور تانیث دونوں باتیں اس میں جمع نہ ہو گئی ہوں۔ مثلاً نُوحٌ، لُوطٌ، وَعْدٌ منصرف ہوں گے، لیکن مَاهُ، جُوْرُ کہ عجمی شہروں کے نام ہیں اور مونث ہیں، غیر منصرف رہیں گے۔

۴- یہ عَلَم بطور نکرہ استعمال کیا گیا ہو۔ مثلاً فِی الْبَیْتِ طَلْحَةٌ آخَرُ (گھر میں ایک اور طلحہ ہے)

۵- ضرورت شعری یا قافیئے کے لحاظ سے کچھ تبدیلی ضروری ہو، مثلاً عمرو بن کلثوم کہتا ہے: ع

وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَبَكٍّ

اور امرء القیس کا شعر ہے۔ ع

عُقَابٌ تَدَلَّتْ مِنْ شَمَارِيخِ تَهْلَانِ

قرآن پاک میں فواصل آیات بعض جگہ اسی قاعدے سے پڑھے جاتے ہیں، مثلاً

كَانَتْ قَوَارِيرَا ہ قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ

مشق نمبر ۱۲

ذیل کے جملوں میں اسباب منع صرف متعین کیجئے:

اِسْحَاقُ مُسَافِرٌ۔ يَعْقُوبُ مُقِيمٌ۔ إِبْرَاهِيمُ سَاكِنُ بَعْلَبَكَّ۔ رَابِعَةُ مُقِيمَةٌ فِي بَصْرَةَ۔ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَمُعَاوِيَةُ وَيَزِيدُ خُلَفَاءُ الْمُسْلِمِينَ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ اَلرَّجُلُ عَطْشَانُ۔ اَلْأَزْهَارُ حَمْرَاءُ، رَشِيدٌ وَأَحْمَدُ رَاجِعَانِ إِلَى بَيْتِهِمَا غَضْبَانَ۔ سَلْمَانُ شَاكِرٌ لِأَنْعُمِ اللّٰهِ۔

اَلْمُسْلِمُ اَحْسَنُ اَخْلَاقًا۔ ھٰذِہٖ عَصَافِیْرُ۔ اَلْاَوْلَادُ قَادِمُوْنَ ثَلَاثٌ۔ زُحَلُ اِسْمُ کَوْکَبٍ مِّنْ کَوَاکِبِ السَّمَاءِ۔

مُبَدَّلُ الاعراب مبدل الاعراب وہ اسم ہیں جن کے آخر میں و یا ی کے واقع ہونے کی وجہ سے ان کے اعراب کی صورت بدل جاتی ہے اور ان کو معربات کے اصولوں کے مطابق پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ حسب ذیل چار طرح کے اسموں کے اعراب کی صورت رفع، نصب اور جر تینوں موقعوں پر یکساں رہتی ہے:

ا: جس معرب بالحرکتہ کے آخر میں متکلم کی ی لگ جاتے مثلاً کِتَابِیْ، رِجَالِیْ۔

ب: وہ جمع سالم مذکر جس کے آخر میں متکلم کی ی لگ جاتے مثلاً بَنِیَّ، مُسْلِمِیَّ۔

ج: وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو مثلاً عِیْسٰی، مُوْسٰی، یَحْیٰی۔

د: وہ واحد جس کے آخر میں و یا ی بعد فتحہ ہو مثلاً عَصًا (جو دراصل عَصَوٌ تھا) اور ھُدًی (جو دراصل ھُدَیٌ تھا)

۲۔ جس واحد کے آخر میں و یا ی بعد کسرہ ہو مثلاً قَاضِیْ، وَالِیْ وغیرہ تو وہ رفع و جر کی حالت میں قَاضٍ، وَالٍ ہو جاتے گا اور حالت نصب میں اپنی اصلی حالت پر رہے گا۔ جیسے قَاضِیًا، وَالِیًا

۳۔ ایسے واحد کی جمع سالم مذکر جس کے آخر میں و یا ی بعد فتحہ ہو، رفع کی حالت میں اَعْلَوْنَ، مُصْطَفَوْنَ کے طرز پر اور نصب و جر کی حالت میں اَعْلَیْنَ اور مُصْطَفَیْنَ کے طرز پر ہوگی۔

۴۔ اسمائے ستہ مکبرہ۔ یہ گنتی کے چھ لفظ ہیں۔ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، فَمٌ، ھَنٌ ذُوْ۔ مضاف ہونے کی صورت میں ان کا رفع کا اعراب و لگا کر، نصب کا الف لگا کر اور جر کا ی لگا کر ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے اَبُوْ، اَبَا، اَبِیْ۔ اَخُوْ، اَخَا، اَخِیْ۔ حَمُوْ، حَمَا، حَمِیْ۔ فُوْ، فَا، فِیْ۔ ھَنُوْ، ھَنَا، ھَنِیْ۔ ذُوْ، ذَا، ذِیْ۔ فَمٌ کی میم نہ گرائی جاتے تو فَمُ، فَمَ، فَمِ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے :

اَبُوْبَكْرٍ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ - اَبُوْزَيْدٍ حَاضِرٌ لٰكِنَّ اَخَاسَعِيدٍ غَائِبٌ - سَعِيدٌ ذَاهِبٌ اِلٰى اَبِىْ خَالِدٍ - اِنَّ اَخَاسَعِيدٍ قَاضٍ - اِنَّ ذَاالْعِلْمِ عَزِيْزٌ وَلِذِى الْجَهْلِ ذِلَّةٌ - اَلْوَلَدُ ذَاهِبٌ بَاكِيًا - فِىْ فِى الْكَلْبِ قِطْعَةُ لَحْمٍ - حَمُوْزَيْدٍ ذُوالْمَالِ - كِتَابِىْ عَلٰى مِنْضَدَتِىْ - اَحْمَدُ قَارِئٌ كِتَابِىْ - عِيْسٰى وَمُوْسٰى رَسُوْلَانِ - اِنَّ يَحْيٰى صَاحِبُ عِيْسٰى -

اعداد

اعداد کی ترکیب کے قواعد پیچیدہ ہیں۔ عدد کے ساتھ عموماً اس چیز کا بھی ذکر آتا ہے جو شمار کی جاتی ہے۔ اسے معدود کہتے ہیں۔

جب معدود ایک یا دو ہوں تو عدد کا ذکر ضروری نہیں ہوتا۔ صرف معدود کو واحد یا مثنیٰ لانا کافی ہوتا ہے۔ مثلاً رَجُلٌ (ایک آدمی) رَجُلَانِ (دو آدمی)

تین سے لے کر دس تک کا معدود جمع اور مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً خَمْسَةُ رِجَالٍ

گیارہ سے ننانوے تک کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً عِشْرُونَ رَجُلاً

سو اور ہزار کے اعداد کا معدود واحد اور مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً مِائَةُ رَجُلٍ

تین سے دس تک کا عدد مذکر معدود کے ساتھ مؤنث اور مؤنث معدود کے ساتھ مذکر آتا ہے۔ مثلاً سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ۔

گیارہ اور بارہ کے عدد کے لئے مرکب کے دونوں جز معدود کے مطابق مذکر یا مؤنث ہوں گے۔ مثلاً أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً۔ إِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً۔

تیرہ سے انیس تک دوسرا جز معدود کے مطابق مذکر و مؤنث ہوتا ہے اور پہلا جز اس کے برعکس ہوتا ہے مثلاً خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلاً وَسِتَّ عَشْرَةَ بِنْتاً۔

دہائیوں، سو اور ہزار کے اعداد مذکر و مؤنث دونوں کے لئے یکساں رہتے ہیں۔ بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد تذکیر و تانیث میں معدود کے موافق ہوتے ہیں اور تین سے نو کے اعداد اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ مثلاً إِحْدَى وَعِشْرُونَ بِنْتاً وَاثْنَانِ وَثَلَاثُونَ طِفْلاً۔ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ دِينَاراً وَسَبْعٌ وَسَبْعُونَ رُوبِيَّةً

اعداد یوں ہیں:

وَاحِدٌ، اِثْنَانِ، ثَلَاثَةٌ، أَرْبَعَةٌ، خَمْسَةٌ، سِتَّةٌ، سَبْعَةٌ، ثَمَانِيَةٌ تِسْعَةٌ، عَشَرَةٌ، أَحَدَ عَشَرَ، إِثْنَا عَشَرَ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ، ... تِسْعَةَ عَشَرَ عِشْرُونَ، وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ، اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ، ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ ......

تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ ، ثَلَاثُونَ ... اَرْبَعُونَ .... خَمْسُونَ .... تِسْعُونَ .....
مِائَةٌ .... مِئَتَانِ ..... ثَلٰثِمِائَةٍ ..... اَرْبَعَ مِائَةٍ .... تِسْعَ مِائَةٍ ....
اَلْفٌ .... مِائَةُ اَلْفٍ .... اَلْفُ اَلْفٍ (مِلْيُونَ)

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے :

لِزَيْدٍ فَرَسٌ وَاحِدٌ وَاثْنَانِ مِنَ الْغِلْمَانِ ۔ لِسَعِيْدٍ ثَلٰثُ بِغَالٍ وَاَرْبَعَةُ اَفْرَاسٍ ۔ عِنْدِیْ خَمْسُ رُوْبِيَّاتٍ وَسِتَّةُ دَرَاهِمَ ۔ عَلَى الطَّاوِلَةِ تِسْعُ رِسَالَاتٍ وَعَشَرَةُ كُتُبٍ ۔ لِرَشِيْدٍ اَحَدَ عَشَرَ فَرَسًا وَاِحْدٰى عَشَرَةَ نَاقَةً ۔ فِى الدُّكَّانِ اثْنَا عَشَرَ كُرْسِيًّا وَاثْنَتَا عَشَرَةَ طَاوِلَةً ۔ فِى جَمَاعَتِنَا خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلًا وَسِتَّ عَشَرَةَ بِنْتًا ۔ فِى الْمَدْرَسَةِ عِشْرُوْنَ غُرْفَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ مِنْضَدَةً ۔ فِى الْكُلِّيَّةِ مِائَةُ تِلْمِيْذٍ ۔ فِى هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ اَلْفُ طِفْلٍ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ ۔ هٰذِهِ السَّنَةُ سَنَةُ اثْنَتَانِ وَتِسْعِيْنَ وَثَلٰثِ مِائَةٍ وَاَلْفٍ مِنَ الْهِجْرَةِ ۔

اَوزانِ جمعِ مکسّر

جمع سالم کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ جمع مکسر کے لئے متعدد اوزان مقرر ہیں۔ ان کے احاطہ میں غیر ضروری طوالت ہے۔ یہاں ہم ان میں سے زیادہ مستعمل ہونے والے اوزان مع امثلہ لکھ رہے ہیں :

اوزان		مثال			
فِعَالٌ	واحد	عَبدٌ	رَقَبَةٌ	قَائِمٌ	صَغِيرٌ
	جمع	عِبَادٌ	رِقَابٌ	قِيَامٌ	صِغَارٌ
فُعَلَاءُ	واحد	شَاعِرٌ	فَقِيرٌ	شَهِيدٌ	شُجَاعٌ
	جمع	شُعَرَاءُ	فُقَرَاءُ	شُهَدَاءُ	شُجَعَاءُ
اَفعَالٌ	واحد	سَبَبٌ	وِزرٌ	وَقتٌ	شَرِيفٌ
	جمع	اَسبَابٌ	اَوزَارٌ	اَوقَاتٌ	اَشرَافٌ
اَفعِلَاءُ	واحد	نَبِيٌّ	صَدِيقٌ	حَبِيبٌ	وَلِيٌّ
	جمع	اَنبِيَاءُ	اَصدِقَاءُ	اَحِبَّاءُ	اَولِيَاءُ
اَفعِلَةٌ	واحد	جَنَاحٌ	وَادٍ	هِلَالٌ	وِعَاءٌ
	جمع	اَجنِحَةٌ	اَودِيَةٌ	اَهِلَّةٌ	اَوعِيَةٌ
فُعُلٌ	واحد	رَسُولٌ	نَذِيرٌ	صَحِيفَةٌ	خَشَبَةٌ
	جمع	رُسُلٌ	نُذُرٌ	صُحُفٌ	خُشُبٌ
فُعُولٌ	واحد	نَجمٌ	جُندٌ	ذَنبٌ	شَاهِدٌ
	جمع	نُجُومٌ	جُنُودٌ	ذُنُوبٌ	شُهُودٌ
فُعَلٌ	واحد	صُورَةٌ	ظِلَالٌ	غُرفَةٌ	لِحيَةٌ
	جمع	صُوَرٌ	ظُلَلٌ	غُرَفٌ	لُحًى
فُعَّالٌ	واحد	حَاكِمٌ	كَافِرٌ	طَالِبٌ	زَائِرٌ

	جمع	حُكَّامٌ	كُفَّارٌ	طُلَّابٌ	زُوَّارٌ
فَعَلَةٌ	واحد	سَاحِرٌ	فَاجِرٌ	كَافِرٌ	سَافِرٌ
	جمع	سَحَرَةٌ	فَجَرَةٌ	كَفَرَةٌ	سَفَرَةٌ
فُعَّلٌ	واحد	سَاجِدٌ	رَاكِعٌ	نَائِمٌ	جَائِعٌ
	جمع	سُجَّدٌ	رُكَّعٌ	نُوَّمٌ	جُوَّعٌ
فَعَالِلُ	واحد	مَنْزِلٌ	مِرْفَقٌ	كَافِرَةٌ	فَاكِهَةٌ
	جمع	مَنَازِلُ	مَرَافِقُ	كَوَافِرُ	فَوَاكِهُ
فَعَالِيلُ	واحد	مِحْرَابٌ	تِمْثَالٌ	قَارُورَةٌ	مِفْتَاحٌ
	جمع	مَحَارِيبُ	تَمَاثِيلُ	قَوَارِيرُ	مَفَاتِيحُ

فعل کا بیان

مادہ اور وزن

عربی کا ہر لفظ کچھ بنیادی حروف سے بنتا ہے جو اس لفظ کا مادہ ظاہر کرتے ہیں۔ انہی حروف میں حرکات کی تبدیلی یا زائد حروف لگنے سے مزید الفاظ بنتے چلے جاتے ہیں۔ ان تبدیلیوں سے الفاظ کے معانی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جوں جوں مادہ اس طرح مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے، معانی میں تنوع پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً حُکْمٌ، حِکَمٌ حِکْمَۃٌ، حَاکِمٌ، حَکِیْمٌ، حُکَّامٌ، مَحْکَمَۃٌ، مَحْکُوْمٌ، اَحْکَامٌ، مُحَاکَمَۃٌ اِسْتِحْکَامٌ سب میں ح، ک، م اسی ترتیب کے ساتھ موجود ہیں لیکن ان پر حرکات بدلنے یا زائد حروف لگنے سے بہت سارے الفاظ وجود میں آگئے ہیں۔ ح، ک، م، ان سب الفاظ کا مادہ کہلاتا ہے۔ ایک ہی مادہ سے کئی الفاظ پھوٹنے کو "اشتقاق" کہتے ہیں جس کے لفظی معنی "شاخ پھوٹنا" ہے۔ جو الفاظ اس طرح سے وجود میں آتے ہیں ان کو اس مادہ کے مشتقات کہتے ہیں۔

جب کسی لفظ کی صورت بتانا مقصود ہو تو یوں بیان کرنا پڑے گا کہ اس کے پہلے حرف پر فلاں حرکت ہے، دوسرے پر فلاں، تیسرے پر فلاں، وغیرہ۔ اس طولِ بیان سے

بچنے کے لئے اس مادے کے حروف کی جگہ تین حروف ف، ع اور ل رکھ دیتے ہیں، اور ان کو وہی حرکات دیتے ہیں جو اصل لفظ کے مادے کے حروف کی ہیں۔ نیز زائد حروف کا بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح جو لفظ بنتا ہے وہ پہلے لفظ کا وزن کہلاتا ہے۔ مثلاً لفظ کِتَابٌ کی صورت بتانا ہو تو اس کے مادے کے حروف ک۔ ت۔ ب کے بالمقابل ف ع ل کو رکھ کر کہیں گے کہ یہ لفظ "فِعَالٌ" کے وزن پر ہے۔ اسی طرح کَاتِبٌ "فَاعِلٌ" کے وزن پر ہے۔ کَتَبَ کا وزن فَعَلَ ہے۔ فِعَالٌ، فَاعِلٌ، فَعَلَ وزن اور کِتَابٌ کَاتِبٌ، کَتَبَ موزون کہلاتے ہیں۔

تمام الفاظ کا مادہ حروف ف، ع اور ل ہی کی نسبت سے بتایا جاتا ہے۔ اس لئے ہر لفظ کے مادہ کے حرفِ اوّل کو فاء کلمہ، حروف ثانی کو عین کلمہ اور حرفِ ثالث کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ مادہ عموماً تین حرفوں کا ہوتا ہے۔ اگر اس میں اس سے زائد حروف ہوں تو آخر کے حروف کو بھی لام کلمہ ہی کہیں گے۔

مادہ میں الف کے سوا تمام حروف تہجّی آ سکتے ہیں۔ جن الفاظ میں الف نظر آتا ہے، وہ درحقیقت واؤ یا ی کی بدلی ہوئی شکل ہوتی ہے[1]۔

مشتقات میں مادے کے علاوہ جو زائد حروف استعمال ہوتے ہیں وہ مخصوص ہیں یعنی ء، ا، ت، س، ل، م، ن، و، ہ، ی۔ یہ دس حروف ایک ہی لفظ سَأَلْتُمُوْنِيْهَا اور اَلْيَوْمَ نَسِيْتَهَا میں جمع ہیں[2]۔

---

[1] ہمزہ اور الف میں یہ فرق ہے کہ ہمزہ کے اوپر ہمیشہ کوئی حرکت ہوتی ہے جبکہ الف حرکت سے خالی ہوتا ہے۔ مثلاً سَأَلَ اور شَأنٌ میں ہمزہ ہے لیکن قَالَ میں الف ہے۔

[2] حروف زوائد کے متعلق استاد و شاگرد کا ایک پُر لطف مکالمہ بھی ہے جو یوں ہے:

شاگرد: حضرت! حروف زوائد کیا ہیں؟

استاد: سَأَلْتُمُوْنِيْهَا (تم لوگوں نے یہ مجھ سے پوچھے تھے)

شاگرد: حضرت! میں نے تو پہلے کبھی ان کے بابت نہیں پوچھا۔

استاد: اَلْيَوْمَ نَسِيْتَهَا (آج تو انھیں بھول گیا)

جب دو مختلف مادے کے الفاظ کی صورتیں ایک جیسی ہوں تو وہ مادے کے معانی کے اظہار میں یکسانی کی دلیل ہوتی ہیں۔ مثلاً یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے) اور یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) زمانۂ حال میں فعل کے واقع ہونے کے مضمون میں مشترک ہیں۔

عربی کی لغات مادے کے حروف کی بنیاد پر مدون کی گئی ہیں۔ اس لئے کسی لفظ کے معانی لغت میں تلاش کرنے کے لئے اس کے مادے سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً مُحَاکَمَۃ اپنے مادے کے حروف ح ک م کے تحت درج ہوگا۔ نئی لغات مادے کے فاء کلمہ کی فصل میں لفظ کو بیان کرتی ہیں لیکن بعض پرانی لغات لام کلمہ کی فصل میں لفظ کو لاتی ہیں۔ یعنی محاکمۃ کا لفظ نئی لغات میں ح کی فصل میں اور پرانی لغات میں م کی فصل میں بیان ہوتا ہے۔

تقسیم فعل

باعتبار عدد حروف حروف مادہ کی تعداد کے لحاظ سے فعل کی تقسیم یوں کی گئی ہے:

۱۔ ثُلَاثِی یعنی سہ حرفی۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

ا: مجرّد یعنی جس میں حروف مادہ کے ساتھ کوئی زائد حرف نہ ہو مثلاً فَعَلَ

ب: مزید یعنی جس میں ایک یا زیادہ حروف زائد ہوں مثلاً أَفْعَلَ

۲۔ رُبَاعِی یعنی چہار حرفی، اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

ا۔ مجرّد مثلاً فَعْلَلَ

ب۔ مزید مثلاً تَفَعْلَلَ

ان قسموں کے تحت فعل کی متعدد شکلیں پائی جاتی ہیں جن کو فعل کے ابواب کہا جاتا ہے۔ گویا وہ شکلیں دروازے ہیں جن میں سے ہو کر فعل بنتا ہے۔ ان ابواب کو ہم آگے بیان کریں گے۔ ان ابواب کی شکلیں اختیار کرنے سے معنی میں جو تنوع پیدا ہوتا ہے اس کی طرف ہم خاصیات ابواب کے باب میں اشارہ کریں گے۔

باعتبار معنی ہر فعل (کام) کے لئے فاعل (کرنے والا) ضروری ہے۔ بعض فعل کرنے والے

ہی پر تمام ہو جاتے ہیں، ان کے لئے کسی ایسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی جس پر فعل واقع ہو۔ ان کو فعل لازم کہتے ہیں۔ مثلاً اٹھا، بیٹھا، سویا، جاگا وغیرہ۔ مگر بعض فعل کے لئے مفعول (یعنی جس پر فعل واقع ہو) بھی ضروری ہوتا ہے۔ ان کو متعدی کہتے ہیں۔ مثلاً کھایا، پیا، پڑھا، لکھا وغیرہ۔

فعل لازم کے لئے چونکہ مفعول کی ضرورت ہی نہیں، اس لئے اس کی نسبت ہمیشہ فاعل ہی کی طرف ہوتی ہے۔ لیکن فعل متعدی کی نسبت کبھی فاعل کی طرف کی جاتی ہے، مثلاً احمد نے لکھا۔ اور کبھی مفعول کی طرف مثلاً خط لکھا گیا۔ پہلے کو معروف کہتے ہیں، اور دوسرے کو مجہول۔

فعل کی طرح ذوالفعل (یعنی جس کے ساتھ فعل کی نسبت ہے) بھی معروف اور مجہول ہوتا ہے۔ مثلاً کاتب (لکھنے والا) اور مکتوب (وہ جو لکھا گیا) پہلے کو اسم فاعل یا ذوالفعل معروف اور دوسرے کو اسم مفعول یا ذوالفعل مجہول کہتے ہیں۔

مشتقات فعلیہ

ہر مادہ فعلیہ سے عموماً حسب ذیل پانچ مشتق نکلتے ہیں جو ثلاثی اور رباعی دونوں قسموں میں پائے جاتے ہیں:

۱۔ ماضی، جس میں فعل کے زمانۂ گزشتہ میں واقع ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں، مثلاً فَعَلَ (اس نے کیا)

۲۔ مضارع، جس میں فعل کے زمانۂ حال یا مستقبل میں واقع ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا)

۳۔ اَمر، جس میں کسی فعل کے کرنے کا حکم دینے کے معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً اِفْعَلْ (تو کر)

۴۔ ذوالفعل، جس کی فعل کے ساتھ نسبت ہوتی ہے۔ مثلاً فَاعِلٌ (کرنے والا)

۵۔ اسم الفعل یا مصدر مثلاً فِعْلٌ (کام)

ثلاثی مجرد میں ان مشتقات کے علاوہ پانچ اور مشتقات بھی ہیں، جو یہ ہیں:

۱۔ صفت: یعنی وہ اسم جو اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور مستقل صفت پائے جائیں۔ مثلاً فَعِیْلٌ (صاحب فعل)

۲۔ مفضّل: یعنی وہ اسم جو اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی دوسروں سے زیادہ پائے جائیں، مثلاً اَفْعَلُ (دوسروں سے زیادہ کرنے والا)

۳۔ مبالغہ: جس میں مصدری معنے کی مطلقاً زیادتی پائی جائے۔ مثلاً فَعَّالٌ (بڑا کرنے والا)

۴۔ ظرف: جو کام کرنے کے وقت یا جگہ کو بتائے۔ مثلاً مَفْعِلٌ (کام کرنے کی جگہ یا وقت)

۵۔ آلہ: جو کام کرنے کا ذریعہ بتائے۔ مثلاً مِفْعَلٌ (کرنے کا آلہ)

مذکورہ تمام مشتقات کے اوزان مخصوص ہیں اور ہمیشہ ایک ہی طرح آتے ہیں۔ فعل کے مباحث میں اصل کام ان اوزان ہی کو سمجھنے اور پہچاننے کا ہے۔

جملہ فعلیہ کے قواعد

اسم کے بیان میں تمام جملے مبتدا و خبر سے وجود میں آئے تھے۔ چونکہ ان کا آغاز اسم سے ہوتا ہے اس لئے یہ جملے اسمیہ کہلاتے ہیں۔ جب جملہ مبتدا کے کسی فعل کو بیان کرتا ہے، مثلاً زید گیا۔ ذَهَبَ زَيْدٌ تو مبتدا فعل کے بعد آتا ہے۔ ایسے جملے جن کا آغاز فعل سے ہو فعلیہ کہلاتے ہیں اور مبتدا کو اس فعل کا فاعل کہتے ہیں۔ فاعل پر مبتدا ہی کا اعراب آتا ہے اور وہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

جملے میں فاعل اور فعل کے لئے کچھ قواعد ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:-

۱۔ جب فاعل فعل کے بعد بیان ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہو گا، البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہو گا۔ مثلاً ذَهَبَ الرَّجُلُ۔ ذَهَبَ الرَّجُلَانِ۔ ذَهَبَ الرِّجَالُ۔ ذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ۔ ذَهَبَتِ الْمَرْأَتَانِ۔ ذَهَبَتِ النِّسَاءُ

۲۔ جب فاعل کا ذکر فعل سے پہلے ہو تو فعل اور فاعل عدد اور تذکیر و تانیث میں یکساں ہوں گے۔ مثلاً اَلرَّجُلُ ذَهَبَ۔ اَلرَّجُلَانِ ذَهَبَا۔ اَلرِّجَالُ ذَهَبُوْا۔ اَلْمَرْأَةُ ذَهَبَتْ....

۳۔ اگر فاعل مؤنث غیر حقیقی یا جمع مکسر ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے۔ مثلاً
طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ یا قَالَتِ الْعُلَمَاءُ۔
قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ۔

۴۔ جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو تذکیر و تانیث کی مطابقت ضروری نہیں
ہوتی۔ مثلاً اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ۔ مَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ۔

۵۔ اگر جملہ فعلیہ میں مفعول بھی بیان ہوا ہو تو وہ فاعل کے بعد آئے گا۔ مثلاً قَتَلَ
دَاؤدُ جَالُوتَ۔ البتہ چند خاص صورتوں میں اسے پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔

ابوابِ ثلاثی مجرّد

فعل کی نسبت ہمیشہ کسی ذات کی طرف ہوتی ہے۔ یہ ذات کبھی غائب ہوتی ہے، کبھی حاضر اور کبھی متکلم۔ اسی طرح یہ کبھی واحد ہوتی ہے، کبھی مثنیٰ اور کبھی جمع۔ یہ مذکر بھی ہو سکتی ہے اور مؤنث بھی۔ ذات کے تغیر سے فعل کی شکل بدلتی چلی جاتی ہے۔ فعل کی شکل میں اس تغیر کو گردان کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ تغیر تمام فعلوں میں یکساں ہوتا ہے۔ اس لئے ماضی اور مضارع کی گردانوں کا انداز ایک ہی جیسا رہتا ہے۔

فعلوں کی تقسیم جس طرح ثلاثی اور رباعی میں کی گئی ہے، اسی طرح ماضی اور مضارع کے مستعمل اوزان کی بنا پر بھی کی گئی ہے۔ ثلاثی مجرد میں ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے تین وزن ہیں: فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ۔ مثلاً فَتَحَ (اس مرد نے کھولا) سَمِعَ (اُس مرد نے سُنا) کَرُمَ (وہ مرد شریف ہوا) اسی طرح مضارع معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے بھی تین وزن ہیں: یَفْعَلُ، یَفْعِلُ، یَفْعُلُ، مثلاً یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے)۔ اہل زبان مختلف الفاظ کو جس طرح بولتے ہیں اس کے تتبع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ماضی اور مضارع کے ان اوزان کی ترکیب مندرجہ ذیل چھ طریق پر ہوتی ہے جو فعل کے ابواب کہلاتے ہیں:

۱۔ فَعَلَ یَفْعَلُ — باب فَتَحَ یَفْتَحُ
۲۔ " یَفْعِلُ — " ضَرَبَ یَضْرِبُ
۳۔ " یَفْعُلُ — " نَصَرَ یَنْصُرُ
۴۔ فَعِلَ یَفْعَلُ — " سَمِعَ یَسْمَعُ
۵۔ " یَفْعِلُ — " حَسِبَ یَحْسِبُ
۶۔ فَعُلَ یَفْعُلُ — " کَرُمَ یَکْرُمُ

عربی میں تمام فعل کسی نہ کسی باب میں مستعمل ہیں بعض فعل ایک سے زیادہ ابواب میں بھی آتے ہیں۔

ابواب کے مذکورہ نام صرف یادداشت کی سہولت کے لئے رکھ لئے گئے ہیں ، کیونکہ یہ مشہور افعال ان بابوں میں آتے ہیں۔

یہ یاد رہے کہ فَعِلَ ماضی کے ساتھ مضارع مضموم العین نہیں آتا جب کہ فَعُلَ ماضی کے ساتھ صرف مضموم العین مضارع ہی آتا ہے۔

مشتقات ثلاثی مجرّد

۱۔ ماضی

ماضی معروف کے تینوں اوزان — فَعَلَ ، فَعِلَ ، فَعُلَ — کی گردان ایک ہی طرز پر ہوتی ہے جس میں صرف عین کلمہ کی حرکت بدل کر آتی ہے۔ فَعَلَ کی گردان حسب ذیل ہے۔ اس میں جو وزن مختلف صیغوں میں مشترک ہیں وہ صرف ایک مرتبہ لکھے گئے ہیں ؛

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	فَعَلَ	فَعَلَتْ	فَعَلْتَ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُ
مثنیٰ	فَعَلَا	فَعَلَتَا	فَعَلْتُمَا		فَعَلْنَا
جمع	فَعَلُوْا	فَعَلْنَ	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُنَّ	

فَعِلَ کی گردان میں عین کلمہ مکسور العین — یعنی فَعِلَ ، فَعِلَتْ ، فَعِلْتَ .....

اور فَعُلَ کی گردان میں مضموم العین یعنی فَعُلَ ، فَعُلَتْ ، فَعُلْتَ ...... ہوتا ہے۔

ثلاثی مجرد میں ماضی مجہول کا صرف ایک وزن فُعِلَ ہے۔ گردان کا انداز مختلف نہیں۔

مشق نمبر ۱۴

قَدِمَ الْمَلِكُ ۔ زَيْدٌ وَبَكْرٌ جَمَعَا الْمَالَ ۔ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ ۔ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ۔ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ ۔ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۔ اَلْبِنْتَانِ ضَحِكَتَا اَمَامَ

اَلْمُعَلِّمَةِ ۔ رَجَعْتُمَا مِنْ دَارِ اَبِيْكُمَا ۔ عَطِشْتُنَّ ۔ حَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ ۔ مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ ۔ ضُرِبْتُ بِالْعَصَا ۔ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ رُزِقْتُ رِزْقًا حَسَنًا ۔ خُلِقْنَا لِلْعِبَادَةِ ۔

لڑکا گیا ۔ انھوں نے اپنے کپڑے دھوتے ۔ عائشہ اور فاطمہ بیٹھیں ۔ تم دونوں نے خط لکھا ۔ تم سب عورتوں نے کھانا پکایا ۔ میں نے دو کتابیں پکڑیں ۔ تم نے مال جمع کیا ۔ ہم شہر میں اترے ۔ میں نے خطیب کو سنا ۔ وہ چھری سے ذبح کیا گیا ۔ لڑکی سے کاپی مانگی گئی ۔ کرسی لکڑی سے بنائی گئی ۔ تم دونوں کو پیٹا گیا ۔ دروازے کھولے گئے ۔

استعمالات ماضی ماضی سے پہلے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن سے ماضی کی صورت تو نہیں بدلتی مگر معنوی تغیرات پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کو مثالوں سے سمجھیے :

۱ ۔ ماضی میں فعل کے منفی معنی کے لئے مَا ، لَا ، اِنْ یا مَا اِنْ کا اضافہ کرتے ہیں : مثلاً مَا فَعَلَ ، لَا فَعَلَ ، اِنْ فَعَلَ ، مَا اِنْ فَعَلَ (اس نے نہیں کیا) مَا اور لَا کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ مَا تنہا آتا ہے اور لَا کے واسطے مکرر آنا ضروری ہے ۔

۲ ۔ ماضی قریب بنانے کے لئے قَدْ کا اضافہ ہوتا ہے ۔ قَدْ فَعَلَ (اس نے کر دیا ہے یا کر دیا تھا)

۳ ۔ ماضی بعید کے معنی کے لئے کَانَ لگایا جاتا ہے ۔

کَانَ کی گردان حسب ذیل ہے :

	غائب مذکر	غائب مؤنث	حاضر مذکر	حاضر مؤنث	متکلم مشترک
واحد	كَانَ	كَانَتْ	كُنْتَ	كُنْتِ	كُنْتُ
مثنیٰ	كَانَا	كَانَتَا	كُنْتُمَا		كُنَّا
جمع	كَانُوْا	كُنَّ	كُنْتُمْ	كُنْتُنَّ	

استعمال میں فعل کے صیغے کے مطابق کَانَ کا صیغہ بھی بدلا جاتا ہے ۔ مثلاً کَانَ فَعَلَ (اس نے کیا تھا) کَانَا فَعَلَا ، کَانُوْا فَعَلُوْا ۔۔۔۔۔

۴۔ ماضی سے پہلے لَوْ لگنے سے اس میں شرطیہ اور تمنائیہ معنی پیدا ہوجاتے ہیں لَوْ فَعَلَ (اگر اس نے کیا ہوتا یا کاش اس نے کیا ہوتا) جب لَوْ شرطیہ ہوتا ہے تو اس کے جواب پر لَ آتا ہے۔ مثلاً لَوْ صَبَرْتُمْ لَغَلَبْتُمْ (اگر تم نے صبر کیا ہوتا تو غالب ہوتے)

۵۔ الفاظ شرط کے ساتھ: مثلاً مَنْ فَعَلَ (جو کرے یا کرے گا تو) الفاظ شرطیہ ہیں:
اِنْ (اگر) مَا (جو چیز) مَنْ (جو شخص) اَيْنَ (جہاں) مَتٰى (جب) اَنّٰى (جہاں کہیں) اِذَا (جب) كَيْفَ (جس طرح) حَيْثُ (جس جگہ) اَىُّ (جو)

مشق نمبر ۱۵

مَا خَلَقَ اللّٰهُ هٰذَا بَاطِلًا۔ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ۔ مَا حَكَمْتَ بِالْعَدْلِ۔ لَا كَتَبَ وَلَا قَرَءَ۔ لَا اَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ۔ قَدْ رَجَعَ اَبُوْهُ۔ قَدْ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ۔ قَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ۔ كَانَ حَفَرَ بِئْرًا۔ كَانُوْا قَبَضُوْا عَلَى اللِّصِّ۔ كُنْتَ رَكِبْتَ الْفَرَسَ۔ كُنْتُ حَسِبْتُهُ عَاقِلًا۔ كُنَّا ذَهَبْنَا اِلَى السُّوْقِ۔ اِنْ صَبَرْتَ فَلَكَ الْاَجْرُ۔ لَوْ سَاَلْتَنِىْ لَضَرَبْتُكَ۔ اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا۔ دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ۔ اِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِىْ مَا فَعَلْنَ فِىْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوْفٍ۔

انھوں نے نہ اسے قتل کیا نہ سولی دی۔ چاند طلوع نہیں ہوا۔ تو نے کتاب نہیں پڑھی۔ ان عورتوں نے خیر طلب کی ہے۔ نماز کا وقت قریب آچکا ہے۔ بچے سکول سے لوٹ چکے ہیں۔ وہ دونوں مسجد سے نکلے تھے۔ انھوں نے کتابیں اٹھائی تھیں۔ اگر تو نے غفلت کی تو میں تجھے پیٹوں گا۔ کاش! خدا میری پکار سنتا۔ جب وہ میرے کمرے میں آیا تو میرے پاس بیٹھ گیا۔ جس نے میرا قلم توڑا ہے وہ ظالم آدمی ہے۔

۲۔ مضارع

مضارع معروف کے تین اوزان میں عین کلمہ کی حرکت ہی کا فرق ہے۔ گردان کا انداز ایک جیسا ہے:

<table dir="rtl">
<tr><th></th><th colspan="2">غائب</th><th colspan="2">حاضر</th><th>متکلم</th></tr>
<tr><th></th><th>مذکر</th><th>مؤنث</th><th>مذکر</th><th>مؤنث</th><th>مشترک</th></tr>
<tr><td>واحد</td><td>یَفْعَلُ</td><td colspan="2">تَفْعَلُ</td><td>تَفْعَلِیْنَ</td><td>اَفْعَلُ</td></tr>
<tr><td>تثنیہ</td><td>یَفْعَلَانِ</td><td colspan="3">تَفْعَلَانِ</td><td rowspan="2">نَفْعَلُ</td></tr>
<tr><td>جمع</td><td>یَفْعَلُوْنَ</td><td>یَفْعَلْنَ</td><td>تَفْعَلُوْنَ</td><td>تَفْعَلْنَ</td></tr>
</table>

مضارع کی گردان کے مختلف صیغوں کے آغاز میں ی، ت، ا، ن کے جو حروف آتے ہیں، یہ علامت مضارع کہلاتے ہیں۔ ان کی مدد سے مضارع کے صیغوں کی پہچان میں سہولت ہوتی ہے۔ مضارع مجہول کی گردان صرف ایک وزن — یُفْعَلُ — پر آتی ہے۔ گردان کا انداز معروف کی گردان ہی کا ہے، یعنی یُفْعَلُ، تُفْعَلُ، تُفْعَلِیْنَ ..... مضارع کی یہ شکل اصلی ہے، اس کے اوزان کے آخر میں بعض حالتوں میں چند ایک تغیرات ہوتے ہیں جن کے باعث مضارع کی پانچ شکلیں پیدا ہو گئی ہیں:

۱۔ مضارع اصلی یعنی یَفْعَلُ جس میں لام کلمہ پر پیش آئی ہے۔

۲۔ مضارع خفیف یعنی یَفْعَلَ جس میں لام کلمہ پر زبر آگئی ہے۔

۳۔ مضارع اخف یعنی یَفْعَلْ جس میں لام کلمہ ساکن ہے۔

۴۔ مضارع اثقل یعنی یَفْعَلَنَّ جس کے آخر میں مشدد نون لگتا ہے۔

۵۔ مضارع ثقیل یعنی یَفْعَلَنْ جس کے آخر میں ساکن نون لگتا ہے۔

ان سب کا مجہول علامت مضارع پر پیش اور عین کلمہ پر زبر لانے سے بنتا ہے۔

مضارع اصلی کی گردان اوپر گزر چکی ہے۔ باقی گردانیں حسب ذیل ہیں:-

گردان مضارع خفیف | یہ مضارع منصوب بھی کہلاتا ہے اس میں جمع مؤنث

کے صیغوں کے سوا باقی صیغوں کے آخر میں پائے جانے والے "ن" بھی حذف ہو جاتے ہیں۔

	غائب مذکر	غائب مؤنث	حاضر مذکر	حاضر مؤنث	متکلم مشترک
واحد	یَفْعَلَ	تَفْعَلَ		تَفْعَلِیْ	اَفْعَلَ
مثنیٰ	یَفْعَلَا	تَفْعَلَا			نَفْعَلَ
جمع	یَفْعَلُوْا	یَفْعَلْنَ	تَفْعَلُوْا	تَفْعَلْنَ	

گردانِ مضارع اخف مضارع خفیف اور اخف کی گردان میں صرف یہ فرق ہے کہ خفیف میں جہاں یَفْعَلَ، تَفْعَلَ وغیرہ کے لام پر زبر ہے، وہاں اخف میں جزم ہے یعنی یَفْعَلْ، تَفْعَلْ، اَفْعَلْ، نَفْعَلْ۔ باقی تمام صیغے خفیف ہی کی طرح ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔

گردانِ مضارع اثقل یہ مضارع خفیف کے تمام صیغوں کے آخر میں نون ثقیلہ (مشدد) لگانے سے بنتا ہے۔ اس میں واحد مؤنث حاضر کی "ی" اور جمع مذکر کے صیغوں کی "و" حذف ہو جاتی ہے اور یہ صیغے بالترتیب لام کلمہ کی زیر یا پیش سے پہچانے جاتے ہیں۔ مکمل گردان حسب ذیل ہے:

	غائب مذکر	غائب مؤنث	حاضر مذکر	حاضر مؤنث	متکلم مشترک
واحد	یَفْعَلَنَّ	تَفْعَلَنَّ		تَفْعَلِنَّ	اَفْعَلَنَّ
مثنیٰ	یَفْعَلَانِّ	تَفْعَلَانِّ			نَفْعَلَنَّ
جمع	یَفْعَلُنَّ	یَفْعَلْنَانِّ	تَفْعَلُنَّ	تَفْعَلْنَانِّ	

گردانِ مضارع ثقیل اس گردان میں مضارع اثقل کے وہ صیغے نہیں آتے جن کے آخر میں "انِّ" آتا ہے۔ باقی صیغوں میں نون مشدد کے بجائے نون خفیفہ لگتا ہے یعنی:

یَفْعَلَنْ، تَفْعَلُنْ، تَفْعَلِنْ، اَفْعَلَنْ ......

استعمالاتِ مضارع اصلی مضارع اصلی سے پہلے بعض حروف لگنے سے معنی کے

تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ سادہ مضارع حال اور مستقبل دونوں کے معنی دیتا ہے لیکن لَ لگانے سے حال کے لئے اور سَ یا سَوْفَ لگانے سے مستقبل کے لئے خاص ہو جاتا ہے۔

لَیَفْعَلُ (وہ کرتا ہے) سَیَفْعَلُ (وہ کرے گا) سَوْفَ یَفْعَلُ (وہ تھوڑی دیر میں کرے گا)

قَدْ لگنے سے فعل کو کبھی کبھی کرنے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ قَدْ یَفْعَلُ (وہ کبھی کبھی کرتا ہے یا کرے گا)

کَانَ لگانے سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ کَانَ یَفْعَلُ (وہ کیا کرتا تھا)

مضارع منفی بنانے کے لئے لَا یا مَا کا اضافہ ہوتا ہے۔ لَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا)

لَوْ یَفْعَلُ کے معنی ہوں گے "اگر وہ کرے"۔

مشق نمبر ۱۶

اَلْوَلَدُ یَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ۔ هُوَ یَقْرَءُ الْکِتَابَ۔ اَنْتَ تَشْرَبُ اللَّبَنَ۔ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ۔ اَلْبَنَاتُ یَلْعَبْنَ فِی سَاحَةِ الْمَدْرَسَةِ۔ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ۔ اِنَّهُمْ یَأْکُلُوْنَ الطَّعَامَ۔ لَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ لِتَقْرَاْنِ الْقُرْاٰنَ۔ سَتَغْرِسَانِ الْاَشْجَارَ۔ سَیَطْلُبُكَ الْاَمِیْرُ لِلْخِدْمَةِ۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ سَوْفَ نَبْلُغُ مُرَادَنَا۔ سَوْفَ تَنْدَمَانِ عَلٰی هٰذَا الْفِعْلِ۔ قَدْ یَذْهَبُ الْاَمِیْرُ اِلَی الْقَرْیَةِ۔ قَدْ تَلْعَبُوْنَ بِکُرَةِ الْقَدَمِ۔ قَدْ نَغْسِلُ ثِیَابَنَا فِی الْبَیْتِ۔ کَانَ یَشْکُرُ اللّٰهَ۔ کَانَتِ السَّیِّدَةُ تَصْفَحُ عَنْ خَادِمِهَا۔ کُنْتَ تَنْصُرُ صَدِیْقَكَ۔ کُنْتُمْ تَجْلِسُوْنَ فِی الْحُجْرَةِ۔ لَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ۔ لَا تَکْتُمُوْنَ سِرَّکُمْ۔ الْمُؤْمِنُ لَا یَغْفُلُ عَنْ صَلَاتِهٖ۔ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی۔ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَاءِ یَنْطِقُوْنَ۔ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمَاهُمْ۔ یُحْمَدُ الْمَرْءُ لِکَرَمِهٖ۔ اَلنَّاسُ یُرْزَقُوْنَ

بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ اَلْقَاتِلَانِ یُقْتَلَانِ بِالْقِصَاصِ ۔ عَلَی الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۔

اللہ جانتا ہے جو ہم کرتے ہیں۔ ہم مدرسے کو جائیں گے اور کمرے میں کرسی پر بیٹھیں گے ۔ وہاں لڑکے لکھنے اور پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی کھیلتے ہیں۔ میرے دو دوست بستے اٹھائے ہوئے آتے ہیں۔ عنقریب میں جان لوں گا۔ تم دونوں امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ لڑکیاں باغ سے پھول توڑا کرتی تھیں۔ ہم چشمے سے ٹھنڈا پانی پیا کرتے اور پروردگار کا شکر ادا کیا کرتے تھے ۔ کافر جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ عنقریب ہمیں بخشا جائے گا۔ اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ وہ کبھی کبھی ہنستا ہے۔ وہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ جانتے ہیں۔ تو پڑھنے سے پہلے نہیں کھیلتا ہے۔

استعمالات مضارع خفیف | حسب ذیل چار حروف کے بعد مضارع خفیف شکل میں استعمال ہوتا ہے:

۱۔ اَنْ مثلاً اَنْ یَفْعَلَ (یہ کہ وہ کرے)

۲۔ لَنْ مثلاً لَنْ یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہ کرے گا) یہ مستقبل میں موکد نفی کے معنی دیتا ہے۔

۳۔ کَیْ مثلاً کَیْ یَفْعَلَ (تاکہ وہ کرے)

۴۔ اِذَنْ مثلاً اِذَنْ یَفْعَلَ (تب وہ کرے گا) اس حرف کو اِذاً بھی لکھا جاتا ہے۔

بسا اوقات جملے میں اَنْ موجود نہیں ہوتا لیکن اس کا مفہوم موجود ہوتا ہے۔ اس موقع پر بھی مضارع خفیف ہی استعمال ہوتا ہے۔ اسے اضمارِ اَنْ، کا موقع کہتے ہیں۔ اس کے کچھ علامتی حروف یہ ہیں:

۱۔ حَتّٰی جب مستقبل پر داخل ہو مثلاً اَقْرَءُ حَتّٰی اَفْهَمَ (میں پڑھوں گا یہاں تک کہ سمجھ جاؤں) یہ اصل میں ہے اَقْرَءُ حَتّٰی اَنْ اَفْهَمَ۔

۲۔ لِ جب مستقبل پر داخل ہو مثلاً اَقْرَءُ لِاَعْلَمَ (میں پڑھتا ہوں تاکہ جان جاؤں)

۳۔ اَوْ جب اِلَّا کے معنی رکھتا ہو مثلاً اَلْكَافِرُ یَدْخُلُ النَّارَ اَوْ یَرْجِعَ عَنْ كُفْرِهٖ

۴۔ فَ جب ایک ایسے جملے کے دوسرے حصے پر آئے جس کے پہلے حصے میں امر، نہی، استفہام، تمنا، عرض وغیرہ کا مفہوم ہو۔ مثلاً اِذْهَبْ مَعَنَا فَنَلْعَبَ

(ہمارے ساتھ چلو کہ کھیلیں) لَا تَعْجَلْ فَتَسْلَمَ (عجلت نہ کر کہ تو محفوظ رہے) هَلْ لَكَ حَاجَةٌ إِلَيَّ فَأَقْضِيَهَا (کیا تجھے میرے ساتھ کوئی کام ہے کہ میں اسے کر دوں) أَلَا تَخْرُجُ مَعَنَا فَنَلْعَبَ (آپ ہمارے ساتھ نکلیں گے نہیں کہ ہم کھیلیں) لَيْتَنِي صَبَرْتُ فَأَغْلِبَ (کاش میں صبر کرتا کہ غالب ہوتا)

۵۔ وَ اس کا استعمال بھی انہی مواقع میں ہوتا ہے جن میں فَ کا استعمال بتایا گیا ہے یہ حرف معیّت کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً لَا تَأْمُرْ بِالصِّدْقِ وَتَكْذِبَ (سچ بولنے کا حکم نہ دے جب کہ تو جھوٹ بولتا ہو)

مشق نمبر ۱۷

أُمِرْتُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ - لَا أَقْدِرُ أَنْ أَجْلِسَ هٰهُنَا - هَلْ تَقْدِرُ أَنْ تَقْرَءَ هٰذَا الْكِتَابَ - أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ - عَسٰى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ - لَنْ نَصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَاحِدٍ - لَنْ يَنْقُضَ الْكَرِيمُ الْعَهْدَ - لَنْ تَخْرُجِيْ مِنْ بَيْتِكِ بِاللَّيْلِ - لَنْ تَكْفُرُوْا بِاللّٰهِ - ضَرَبْتُهٗ كَيْ يَقْرَءَ - خَلَقَنَا اللّٰهُ كَيْ نَعْبُدَهٗ - أَنَا فَاعِلٌ هٰكَذَا إِذَنْ يَفْعَلَ أَحْمَدُ - أُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمْ -

استعمالات مضارع اخف | مضارع اخف حسب ذیل حروف کے بعد استعمال کیا جاتا ہے:

۱۔ لَمْ مثلاً لَمْ يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) اس سے ماضی میں فعل کے انکار کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اسے نفی جحد بلَمْ بھی کہتے ہیں۔

۲۔ لَمَّا مثلاً لَمَّا يَفْعَلْ (اس نے اب تک نہیں کیا)

۳۔ لِ مثلاً لِيَفْعَلْ (وہ کرے یا اسے کرنا چاہیئے) اس میں امر کے معنی ہوتے ہیں۔

۴۔ لَا مثلاً لَا تَفْعَلْ (تو نہ کر) یہ نہی کے معنی دیتا ہے۔

۵۔ الفاظ شرط مثلاً إِنْ يَفْعَلْ أَفْعَلْ (اگر وہ کرے تو میں کروں گا)

شرطیہ جملے کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک شرط، دوسرا جواب شرط۔ "اگر وہ کرے" شرط ہے اور "تو میں کروں گا" اس کا جواب۔ قاعدہ یہ ہے کہ شرط والے پہلے حصے کے علاوہ جواب شرط میں بھی مضارع اخف استعمال ہوتا ہے لیکن اگر اس سے پہلے 'ف' آجائے تو مضارع اصلی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اِنْ یَفْعَلْ فَاَفْعَلُ۔

بسا اوقات جملے میں حرف شرط موجود نہیں ہوتا لیکن شرط کا مفہوم موجود ہوتا ہے اس صورت میں بھی جواب شرط میں مضارع اخف استعمال ہوگا۔ شرط مفہوم ہونے کے مواقع پانچ ہیں:

۱۔ بعد امر مثلاً اِرْحَمْ تُرْحَمْ (رحم کر تو تجھ پر رحم کیا جائے گا)

۲۔ بعد نہی مثلاً لَا تَفْشَلْ تَغْلِبْ (بزدلی نہ کر تو تُو غالب ہوگا)

۳۔ بعد استفہام مثلاً اَیْنَ زَیْدٌ اَذْھَبْ اِلَیْہِ (زید کہاں ہے اگر معلوم ہو تو میں اس کے پاس جاؤں گا)

۴۔ بعد تمنا مثلاً لَیْتَ زَیْدًا قَوِیٌّ یَنْصُرْكَ (کاش زید قوی ہوتا تو تیری مدد کرتا)

۵۔ بعد عرض مثلاً اَلَا تَنْزِلُ بِنَا نَفْرَحْ بِصُحْبَتِكَ (کیا آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ رہ کر خوش ہوں)

شرط مفہوم ہونے کی صورتوں میں اگر جواب شرط پر 'ف' آجائے تو مضارع خفیف استعمال ہوگا اس کی مثالیں اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

الفاظ شرط اوپر استعمالات ماضی کی فصل میں بیان ہو چکے ہیں (دیکھیے صفحہ ۶۸) ان الفاظ کے بعد کبھی مَا بغرض تاکید لگا دیتے ہیں۔ مثلاً اَیْنَمَا، کَیْفَمَا، حَیْثُمَا وغیرہ۔ مَنْ اور اَنّٰی کے بعد مَا مؤکدہ نہیں لگتا۔ اِنْ مَا اور مَامَا بدل کر اِمَّا اور مَھْمَا ہو جاتے ہیں۔ باقی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۱۸

لَمْ یَکْتُبْ اِلٰی اَخِیْہِ۔ ھُمَا لَمْ یَدْخُلَا دَارِیَ الْیَوْمَ۔ لَمْ تَعْرِفُوْا

رَسُولَھُمْ ۔ لَمْ تَذْھَبْنَ اِلَی الْبُسْتَانِ ۔ لَمْ اَقْبِضْ عَلَی اللِّصِّ ۔ لَمْ نَعْدِلْ عَنِ الْحَقِّ ۔ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ۔ لَمَّا یَحْصُدِ الزَّرْعَ ۔ لَمَّا تَحْفَظِیْ دَرْسَکِ ۔ لَمَّا تَسْمَعَا کَلَامَ اللّٰہِ ۔ لِیَقْرَءَا دُرُوْسَھُمَا ۔ لِنَرْحَمْ عَلَی الضُّعَفَاءِ ۔ لِیَکْتُبْ بَیْنَکُمْ کَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۔ لِیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖ لِیَجْلِسُوْا مَعَ اُسْتَاذِھِمْ ۔ وَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا ۔

لَا تَأْکُلْ وَاَنْتَ شَبْعَانُ ۔ لَا تَشْرَبَا الْمَاءَ الْبَارِدَ ۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ ۔ لَا تَحْزَنِیْ ۔ لَا تَضْرِبْنَ اَوْلَادَکُنَّ ۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ ۔ مَنْ یَتْعَبْ فِیْ صِغَرِہٖ یَفْرَحْ فِیْ کِبَرِہٖ ۔ مَا تَفْعَلْ شَرًّا تَنْدَمْ عَلَیْہِ ۔ اَیْنَ تَذْھَبْ اَصْحَبْکَ ۔ اَنّٰی یَنْزِلْ ذُو الْعِلْمِ یُسْمَعْ ۔

استعمالاتِ مضارع ثقیل و اثقل مضارع کی یہ شکلیں فعل کے معنی میں تاکید پیدا کر دیتی ہیں۔ اثقل میں ثقیل کی نسبت زیادہ زور ہوتا ہے۔ مضارع کی ان شکلوں سے پہلے درج ذیل الفاظ میں سے کسی نہ کسی لفظ کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ لَ مثلاً لَیَفْعَلَنَّ (وہ ضرور کرے گا)

۲۔ لَا مثلاً لَا یَفْعَلَنَّ (وہ ہرگز نہ کرے گا)

۳۔ الفاظ استفہام مثلاً ھَلْ تَذْھَبَنَّ (کیا تو ضرور جائے گا)

۴۔ لَیْتَ مثلاً لَیْتَ یَفْعَلَنَّ (کاش وہ ضرور کرتا)

۵۔ مَا جو عموماً الفاظ شرط کے بعد اور کبھی رُبَّ کے بعد بھی آتا ہے۔ مثلاً اِمَّا تَذْھَبَنَّ اِلٰی زَیْدٍ (اگر تو کبھی زید کے ہاں جائے) اِمَّا اصل میں اِنْ مَا ہے۔

مذکورہ مثالوں میں مضارع اثقل استعمال کیا گیا ہے لیکن مضارع ثقیل کے استعمالات بھی یہی ہیں۔

مشق نمبر ۱۹

لَيَذْهَبَنَّ الْاَوْلَادُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ ـ لَيُضْرَبَنْ زَيْدٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ ـ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ـ لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ـ لَاتَلْعَبَنَّ مَعَ الْوِلْدَانِ ـ لَاتَصْنَعَنَّ مَعْرُوْفًا فِيْ غَيْرِ اَهْلِهٖ ـ هَلْ تَشْرَبَانِّ الْقَهْوَةَ ـ هَلْ تَسْأَلُنَانِّ عَنْ اَعْمَالِكُنَّ ـ لَيْتَ تَسْمَعَانِّ كَلَامِيْ ـ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ـ

۳ ـ اَمر

سادہ امر مضارع اخف سے علامت مضارع ہٹا دینے سے بن جاتا ہے۔ اس طرح بننے والا لفظ اگر ساکن الاوّل ہو تو اسے پڑھنے کے لئے پہلے ہمزۂ وصل بڑھا دیتے ہیں۔ جب امر مضموم العین ہو تو ہمزہ وصل مضموم ہوتا ہے ورنہ مکسور مثلاً یَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ، یَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور یَکْتُبُ سے اُکْتُبْ ۔

تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لئے مضارع ثقیل یا اثقل سے علامت مضارع ہٹا کر بھی امر بنا لیا جاتا ہے۔ مثلاً تَفْعَلَنَّ سے اِفْعَلَنَّ یا تَفْعَلَنْ سے اِفْعَلَنْ ۔

امر میں صرف حاضر کا صیغہ ہوتا ہے۔ غائب اور متکلم کے لئے امر کا مفہوم، مضارع اخف پر "ل" کے اضافہ سے پیدا کیا جاتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔

امر کی گردانیں حسب ذیل ہیں :

	گردان امر سادہ		گردان امر اثقل	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	اِفْعَلْ	اِفْعَلِیْ	اِفْعَلَنَّ	اِفْعَلِنَّ
مثنیٰ	اِفْعَلَا		اِفْعَلَانِّ	
جمع	اِفْعَلُوْا	اِفْعَلْنَ	اِفْعَلُنَّ	اِفْعَلْنَانِّ

مشق نمبر ۲۰

اُشکُرُ لِلّٰہِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ یَا نُوحُ اھْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا۔ اُعْبُدُوا اللّٰہَ۔ اِغْسِلُوا وُجُوھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ۔ اِقْطِفْنَ الْاَزْھَارَ۔ اِحْفَظِی دَرْسَكِ۔ اِفْتَحَا نَوَافِذَ الْحُجْرَۃِ۔ اُخْرُجْنَ اِلَی الْحُقُولِ۔ اُکْتُبِنَّ رِسَالَۃً اِلٰی اُمِّكِ۔ اُنْصُرُنَّ الْمَظْلُومَ۔ اِصْبِرَانِّ عَلٰی شَدَائِدِ السَّفَرِ۔ اُطْلُبَانِّ مَرْضَاۃَ اللّٰہِ۔ اِشْرَبْنَانِّ الْمَاءَ الْبَارِدَ فِی الصَّیْفِ۔

کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھو۔ درس کے وقت کے بعد کھیل۔ تم دونوں گھر کا دروازہ کھولو۔ تم عورتیں میری یہ قمیض لے کر جاؤ۔ اپنی لاٹھی سے پتھر کو مار۔ اس گاؤں میں سکونت اختیار کرو۔ زینب! میری بات سن اور بھلے کام کر۔ فاطمہ! تو اپنی بہن کے ساتھ ضرور کھیل۔ تم سب ضرور خدا کا شکر کرو۔ تم دونوں ضرور اپنے گھر کو لوٹ جاؤ۔

۴۔ ذوالفعل

اوپر تقسیم فعل کی فصل میں بیان ہو چکا ہے کہ ذوالفعل یعنی وہ ذات جس کی طرف فعل منسوب کیا جاتا ہے، معروف بھی ہو سکتا ہے اور مجہول بھی۔ ثلاثی مجرد میں تمام ابواب فعل کے لئے ذوالفعل کا ایک ہی وزن فَاعِلٌ ہے۔ جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا)، سَارِقٌ (چور)، اٰکِلٌ (کھانے والا)۔ ذوالفعل مجہول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) مَسْرُوْقٌ (چرایا ہوا) مَاْکُوْلٌ (کھایا ہوا)۔ عدد اور تذکیر و تانیث کے اعتبار سے ان اوزان کی شکلیں مندرجہ ذیل ہوں گی:

	ذوالفعل معروف		ذوالفعل مجہول	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	فَاعِلٌ	فَاعِلَۃٌ	مَفْعُوْلٌ	مَفْعُوْلَۃٌ
مثنیٰ	فَاعِلَانِ	فَاعِلَتَانِ	مَفْعُوْلَانِ	مَفْعُوْلَتَانِ

جمع فَاعِلُونَ فَاعِلَاتٌ مَفعُولُونَ مَفعُولَاتٌ

اعراب کے اختلاف سے ان شکلوں میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ اسم کے مباحث میں بیان ہو چکی ہے۔

۵۔ اسم الفعل (یا مصدر)

ثلاثی مجرّد کے مصادر بہت سے ہیں اور تمام کے تمام سماعی ہیں۔ اس لئے ان کو کسی قاعدے کے تحت لانا مشکل ہے۔ مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

۱۔ ساکن العین: فِعْلٌ (مثلاً فَهْمٌ۔ عِلْمٌ۔ شُغْلٌ) فِعْلَةٌ (مثلاً رَحْمَةٌ۔ خِدْمَةٌ۔ قُدْرَة) فِعْلَىٰ (مثلاً دَعْوىٰ۔ ذِكْرىٰ۔ بُشْرىٰ) فِعْلَانٌ (مثلاً طَيْرانٌ۔ حِرْمَانٌ)

۲۔ مفتوح العین: فَعَلٌ (مثلاً طَلَبٌ، صِغَرٌ، هُدًى) فَعَالٌ (مثلاً ذَهَابٌ، إِبَاءٌ، سُؤَالٌ) فَعَلَةٌ (مثلاً غَلَبَةٌ) فِعَالَةٌ (مثلاً رِوَايَةٌ۔ دِرَايَةٌ، بُغَايَةٌ) فَعَلَانٌ (مثلاً خَفَقَانٌ)۔

۳۔ مکسور العین: فَعِلٌ (مثلاً كَذِبٌ) فَعِلَةٌ (مثلاً سَرِقَةٌ) فَعِيلٌ (مثلاً زَئِيرٌ)

۴۔ مضموم العین: فُعُلٌ (مثلاً سُخُطٌ) فُعُولٌ (مثلاً دُخُولٌ) فُعُولَةٌ (مثلاً صُعُوبَةٌ) فَعُولٌ (مثلاً وَضُوءٌ)

۵۔ مصدر میمی: مَفْعَلٌ (مثلاً مَدْخَلٌ، مَرْجِعٌ) مَفْعِلَةٌ (مثلاً مَسْغَبَةٌ۔ مَحْمِدَةٌ)

بعض اوزان خاص معانی پر دلالت بھی کرتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ فِعَالَةٌ پیشے کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً تِجَارَة، زِرَاعَة، خِيَاطَة (سینا)

۲۔ فُعَالٌ امراض کے معنی دیتا ہے۔ زُكَام، صُدَاع (دردسر) رُعَاف (نکسیر)

۳۔ فَعَلَانٌ میں اضطراب کے معنی ہیں مثلاً خَفَقَان، جَوَلَان (دوڑنا)

۴۔ فُعْلَةٌ رنگوں کے لئے آتا ہے مثلاً حُمْرَةٌ، خُضْرَةٌ۔

۵۔ فُعَالٌ اور فَعِيْلٌ آوازوں کے لئے آتے ہیں مثلاً نُبَاحٌ (بھونکنا) خُوَارٌ (ڈکرانا) زَئِيْرٌ (دھاڑنا)، هَدِيْرٌ (غرغوں کرنا)

۶۔ فَعْلَةٌ کسی کام کے ایک مرتبہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً ضَرْبَةٌ (ایک دفعہ مارنا) اسے اسم مرّۃ بھی کہتے ہیں۔

۷۔ فِعْلَةٌ کسی کام کے کرنے کی نوعیت کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً جِلْسَة (بیٹھنے کا طریقہ) اسے اسم نوع بھی کہتے ہیں۔

۸۔ تَفْعَالٌ اور فِعِّيْلَى مصدر میں مبالغہ کے معنی دیتے ہیں۔ مثلاً تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) دِلِّيْلَى (زیادہ رہنمائی کرنا)

کبھی اسم فاعل یا اسم مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا ہے مثلاً بَاقِيَة (بقا) كَاذِبَة (جھوٹ) مَيْسُوْر (یسر) فعل کے ہر مادے سے مصدر کے اوزان عموماً ایک دو اور کبھی اس سے زیادہ بھی آتے ہیں لیکن سب اوزان کسی مادے سے نہیں آتے۔

۶۔ صفت

صفت (جسے کبھی صفت مُشبّہ بھی کہا جاتا ہے) کے اوزان بھی سماعی ہیں۔ مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

فُعْلٌ مثلاً صَعْبٌ (مشکل)، صِفْرٌ (خالی)

فَعِلٌ مثلاً حَسَنٌ (اچھا)، فَرِحٌ (خوش)

فَعَالٌ مثلاً جَبَانٌ (بزدل)، شُجَاعٌ (دلیر)

فَعِيْلٌ مثلاً كَرِيْم یہ وزن جب فاعل کے معنی میں ہو تو مؤنث کے لئے ۃ لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

فَعُوْلٌ مثلاً غَفُوْرٌ یہ وزن جب مفعول کے معنی میں ہو تو مؤنث کے لئے ۃ لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

فَعۡلَانُ مثلاً عَطۡشَانُ (پیاسا)، غضبانُ (غصے میں) اس کی مؤنث فعلیٰ کے وزن پر آتی ہے۔ یہ وزن عارضی صفتوں کے لئے آتا ہے۔

اَفۡعَلُ یہ وزن رنگ، عیب یا حلیہ کے بیان کے لئے آتا ہے۔ اس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً اَسۡوَدُ (کالا) اَعۡرَجُ (لنگڑا) اَعۡیَنُ (فراخ چشم) ان کی مؤنث علی الترتیب سَوۡدَاءُ، عَرۡجَاءُ اور عَیۡنَاءُ ہوگی۔

۷۔ مفضّل

اسے افعل التفضیل بھی کہتے ہیں۔ اس کا وزن مذکر میں اَفۡعَلُ مثلاً اَکۡبَرُ اَصۡغَرُ وغیرہ اور مؤنث میں فُعۡلیٰ مثلاً کُبۡریٰ، صُغۡریٰ وغیرہ آتا ہے۔ مختلف شکلیں حسب ذیل ہیں:

	مذکر	مؤنث
واحد:	اَفۡعَلُ	فُعۡلیٰ
مثنیٰ:	اَفۡعَلَانِ	فُعۡلَیَانِ
جمع	اَفۡعَلُوۡنَ	فُعۡلَیَاتٌ
	اَفَاعِلُ	فُعَلٌ

رنگ، عیب اور حلیے کے معنی والے مادے سے مفضل نہیں آتا۔ ایسے لفظوں سے اگر مفضل کا مفہوم ادا کرنا ہو تو اَشَدُّ مِنۡ یا اَکۡثَرُ مِنۡ لگا کر ادا کرتے ہیں۔ مثلاً اَشَدُّ سَوَادًا مِنۡ فُلَانٍ۔

۸۔ مبالغہ

مبالغہ کے مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

۱۔ فُعَّال مثلاً عَلَّام، جَبَّار، قَهَّار، کُبَّار۔

۲۔ فعَّالَة مثلاً عَلَّامَة، فَهَّامَة

۳۔ فِعِّیل مثلاً صِدِّیق ، شِرِّیر
۴۔ فَاعُول مثلاً فَارُوق ، طَاغُوت
۵۔ فُعَلَة مثلاً ضُحَكَة ، حُطَمَة
۶۔ مِفْعَل مثلاً مِنْعَم ، مِحْرَب
۷۔ مِفْعَال مثلاً مِفْضَال ، مِكْسَال
۸۔ مِفْعِیل مثلاً مِسْكِین۔

۹۔ ظرف

ظرفِ مکان و زمان کے تین وزن ہیں :

۱۔ مَفْعَلٌ مثلاً مَكْتَبٌ ، مَسْمَعٌ
۲۔ مَفْعِلٌ مثلاً مَسْجِدٌ ، مَجْلِسٌ ، مَنْزِلٌ
۳۔ مُفْعُلٌ مثلاً مُكْحُل
۴۔ مَفْعَلَةٌ مثلاً مَدْرَسَةٌ ، مَأْبَلَة (اونٹوں کی جگہ) مَسْبَعَة (درندوں کی جگہ)

۱۰۔ آلہ

آلہ کے اوزان حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ مِفْعَلٌ مثلاً مِسْطَرٌ ، مِخْيَطٌ (سوئی)
۲۔ مِفْعَلَةٌ مثلاً مِرْوَحَةٌ (پنکھا) ، مِكْنَسَة (جھاڑو)
۳۔ مِفْعَالٌ مثلاً مِقْرَاضٌ (قینچی) ، مِفْتَاحٌ (چابی)

مشق نمبر ۲۱

سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ ۔ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ ۔ اَلْحِلْمُ سَجِيَّةٌ فَاضِلَةٌ ۔

اَلْاِنْسَانُ اَشْرَفُ الْمَخْلُوْقَاتِ - اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ - اَلسَّعِيْدُ مَنْ
وُعِظَ بِغَيْرِهٖ - اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ - آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ - اَلدُّنْيَا
مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ - اَللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ - اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ
لَا ذَنْبَ لَهٗ - اَلدُّنْيَا دَارُ الْغُرُوْرِ - اَلصَّمْتُ زِيْنَةُ الْعَالِمِ وَ سَتْرُ
الْجَاهِلِ - صَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْنٌ - اُمُّكَ اَشْفَقُ النَّاسِ عَلَيْكَ -
اَنَا عَطْشَانُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ خَشِنٌ - اَلْجُنْدِيُّ شُجَاعٌ وَالْوَلَدُ شِرِّيْرٌ - اَللّٰهُ
قُدُّوْسٌ وَهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ - مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ - مَرْكَزُ
الدَّائِرَةِ نُقْطَةٌ فِيْ وَسْطِهَا - اَلطَّعَامُ يُطْبَخُ فِي الْمَطْبَخِ - لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ - سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ -

ابوابِ ثلاثی مزید

ثلاثی مزید کے ابواب بارہ ہیں۔ ان کا صیغۂ ماضی ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو حرف زائد لگانے سے بنتا ہے۔ ذیل میں ان کے صیغہ ماضی کی علامات اور ابواب کے نام دیتے ہوئے ہیں:

ا۔ وہ ابواب جو متحرک الاوّل ہیں اور ایک حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں:-

۱۔ اَفْعَلَ (بابِ اِفْعَال) اس کی علامت فاکلمہ ساکن اور اس سے قبل ہمزہ مفتوح ہے۔

۲۔ فَعَّلَ (بابِ تَفْعِیْل) اس کی علامت عین کلمہ کا مشدد ہونا ہے۔

۳۔ فَاعَلَ (بابِ مُفَاعَلَہ) اس کی علامت فاکلمہ اور عین کلمہ کے درمیان الف ہے۔

ب: وہ ابواب جو متحرک الاوّل ہیں اور دو حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں:-

۱۔ تَفَعَّلَ (بابِ تَفَعُّل) اس میں عین کلمہ مشدد اور فاکلمہ سے قبل ت ہوتی ہے۔

۲۔ تَفَاعَلَ (بابِ تَفَاعُل) اس میں فاکلمہ سے قبل ت اور فاکلمہ اور عین کلمہ کے درمیان الف ہوتا ہے۔

ج: وہ ابواب جو ساکن الاوّل[لہ] ہیں اور ان میں ایک حرف زائد ہے:

۱۔ اِنْفَعَلَ (بابِ اِنْفِعَال) اس کی علامت فاکلمہ سے قبل نون ساکن ہے۔

۲۔ اِفْتَعَلَ (بابِ اِفْتِعَال) اس کی علامت فاکلمہ ساکن اور عین کلمہ سے قبل ت ہے

۳۔ اِفْعَلَّ (بابِ اِفْعِلَال) اس میں فاکلمہ ساکن اور لام کلمہ مشدد ہوتا ہے۔

د: وہ ابواب جو ساکن الاوّل ہیں اور ان میں دو حرف زائد ہیں:-

۱۔ اِسْتَفْعَلَ (بابِ اِسْتِفْعَال) اس میں فاکلمہ سے قبل س ساکن اور ت لگتی ہے۔

لہ۔ مثالوں میں الفاظ کے شروع میں ہمزہ وصل لگایا گیا ہے۔ استعمال میں اس کو پڑھنے کی نوبت کم ہی آتی ہے۔

۲۔ اِفْعَوْعَلَ (باب اِفْعِیْعَال) اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ اور عین کلمہ آتا ہے۔
۳۔ اِفْعَوَّلَ (باب اِفْعِوَّال) اس میں عین کلمہ کے بعد واو مشدد ہے۔
۴۔ اِفْعَالَّ (باب اِفْعِیْلَال) اس میں لام کلمہ مشدد اور اس سے قبل الف ہے۔
ان بارہ ابواب میں سے پہلے نو ابواب کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ آخری تین ابواب کے الفاظ سے بہت کم واسطہ پڑتا ہے۔

مشتقات ثلاثی مزید

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ثلاثی مزید کے پانچ مشتقات ہیں یعنی ماضی، مضارع، امر، ذو الفعل اور اسم الفعل۔ ان کے بنانے کے قواعد اور اوزان حسب ذیل ہیں:

ماضی تمام ابواب کا ماضی معروف کا پہلا صیغہ اوپر کی فصل میں لکھ دیا گیا ہے۔ گردان کا اسلوب وہی ہے جو ثلاثی مجرد میں گزر چکا ہے، البتہ باب کی علامت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً اَفْعَلَ سے اَفْعَلَ، اَفْعَلْتَ، اَفْعَلْتَ، اَفْعَلْتِ، اَفْعَلْتُ، اَفْعَلَا اَفْعَلْتُمَا، ...... کے وزن پر۔ فَعَّلَ سے فَعَّلَ، فَعَّلْتُ، فَعَّلْتَ، فَعَّلْتِ، فَعَّلْتُ ..... اور تَفَاعَلَ سے تَفَاعَلَ، تَفَاعَلْتُ، تَفَاعَلْتَ، تَفَاعَلْتِ، تَفَاعَلْتُ کے وزن پر گردان ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس۔

مجہول بنانے کے لئے ماضی معروف کے پہلے صیغے میں ماقبل آخر کو زیر اور پھر اس کے ماقبل کی ہر حرکت کو پیش دیتے ہیں۔ مثلاً اَفْعَلَ سے اُفْعِلَ، تَفَعَّلَ سے تُفُعِّلَ، فَاعَلَ سے فُوْعِلَ وغیرہ،

ماضی کے استعمالات وہی ہیں جو اوپر ثلاثی مجرد کے تحت بیان ہو چکے۔

مضارع ماضی معروف کے پہلے صیغے سے قبل علامت مضارع لگا کر اسے پہلے تین ابواب میں ضمہ دیتے ہیں اور باقی ابواب میں فتحہ، نیز عین کلمہ کو باب تفعّل اور تفاعل میں فتحہ دیتے ہیں اور باقی ابواب میں کسرہ۔ مثلاً اَفْعَلَ سے یُاَفْعِلُ (جو بدل کر یُفْعِلُ ہو جاتا ہے۔) فَعَّلَ سے یُفَعِّلُ، تَفَعَّلَ سے یَتَفَعَّلُ، تَفَاعَلَ سے یَتَفَاعَلُ،

اِنْفَعَلَ سے يَنْفَعِلُ وغیرہ۔

مضارع مجہول بنانے کے لئے علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کی ہر حرکت کو فتحہ کر دیتے ہیں مثلاً يُفْعِلُ سے يُفْعَلُ، يُفَعِّلُ سے يُفَعَّلُ، يَتَفَعَّلُ سے يُتَفَعَّلُ وغیرہ۔

مضارع کی قسمیں خفیف، اخف، ثقیل اور اثقل اسی طرح ہوتی ہیں جیسے اوپر بیان ہوئیں. استعمالات مضارع میں بھی کوئی فرق نہیں۔ گردانوں کا انداز وہی ہے جو ثلاثی مجرد کے تحت بیان ہو چکا۔ مثلاً يُفْعِلُ، تُفْعِلُ، تُفْعِلِيْنَ، اُفْعِلُ ..... يُفَعِّلُ، تُفَعِّلُ، تُفَعِّلِيْنَ، اُفَعِّلُ ..... يُفَاعِلُ، تُفَاعِلُ، تُفَاعِلِيْنَ، اُفَاعِلُ وغیرہ۔

اَمر امر حسب سابق مضارع اخف کے حاضر کے صیغوں سے علامت مضارع دُور کرنے سے بنتا ہے۔ مثلاً تُفَاعِلُ (تُفْعِلُ) سے اَفْعِلْ، تُفَعِّلُ سے فَعِّلْ، تُفَاعِلُ سے فَاعِلْ وغیرہ

ذوالفعل مضارع کے پہلے صیغے میں علامت مضارع کو ہٹا کر میم مضموم (مُ) لگائی جاتی ہے۔ پھر ماقبل آخر کو ذوالفعل معروف کے لئے کسرہ اور مجہول کے لئے فتحہ دیتے ہیں۔ مثلاً يُفْعِلُ سے مُفْعِلٌ معروف اور مُفْعَلٌ مجہول ہے۔ يُفَعِّلُ سے مُفَعِّلٌ معروف اور مُفَعَّلٌ مجہول ہے۔

اسم الفعل اوپر ابواب کے جو نام بیان ہوتے ہیں، وہی ان کے اسم الفعل کے اوزان ہیں۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ باب تفعیل کا اسم الفعل تَفْعِيْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے اور تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی۔ نیز باب مفاعلہ کے اسم الفعل کے وزن بھی دو ہیں مُفَاعَلَةٌ اور فِعَالٌ۔

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے، ثلاثی مجرد اور مزید کی گردانوں کے اسلوب میں کوئی فرق نہیں۔ صرف مزید کے ابواب کی علامات کا لحاظ رکھتے ہوئے گردان مجرد کے طریق پر کی جا سکتی ہے۔ اس لئے یہاں ان سب ابواب کی تفصیلی گردانیں لکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ماضی مضارع اور امر کے پہلے صیغہ اور ذوالفعل اور اسم الفعل پر مشتمل ایک مختصر گردان یاد کر

لینی چاہیے اور بوقت ضرورت اس سے مکمل گردانیں وضع کر لی جائیں جو ابواب صرف لازم آتے ہیں، ان کے مجہول نہیں دیئے گئے:

	معروف			مجہول				
باب	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	اسم الفعل
افعال	اَفْعَلَ	یُفْعِلُ	مُفْعِلٌ	اُفْعِلَ	یُفْعَلُ	مُفْعَلٌ	اَفْعِلْ	اِفْعَالٌ
تفعیل	فَعَّلَ	یُفَعِّلُ	مُفَعِّلٌ	فُعِّلَ	یُفَعَّلُ	مُفَعَّلٌ	فَعِّلْ	تَفْعِیْلٌ، تَفْعِلَةٌ
مفاعلہ	فَاعَلَ	یُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فُوْعِلَ	یُفَاعَلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	مُفَاعَلَةٌ، فِعَالٌ
تفعّل	تَفَعَّلَ	یَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	تُفُعِّلَ	یُتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ
تفاعل	تَفَاعَلَ	یَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تُفُوْعِلَ	یُتَفَاعَلُ	مُتَفَاعَلٌ	تَفَاعَلْ	تَفَاعُلٌ
انفعال	اِنْفَعَلَ	یَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	-	-	-	اِنْفَعِلْ	اِنْفِعَالٌ
افتعال	اِفْتَعَلَ	یَفْتَعِلُ	مُفْتَعِلٌ	اُفْتُعِلَ	یُفْتَعَلُ	مُفْتَعَلٌ	اِفْتَعِلْ	اِفْتِعَالٌ
افعلال	اِفْعَلَّ	یَفْعَلُّ	مُفْعَلٌّ	-	-	-	اِفْعَلِلْ	اِفْعِلَالٌ
استفعال	اِسْتَفْعَلَ	یَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	اُسْتُفْعِلَ	یُسْتَفْعَلُ	مُسْتَفْعَلٌ	اِسْتَفْعِلْ	اِسْتِفْعَالٌ
افعیعال	اِفْعَوْعَلَ	یَفْعَوْعِلُ	مُفْعَوْعِلٌ	-	-	-	اِفْعَوْعِلْ	اِفْعِیْعَالٌ
افعوال	اِفْعَوَّلَ	یَفْعَوِّلُ	مُفْعَوِّلٌ	-	-	-	اِفْعَوِّلْ	اِفْعِوَّالٌ
افعیلال	اِفْعَالَّ	یَفْعَالُّ	مُفْعَالٌّ	-	-	-	اِفْعَالِلْ	اِفْعِیْلَالٌ

مشق نمبر ۲۲

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی۔ اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ۔ لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی۔ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ۔ اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ۔ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ یُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ۔ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا

تُعَسِّرُ وَ تَمِّمْ بِالْخَيْرِ - لَا اُكَلِّمُ الْيَوْمَ اِنْسِيّاً - لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ وَ
فَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاً - لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ -
اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ -

جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ - حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ - قِتَالٌ فِيْهِ
كَبِيْرٌ - لَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ -
اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ - سَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيْراً -
اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ -

تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ - تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ - اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ -
تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللهِ - اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ - اِعْتَبِرُوْا يَا اُولِى الْاَبْصَارِ -
اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا - هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ -
اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ - اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ - تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ -
يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْساً - اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ -
اِنْبَعَثَ اَشْقٰهَا - فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ - سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ
مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ - يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ - تُصْبِحُ الْاَرْضُ
مُخْضَرَّةً -

هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ - اِنْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا
اَهْلَهَا - اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ - اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَ
كُمُ الْفَتْحُ - لِيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحاً - لَمَّا رَاَوْهُ عَارِضاً
مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا - لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ
مِّنْ قَبْلِكَ - سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ -

اِخْشَوْشَنَ الثَّوْبُ - سَوْفَ تَحْدَوْدِبُ هٰذِهِ الْعَجُوْزُ - اِجْلَوَّذَ
الرَّجُلُ - اِعْلَوَّطَ الْبَعِيْرُ - اِبْهَارَّ اللَّيْلُ - هُوَ يَحْمَارُّ تَارَةً وَّيَصْفَارُّ اُخْرٰى
فِيْهَا جَنَّتَانِ مُدْهَامَّتَانِ -

مشتقات رباعی مجرد و مزید

رباعی مجرد و مزید کے مشتقات وہی ہیں جو ثلاثی مزید کے ہیں۔ ان کے بنانے کا طریقہ بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا۔ اس لئے یہاں صرف ان کی مختصر گردان لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ رباعی مزید کے تینوں ابواب صرف لازم آتے ہیں، اس لئے ان کا مجہول نہیں۔

	معروف			مجہول				
باب	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	اسم الفعل
فعلال	فَعْلَلَ	يُفَعْلِلُ	مُفَعْلِلٌ	فُعْلِلَ	يُفَعْلَلُ	مُفَعْلَلٌ	فَعْلِلْ	فَعْلَلَةٌ، فِعْلَالٌ
تفعلل	تَفَعْلَلَ	يَتَفَعْلَلُ	مُتَفَعْلِلٌ	-	-	-	تَفَعْلَلْ	تَفَعْلُلٌ
افعنلال	اِفْعَنْلَلَ	يَفْعَنْلِلُ	مُفْعَنْلِلٌ	-	-	-	اِفْعَنْلِلْ	اِفْعِنْلَالٌ
افعلال	اِفْعَلَلَّ	يَفْعَلِلُّ	مُفْعَلِلٌّ	-	-	-	اِفْعَلِلْ	اِفْعِلَّالٌ

مشق نمبر ۲۳

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۔ اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۔ إِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۔ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۔ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ ۔ دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ ۔ تَبَرْقَعَ زَيْدٌ ۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ اِشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ اِعْرَنْكَسَ الشَّعْرُ ۔ اِسْحَنْفَرَ الْخَطِيْبُ ۔

مبدلاتِ فعل

مشتقات فعلیہ کے اصل اوزان اور ان کی گردانوں کا بیان ہو چکا۔ عام حالات میں فعل انہی صورتوں میں آتا ہے جن کا تقاضا اصل اوزان کرتے ہیں لیکن جب کسی لفظ میں بعض حرف یا حرکت یا سکون اس طرح پر آجاتے ہیں کہ ان کا اصلی وزن ناگوار ہو جاتا ہے تو اصلی وزن میں

ذرا تبدیلی کر کے لفظ کو خفیف کر لیا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ مُبَدَّل کہلاتے ہیں۔

اصولِ تخفیف اصل وزن کی ثقالت کے اسباب چونکہ متنوع ہو سکتے ہیں اس لئے مبدلات کے اوزان مخصوص نہیں کئے جا سکتے۔ البتہ الفاظ کی تبدیلیوں پر غور کر کے جن اصول تخفیف کی طرف رہنمائی ملتی ہے وہ حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ فتحہ سب سے خفیف حرکت ہے اور ضمہ سب سے ثقیل۔ فتحہ کی ادائیگی دوسری حرکتوں کی نسبت آسان ہے۔

۲۔ الف، ی، و بالترتیب فتحہ، کسرہ، ضمہ کے موافق ہیں۔ یہ اپنے اوپر حرکت گوارا نہیں کرتے بلکہ اپنے ماقبل کی حرکت کو موافق چاہتے ہیں۔ اس غرض سے کبھی یہ خود متحرک ہونے کے بجائے اپنی حرکت بھی ماقبل کو دے دیتے ہیں۔ اس اصول کے تحت ماضی قَوَلَ بدل کر قَالَ اور مضارع یَقْوُلُ بدل کر یَقُوْلُ ہو جاتا ہے۔

۳۔ حروفِ علت ـــ الف، ی، و ـــ غیر موافق حرکات کی صورت میں ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں دوسرے حروف کی حرکتیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ مثلاً ماضی مجہول قُوِلَ بدل کر قِیْلَ اور مضارع یَخْوَفُ بدل کر یَخَافُ ہو جاتا ہے۔

۴۔ لفظ کو ثقیل بنانے میں ہمزہ بھی حروفِ علت کے مشابہ ہے۔

۵۔ دو ساکن حروف جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر حرف علت کے ساتھ کوئی حرف ساکن ہو تو حرفِ علت کو لفظ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً یَقُوْلُ سے مضارع اخف یَقُوْلْ آنا چاہیئے لیکن اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یہ بدل کر یَقُلْ ہو جاتا ہے۔

۶۔ ایک ہی حرف اگر مکرّر آ جائے اور دونوں متحرک ہوں تو لفظ ثقیل ہو جاتا ہے۔ یہ ثقالت مکرّر ہمزہ کے آنے سے بھی پیدا ہوتی ہے جب ان میں ایک متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ پہلی صورت میں ایک حرکت کو ساکن کر دیتے ہیں۔ مثلاً مَدَدَ سے مَدَّ (مَدْدَ) اور دوسری صورت میں حرکت کو طویل کر دیتے ہیں۔ مثلاً اَءْمَنُ سے آمَنُ۔

اقسامِ مبدلات چونکہ تخفیف کی ضرورت حروفِ علت، ہمزہ اور مکرّر حروف کے آنے کے مواقع پر ہوتی ہے اس لئے لفظ کے مادے میں ان اسباب کے پائے جانے کی

کی بنا پر مبدلات کی مندرجہ ذیل قسمیں بن گئی ہیں۔

۱۔ مثال: اگر مادہ میں فا کلمہ و یا ی ہو مثلاً وصف، یسر۔ پہلا مثال واوی ہے، دوسرا مثال یائی۔

۲۔ اجوف: اگر مادہ میں عین کلمہ و یا ی ہو مثلاً قول، بیع۔ پہلا اجوف واوی اور دوسرا اجوف یائی ہے۔

۳۔ ناقص: اگر مادہ میں لام کلمہ و یا ی ہو مثلاً لھو، رمی۔ یہ بالترتیب ناقص واوی اور ناقص یائی کہلاتے ہیں۔

۴۔ مہموز: اگر مادہ میں کہیں ہمزہ واقع ہو۔ مثلاً أکل، سأل، قرء۔ یہ بالترتیب مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام کہلاتے ہیں۔

۵۔ مضاعف: اگر مادہ میں حرف مکرّر یا مشابہ یکجا ہو جائیں۔ مثلاً مدد، مرد۔

جس لفظ کے مادہ میں کوئی حرف علت پایا جائے اُسے مُعتَل بھی کہتے ہیں۔

مبدلات کی مذکورہ قسمیں کبھی باہم مرکب ہو کر بھی آجاتی ہیں۔ مثلاً وقی مثال بھی ہے اور ناقص بھی اور طوی اجوف ناقص ہے۔ اجوف ناقص کبھی مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً حیّی۔ اسی طرح اور بھی کئی ترکیبیں ممکن ہو سکتی ہیں، مگر تبدیلیوں کے لحاظ سے جو اقسام قابل لحاظ ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مثال ناقص مثلاً وقی۔ اسے لفیف مفروق بھی کہتے ہیں۔

۲۔ اجوف ناقص مثلاً روی۔ اسے لفیف مقرون بھی کہتے ہیں۔

۳۔ اجوف ناقص مضاعف مثلاً حیی، عیّ۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مبدلات کی بکثرت تبدیلیوں کی وجہ سے گردانوں کا کوئی مخصوص وزن مقرر کرنا ممکن نہیں۔ اس وجہ سے یہ بات زیادہ سہل ہے کہ مبدلات کی مذکورہ قسموں میں سے ہر ایک کی نمونے کی گردانیں ذہن نشین کر لی جائیں اور ایک لفظ میں جو سبب ثقالت پایا جائے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ نمونے کی گردان پر اس لفظ کی گردان کو ڈھال لیا جائے۔

مبدلات ثلاثی مجرّد

۱۔ مثال

مثال میں ماضی اور مضارع مضموم العین کی گردان اصل وزن پر ہو جاتی ہے، جیسے وَصَفَ، وَصَفَتْ، وَصَفْتَ...... اور یَیْقُظُ، تَیْقُظُ، تَیْقُظِیْنَ اَیْقُظُ......

مثال واوی میں مضارع میں مضارع معروف مکسور العین مبدل ہے اور مضارع مفتوح العین کے وہ الفاظ بھی مبدل ہیں جن کے مادے میں لام کلمہ یا عین کلمہ حروف حلقیہ (یعنی ح، خ، ع، غ، ہ، ھ) میں سے کوئی حرف ہوتا ہے۔ مبدل مضارع کی گردان یوں ہو گی۔

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر ۱	مؤنث ۲	مذکر ۳	مؤنث ۴	مشترک ۵
واحد :	یَصِفُ	تَصِفُ	تَصِفُ	تَصِفِیْنَ	اَصِفُ
مثنّٰی :	یَصِفَانِ		تَصِفَانِ		
جمع :	یَصِفُوْنَ	یَصِفْنَ	تَصِفُوْنَ	تَصِفْنَ	نَصِفُ

مضارع خفیف یَصِفَنْ، تَصِفَنْ.... اور مضارع اخف یَصِفُ، تَصِفُ..... اور امر صِفْ، صِفِیْ ہو گا۔ مفتوح العین میں یہ گردان یَھَبُ تَھَبُ، تَھَبِیْنَ..... ہو گی۔

مضارع مجہول مبدل نہیں۔ اس کی گردان اصل وزن پر ہوتی ہے۔ مثلاً یُوْصَفُ، تُوْصَفُ.....

مثال واوی میں اسم الفعل کے دو وزن ہیں : وَصْفٌ اور صِفَةٌ، وَعْدٌ عِدَةٌ وغیرہ

اسم آلہ مِیْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے وَقْتٌ سے مِیْقَاتٌ، وَزْنٌ سے مِیْزَانٌ۔ مثال یائی مبدل نہیں۔

مشق نمبر ۲۴

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ ۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً ۔ وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ اَسْلَافِنَا ۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۔ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ۔ وَضَعَ الْمِیْزَانَ ۔ ذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ ۔ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی ۔ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔

۲۔ اجوف

ماضی | اجوف میں ماضی معروف کی ایک ہی گردان ہے جس کے بعض صیغوں میں فا کلمہ کی ضمہ یا کسرہ کا فرق ہو جاتا ہے :

واحد : فَالَ فَالَتْ فُلْتَ فُلْتِ فُلْتُ

مثنیٰ : فَالَا فَالَتَا فُلْتُمَا

جمع : فَالُوْا فُلْنَ فُلْتُمْ فُلْتُنَّ } فُلْنَا

جب عین کلمہ ی یا و مکسور ہو جیسے بَیَعَ اور خَوِفَ، تو گردان کے مؤنث جمع غائب حاضر اور متکلم کے صیغوں میں فا مکسور ہوتی ہے یعنی بَاعَ بَاعَتْ بِعْتَ ...... اور خَافَ خَافَتْ خِفْتَ ...... عین کلمہ کے واو مفتوح یا مضموم ہونے کی شکل میں فا کلمہ مضموم ہوتا ہے ۔ جیسے قَوَلَ اور طَوُلَ سے قَالَ قَالَتْ قُلْتَ .... اور طَالَ طَالَتْ طُلْتَ ......

ماضی مجہول میں الف، ی سے بدل جاتا ہے اور گردان صرف ایک ہی وزن پر آتی ہے ۔ فِیْلَ فِیْلَتْ فُلْتَ ......

مضارع وامر | عین کلمہ کی حرکتوں کے لحاظ سے معروف میں تین گردانیں ہو جاتی ہیں ۔ ع مفتوح الف سے، ع مکسور ی سے اور ع مضموم و سے بدل جاتا

ہے۔ اخف کی گردان میں یہ ا، و، ی اجتماع ساکنین کے باعث ساقط ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ تین گردانوں کے پہلے صیغے یہ ہیں :

عین مفتوح کے لئے ۔ یَفَالُ (مثلاً یَخَافُ) خفیف یَفَالَ، اخف یَفَلْ، امر فَلْ

عین مکسور کے لئے ۔ یَفِیْلُ (مثلاً یَبِیْعُ) خفیف یَفِیْلَ، اخف یَفِلْ، امر فِلْ

عین مضموم کے لئے ۔ یَفُوْلُ (مثلاً یَقُوْلُ) خفیف یَفُوْلَ، اخف یَفُلْ، امر فُلْ

مضارع مجہول کا صرف ایک وزن ہے۔ یُفَالُ (مثلاً یُبَاعُ، یُقَالُ) خفیف یُفَالَ، اخف یُفَلْ۔ نمونے کی گردانیں حسب ذیل ہیں :

گردان بروزن یَفَالُ

واحد : یَخَافُ[1] تَخَافُ[2] تَخَافُ[3] تَخَافِیْنَ[4] اَخَافُ[5]

مثنی : یَخَافَانِ تَخَافَانِ

جمع : یَخَافُوْنَ یَخَفْنَ تَخَافُوْنَ تَخَفْنَ } نَخَافُ

گردان بشکل اخف

واحد یَخَفْ[1] تَخَفْ[2] تَخَفْ[3] تَخَافِیْ[4] اَخَفْ[5]

مثنی، یَخَافَا تَخَافَا

جمع یَخَافُوْا یَخَفْنَ تَخَافُوْا تَخَفْنَ } نَخَفْ

مضارع اثقل و ثقیل کی گردان میں مزید کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً یَخَافَنَّ تَخَافَنَّ تَخَافِنَّ ......

امر کی گردان یوں ہے : خَفْ، خَافِیْ، خَافَا، خَافُوْا، خَفْنَ

گردان بروزن یَفِیْلُ

واحد یَبِیْعُ[1] تَبِیْعُ[2] تَبِیْعُ[3] تَبِیْعِیْنَ[4] اَبِیْعُ[5]

مثنی یَبِیْعَانِ تَبِیْعَانِ

جمع یَبِیْعُوْنَ یَبِعْنَ تَبِیْعُوْنَ تَبِعْنَ } نَبِیْعُ

گردان بشکل اخف

واحد : یَبِعۡ [1] تَبِعۡ [2][3] تَبِیۡعِیۡ [4] اَبِعۡ [5]

مثنیٰ : یَبِیۡعَا تَبِیۡعَا

جمع : یَبِیۡعُوۡا یَبِعۡنَ تَبِیۡعُوۡا تَبِعۡنَ } نَبِعۡ

امر کی گردان یوں ہے : بِعۡ ، بِیۡعِیۡ ، بِیۡعَا ، بِیۡعُوۡا ، بِعۡنَ

گردان بروزن یَقُوۡلُ

واحد یَقُوۡلُ [1] تَقُوۡلُ [2][3] تَقُوۡلِیۡنَ [4] اَقُوۡلُ [5]

مثنیٰ یَقُوۡلَانِ تَقُوۡلَانِ

جمع یَقُوۡلُوۡنَ یَقُلۡنَ تَقُوۡلُوۡنَ تَقُلۡنَ } نَقُوۡلُ

گردان بشکل اخف

واحد : یَقُلۡ تَقُلۡ تَقُوۡلِیۡ اَقُلۡ

مثنیٰ : یَقُوۡلَا تَقُوۡلَا

جمع : یَقُوۡلُوۡا یَقُلۡنَ تَقُوۡلُوۡا تَقُلۡنَ } نَقُلۡ

امر کی گردان یوں ہے : قُلۡ ، قُوۡلِیۡ ، قُوۡلَا ، قُوۡلُوۡا ، قُلۡنَ

مشتقات اسمیہ اجوف کے مشتقات میں سے جو مبدل زیادہ اہم ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ ذوالفعل معروف کا وزن فَاعِلٌ اجوف واوی اور یائی دونوں میں فَائِلٌ ہو جاتا ہے۔ جیسے خَائِفٌ ، بَائِعٌ

۲۔ ذوالفعل مجہول کا وزن مَفۡعُوۡلٌ واوی میں مَفُوۡلٌ اور یائی میں مَفِیۡلٌ ہو جاتا ہے۔ جیسے مَخُوۡفٌ ، مَبِیۡعٌ لیکن یائی میں وزن صحیح بھی مستعمل ہے مثلاً مَدۡیُوۡن ، مَعۡیُوۡب

۳۔ ظرف کے اوزان میں مَفۡعَلٌ بدل کر مَفَالٌ اور مَفۡعِلٌ بدل کر مَفِیۡلٌ ہو جاتا ہے۔ جیسے مَزَارٌ اور مَقِیۡلٌ

۴۔ دیگر کم اہم اوزان یوں بدلیں گے :

فُعلٌ یائی میں فِیلٌ ہوگا جیسے بِیضٌ لیکن واوی میں نہیں بدلے گا مثلاً جُوفٌ
فُعلیٰ یائی میں صفت ہونے پر فِیلیٰ میں اور اسم ہونے پر فُولیٰ میں بدلے گا
مثلاً ضِیزیٰ اور طُوبیٰ۔

فِعلَۃٌ واوی میں فِیلَۃٌ ہوجائے گا جیسے قِیمَۃٌ
فِعالٌ واوی میں فِیالٌ ہوگا جیسے قِیامٌ، صِیامٌ
فَیعِلٌ واوی میں فَیّلٌ ہوگا جیسے سَیّدٌ

اجوف کے چند اوزان مثلاً اَفعَلُ، مِفعَلٌ، مِفعَالٌ، فِعلَۃٌ نہیں
بدلتے مثلاً اَھوَنَ۔ اَمیَلُ۔ مِقوَلٌ۔ مِعیَارٌ، عِوَدَۃٌ

مشق نمبر ۲۵

مَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَاِنَّہٗ یَتُوبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَاباً۔ قَالَ سُبحَانَکَ
تُبتُ اِلَیکَ۔ کُنَّا نَخُوضُ مَعَ الخَائِضِینَ۔ لَایَخَافُونَ لَومَۃَ لَائِمٍ۔
سِیقَ الَّذِینَ کَفَرُوا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَراً۔ اِلٰی رَبِّکَ یَومَئِذِنِ المَسَاقُ۔
سِیرُوا فِیھَا لَیَالِیَ وَاَیَّاماً اٰمِنِینَ۔ مَن شَھِدَ مِنکُمُ الشَّھرَ فَلیَصُمہُ۔
لَایَطَئُونَ مَوطِئاً یَغِیظُ الکُفَّارَ وَلَا یَنَالُونَ مِن عَدُوٍّ نَیلاً اِلَّا کُتِبَ
لَھُم بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ۔ اٰخَرَانِ یَقُومَانِ مَقَامَھُمَا۔ قَالَت فَذٰلِکُنَّ
الَّذِی لُمتُنَّنِی فِیہِ۔ لَاتَمِیلُوا کُلَّ المَیلِ فَتَذَرُوھَا کَالمُعَلَّقَۃِ۔
یَالَیتَنِی مِتُّ قَبلَ ھٰذَا۔ لَاتَقُل لَھُمَا اُفٍّ۔ مَایُقَالُ لَکَ اِلَّا مَاقَد
قِیلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبلِکَ۔

۳۔ ناقص

ماضی | ناقص میں ماضی معروف کی دو گردانیں ہیں۔ ایک وزن فَعَلَ کے لئے اور
دوسری اوزان فَعِلَ کے لئے۔

فَعَلَ میں حرف علت الف سے بدل جاتا ہے۔ وادی میں الف کو لکھا بھی جاتا ہے لیکن یائی میں ایسا نہیں ہوتا۔ دَعَوَ ماضی کی گردان حسب ذیل ہے۔

واحد: دَعَا [1] دَعَتْ [2] دَعَوْتَ [3] دَعَوْتِ [4] دَعَوْتُ [5]

مثنی: دَعَوَا دَعَتَا دَعَوْتُمَا

جمع: دَعَوْا دَعَوْنَ دَعَوْتُمْ دَعَوْتُنَّ } دَعَوْنَا

یائی میں هَدَیَ ماضی کی گردان اسی انداز سے ہو گی یعنی هَدٰی هَدَتْ هَدَیْتِ هَدَیَا......

دَعَا کی گردان میں جہاں و آتا ہے اس گردان میں وہاں ی آئے گا۔

فَعُلَ اور فَعِلَ ماضی کے اوزان کی گردان اپنے اصل وزن پر ہو جاتی ہے، مثلاً خَشِیَ، خَشِیَتْ، خَشِیْتِ...... یا رَخُوَ، رَخُوَتْ، رَخُوْتِ.... صرف جمع مذکر غائب کا صیغہ مبدل ہے جس میں خَشِیُوْا اور رَخُوُوْا کو خَشُوْا اور رَخُوْا میں بدل دیا جاتا ہے۔

ماضی مجہول فُعِلَ کی گردان خَشِیَ کی طرز پر ہوتی ہے اور واوی کو یائی میں بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً دَعَوَ سے دُعِیَ مجہول ہے۔ گردان دُعِیَ، دُعِیَتْ، دُعِیْتِ... کی مانند ہو گی۔

مضارع و امر اجوف کی طرح ناقص کی بھی تین گردانیں ہیں۔ ان کے پہلے صیغے یہ ہیں:

عین مفتوح کے لئے: یَفْعٰی (مثلاً یَخْشٰی) خفیف یَفْعَیٰ اخف یَفْعَ امر اِفْعَ

عین مکسور کے لئے: یَفْعِیْ (مثلاً یَهْدِیْ) خفیف یَفْعِیَ اخف یَفْعِ امر اِفْعِ

عین مضموم کے لئے: یَفْعُوْ (مثلاً یَدْعُوْ) خفیف یَفْعُوَ اخف یَفْعُ امر اُفْعُ

مضارع مجہول کا صرف ایک ہی وزن ہے یُفْعٰی (مثلاً یُهْدٰی، یُدْعٰی) خفیف یُفْعٰی، اخف یُفْعَ

نمونے کی گردانیں ملاحظہ فرمائیں:۔

گردان بروزن یَفعیٰ

واحد : یَخْشیٰ¹ تَخْشیٰ² ³ تَخْشَیْنَ⁴ اَخْشیٰ⁵
مثنیٰ : یَخْشَیَانِ تَخْشَیَانِ
جمع : یَخْشَوْنَ یَخْشَیْنَ تَخْشَوْنَ تَخْشَیْنَ } نَخْشیٰ

گردان بشکل اخف

واحد : یَخْشَ¹ تَخْشَ² ³ تَخْشَیْ⁴ اَخْشَ⁵
مثنیٰ : یَخْشَیَا تَخْشَیَا
جمع : یَخْشَوْا یَخْشَیْنَ تَخْشَوْا تَخْشَیْنَ } نَخْشَ

مضارع اثقل و ثقیل میں خاص تبدیلی نہیں ہوتی مثلاً یَخْشَیَنَّ ، تَخْشَیَنَّ تَخْشَیَنَّ ......

امر کی گردان یوں ہے : اِخْشَ ، اِخْشَیْ ، اِخْشَیَا ، اِخْشَوْا ، اِخْشَیْنَ۔

گردان بروزن یَفعِی

واحد : یَهْدِیْ¹ تَهْدِیْ² ³ تَهْدِیْنَ⁴ اَهْدِیْ⁵
مثنیٰ : یَهْدِیَانِ تَهْدِیَانِ
جمع : یَهْدُوْنَ یَهْدِیْنَ تَهْدُوْنَ تَهْدِیْنَ } نَهْدِیْ

گردان بشکل اخف

واحد یَهْدِ¹ تَهْدِ² ³ تَهْدِیْ⁴ اَهْدِ⁵
مثنیٰ یَهْدِیَا تَهْدِیَا
جمع یَهْدُوْا یَهْدِیْنَ تَهْدُوْا تَهْدِیْنَ } نَهْدِ

اثقل کا وزن یہ ہو گا تَهْدِیَنَّ یَهْدِیَنَّ تَهْدِیَنَّ تَهْدِنَّ اَهْدِیَنَّ

جمع مذکر کے صیغے یَهْدُنَّ تَهْدُنَّ ہوں گے اور جمع مونث کے صیغے علی حالہ رہیں گے۔

امر کی گردان یہ ہے : اِهْدِ ، اِهْدِیْ ، اِهْدِیَا ، اُهْدُوْا ، اِهْدِیْنَ ،

گردان بروزن یَعفُوْ

واحد : یَدْعُوْ ۱ تَدْعُوْ ۲ تَدْعُوْ ۳ تَدْعِیْنَ ۴ اَدْعُوْ ۵

مثنیٰ : یَدْعُوَانِ تَدْعُوَانِ

جمع : یَدْعُوْنَ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ } نَدْعُوْ

گردان بشکل اخف

واحد : یَدْعُ ۱ تَدْعُ ۲ تَدْعُ ۳ تَدْعِیْ ۴ اَدْعُ ۵

مثنیٰ : یَدْعُوَا تَدْعُوَا

جمع : یَدْعُوْا یَدْعُوْنَ تَدْعُوْا تَدْعُوْنَ } نَدْعُ

مضارع اثقل کی گردان میں زیادہ تبدیلی نہیں ہوتی. مثلاً یَدْعُوَنَّ ، تَدْعُوْنَّ تَدْعِنَّ ، اَدْعُوَنَّ ......

مضارع مجہول میں چونکہ عین کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اس لئے اس کی صرف ایک گردان یُفعیٰ کے وزن سے یخشیٰ کے طرز پر ہوتی ہے مثلاً

یُدْعیٰ ۱ تُدْعیٰ ۲ تُدْعیٰ ۳ تُدْعَیْنَ ۴ اُدْعیٰ ۵

یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ

یُدْعَوْنَ یُدْعَیْنَ تُدْعَوْنَ تُدْعَیْنَ } نُدْعیٰ

امر کی گردان حسب ذیل ہے : اُدْعُ ، اُدْعِیْ ، اُدْعُوَا ، اُدْعُوْا ، اُدْعُوْنَ

مشتقات اسمیہ ۱۔ ناقص واوی و یائی دونوں کا اسم فاعل رفع و جر میں فاعٍ اور نصب میں فاعِیًا ہوتا ہے. خفیف اعراب کے موقع پر یہ رفع و جر میں فاعِیْ ہو جائے گا. مثلاً داعٍ ، ھادٍ ۔ دَاعِیًا ، ھَادِیًا ۔ دَاعِیْ ، ھَادِیْ ۔

۲۔ اسم مفعول کا وزن واوی میں مَفْعُوٌّ اور یائی میں مَفْعِیٌّ ہوتا ہے. مثلاً مَخشِیٌّ ، مَھدِیٌّ اور مَرْجُوٌّ ، مَدْعُوٌّ

۳۔ اَفْعَلُ کا وزن اَفْعیٰ میں بدلے گا جیسے اَھْدیٰ ، اَبْقیٰ

۴۔ اسم ظرف مَفْعَلٌ بدل کر مَفْعًی ہوگا مثلاً مَلْھًی ، مَرْمًی

۵۔ مَفْعَلَۃٌ بدل کر مَفْعَاۃٌ ہوگا جیسے مَرْضَاۃٌ

۶۔ اسم آلہ مِفْعَلٌ، مِفْعَلَۃٌ بدل کر مِفْعًی اور مِفْعَاۃٌ ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۲۶

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ۔ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ۔ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا۔ لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ۔ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ۔ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ۔ فِيْهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ۔ لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ۔ اِنَّ اَبِیْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا۔ يَوْمَ يُحْمٰی عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ۔ لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ۔ لَا يَاْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوْا۔ اِنِّیْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا۔ اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً۔ مَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا۔ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی۔ اِقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔ كَفٰی بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيْرًا۔

لفیف

لفیف مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے لحاظ سے تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً وقی (باب ضرب یضرب) کو لیجئے۔ اس کا ماضی کا صیغہ وَقٰی ہے اس کی گردان ھدٰی کے وزن پر یوں ہوگی۔ وَقٰی، وَقَتْ، وَقَيْتُ .... مضارع چونکہ مکسور العین ہے اور یہ مثال واوی ہے اس لئے مضارع میں و حذف ہو جائے گی (دیکھئے بحث مثال صفحہ ۹۱) لہٰذا مضارع کی گردان یَوْقِیْ کے بجائے یَقِیْ سے یَھْدِیْ کے طرز پر ہوگی۔ یعنی یَقِیْ، تَقِیْ، تَقِيْنَ، اَقِیْ، يَقِيَانِ، ...... مضارع اخف يَقِ، تَقِ، تَقِیْ، اَقِ .....

اور امر قِ، قِیْ، قِیَا، قُوْا، قِیْنَ ہوگا۔ اسی پر دوسرے تبدیل یافتہ اوزان کو قیاس کر لیجئے۔
وقی اور ولی مادوں سے مختصر گردانیں حسبِ ذیل ہوں گی: وَقَی یَقِی وَاقٍ، وُقِیَ
یُوْقَی، مَوْقِیٌّ، قِ، وِقَایَۃً۔ ولی (باب حسب یحسب سے) وَلِیَ یَلِیْ وَالٍ
وُلِیَ، یُوْلَی، مَوْلِیٌّ، لِ، وَلْیاً
لفیف مقرون (اجوف ناقص) میں صرف ناقص کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مثلاً طوی
(باب ضرب یضرب) اور قوی (باب سمع یسمع) کی مختصر گردانیں حسبِ ذیل ہیں:
طَوٰی، یَطْوِیْ، طَاوٍ، طُوِیَ، یُطْوٰی، مَطْوِیٌّ، اِطْوِ، طَیًّا۔
قَوِیَ، یَقْوٰی، قَوِیٌّ، اِقْوَ، قُوَّۃٌ۔
قَوِیَ یَقْوٰی کی گردان خَشِیَ یَخْشٰی کے وزن پر (دیکھئے صفحہ ۹۶، ۹۷) اور
طَوٰی یَطْوِیْ کی گردان ھَدٰی یَھْدِیْ کے وزن پر (دیکھئے صفحہ ۹۶، ۹۷) ہوگی۔

مشق نمبر ۲۷

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی
اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ لِنَجْعَلَھَا لَکُمْ تَذْکِرَۃً وَّتَعِیَھَا اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ۔
وَقٰھُمْ رَبُّھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَہٗ۔
سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔ مَا لَھُمْ مِّنْ
دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ۔ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ۔ مَا کُنْتَ
ثَاوِیًا فِیْ اَھْلِ مَدْیَنَ۔ اِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ۔ تِلْکَ بُیُوْتُھُمْ
خَاوِیَۃًۢ بِمَا ظَلَمُوْا۔ یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ۔ یَوْمَ نَطْوِی
السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ۔ اَلسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ۔ اَلشُّعَرَآءُ
یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ
عَلٰٓی اَحَدٍ۔

۴۔ مہموز

مہموز میں تبدیلیاں کم ہوتی ہیں چند ایک تبدیلیوں کا سبب یہ ہے کہ ہمزہ کے آنے پر وہی عمل جائز ہے جو حروفِ علت کے آنے پر کیا جاتا ہے۔

ماضی کی گردان صحیح وزن پر ہوتی ہے۔ مضارع کی گردانیں بھی صحیح اوزان پر ہوتی ہے۔ البتہ جب صیغہ متکلم کے اول میں ہمزہ متحرکہ وساکنہ جمع ہو جائیں تو ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق بدل دیا جاتا ہے لہٰذا أَءْمَنُ کو آمَنُ کر دیں گے۔ جب ہمزہ ساکنہ سے پہلے کوئی اور حرف متحرک ہو تو اس صورت میں ہمزہ کو الف میں بدل دینا جائز ہے لیکن ضروری نہیں لہٰذا نَأْمَنُ اپنی اصل شکل پر بھی رہ سکتا ہے اور نَامَنُ بھی ہو سکتا ہے۔

امر کی گردان عام قاعدے کے مطابق ہوگی۔ صرف مہموز الفا اور مہموز العین کے بعض الفاظ میں ہمزہ کو حرف علت پر قیاس کرتے ہوئے مثال اور اجوف کے وزن پر امر بنایا گیا ہے مثلاً أَمَرَ يَأْمُرُ سے امر مُرْ، سَأَلَ يَسْأَلُ سے امر سَلْ، أَكَلَ يَأْكُلُ سے امر كُلْ، أَخَذَ يَأْخُذُ سے امر خُذْ وغیرہ۔ مُرْ اور سَلْ کی حالتیں صرف شروع کلام میں استعمال ہوتی ہے۔ کلام کے دوران أُؤْمُرْ اور إِسْأَلْ استعمال ہوتی ہیں۔ امر میں بھی ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے لحاظ سے حرف علت میں بدلنا جائز ہے۔ مثلاً أَدَبَ يَأْدِبُ کے امر کو إِيدِبْ اور أَدُبَ يَأْدُبُ کے امر کو أُودُبْ کر دیں گے۔ یہ قاعدہ اسموں میں بھی جاری ہوگا۔

۵۔ مضاعف

مضاعف کی گردانوں میں صرف یہ تبدیلی ہوتی ہے کہ جب دو حرف مشابہ متحرک یکجا ہو جائیں تو پہلے کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً مَرَدَ، مَرَدَتْ کو مَرَّ، مَرَّتْ اور يَمْرُرُ، تَمْرُرُ کو يَمُرُّ تَمُرُّ کر دیں گے لیکن مَرَدْتُ اسی حالت میں رہے گا، کیونکہ اس میں دوسرا حرف ساکن ہے۔ مَارِدٌ اور مَمْرُودٌ کے الفاظ مَارٌّ اور مَمَرٌّ بن جائیں گے۔ مَرَّ يَمُرُّ کی پوری گردان یوں ہوگی:

ماضی: مَرَّ، مَرَّتْ، مَرَرْتَ، مَرَّا، مَرَّتَا، مَرَرْتُمَا، مَرُّوْا، مَرَرْنَ، مَرَرْتُمْ، مَرَرْتُنَّ، مَرَرْنَا۔

مضارع: یَمُرُّ، تَمُرُّ، تَمُرِّیْنَ، اَمُرُّ، یَمُرَّانِ، تَمُرَّانِ، یَمُرُّوْنَ یَمْرُرْنَ، تَمُرُّوْنَ، تَمْرُرْنَ، نَمُرُّ۔

امر: مُرَّ، مُرِّیْ، مُرَّا، مُرُّوْا، اُمْرُرْنَ۔

اجوف ناقص مضاعف

اجوف ناقص مضاعف کے ماضی میں مضاعف کا اور مضارع میں ناقص کا لحاظ ہوتا ہے۔ مثلاً حَیَّ یَحْیٰی میں حَیَّ کی گردان مَرَّ کی مانند حَیَّتْ، حَیِیْتَ، حَیِیْتِ... اور یَحْیٰی کی گردان یَخْشٰی کے وزن پر ہوگی۔

بعض خاص تغیرات

۱۔ رَاٰی یَرَاٰی کے مضارع میں عین کلمہ گر جاتا ہے۔ اس لئے مضارع کی گردان یَرٰی سے ہوتی ہے۔ یعنی یَرٰی، تَرٰی، تَرَیْنَ، اَرٰی، یَرَیَانِ، تَرَیَانِ، یَرَوْنَ، یَرَیْنَ تَرَوْنَ، تَرَیْنَ، نَرٰی۔

ماضی کی گردان حسب قاعدہ ھٰذٰی کے طرز پر ٹھیک ہو جاتی ہے۔

۲۔ کَانَ یَکُوْنُ کے مضارع اخف کی دو شکلیں ہیں۔ ایک یَکُنْ اور دوسری یَکُ۔ مضارع اخف کے بعد اگر لفظ ساکن الاوّل ہو تو پہلی شکل استعمال ہوتی ہے، ورنہ دوسری۔

۳۔ لَیْسَ کا عین کلمہ خلاف قیاس نِعْمَ اور بِئْسَ کی طرح ساکن ہو گیا ہے۔ گردان یوں آتی ہے:

لَیْسَ، لَیْسَتْ، لَسْتَ، لَسْتِ، لَسْتُ...... اس کا مضارع نہیں آتا۔

۴۔ مَسِسْتُ اور ظَلِلْتُ کو گردان میں کبھی مِسْتُ اور ظِلْتُ بھی کر دیتے ہیں۔ ظَلَلْتُمْ، ظَلْتُمْ میں بدل جاتا ہے۔

مشق نمبر ۲۸

لَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا - قُلْ أَرَأَيْتُكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ - أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ - خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا - تَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا - إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا - تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ - مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - إِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ - جِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ - رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا - إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ - أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ - إِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ - سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ - كُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ - مَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ - لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ - لَمْ أَكُ بَغِيًّا - خُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ - اُنْظُرْ إِلَى إِلٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا -

مبدلات ثلاثی مزید

۱۔ مثال

مثال میں صرف تین ابواب اِفعال، افتعال اور استفعال میں تبدیلی ہوتی ہے۔

باب افعال واوی کا مصدر اِوْعَالٌ سے اِیْعَالٌ کے وزن پر بدلتا ہے۔ یائی میں ماضی، مضارع اور ذوالفعل بدلتے ہیں۔

باب اِفتعال واوی اور یائی دونوں میں فاکلمہ کی واو یا ی، افتعال کی "ت" سے مدغم ہوجاتی ہے اس لئے دونوں میں گردان اِتَّعَلَ یَتَّعِلُ کے وزن پر ہوتی ہے۔

باب استفعال میں زیادہ تبدیلی نہیں۔ واوی کا مصدر باب افعال کی مانند اِسْتِیْعَالٌ ہوتا ہے۔ اور یائی کے مجہول کے اوزان میں تبدیلی ہوتی ہے۔ تمام گردانیں سادہ اوزان پر قیاس کرکے مکمل کی جاسکتی ہیں۔

تینوں ابواب کی مختصر گردانیں حسب ذیل ہیں:

		معروف			مجہول				
باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	وعد	أَوْعَدَ	يُوْعِدُ	مُوْعِدٌ	أُوْعِدَ	يُوْعَدُ	مُوْعَدٌ	أَوْعِدْ	إِيْعَادٌ
〃	يقن	أَيْقَنَ	يُوْقِنُ	مُوْقِنٌ	أُوْقِنَ	يُوْقَنُ	مُوْقَنٌ	أَيْقِنْ	إِيْقَانٌ
افتعال	وحد	اِتَّحَدَ	يَتَّحِدُ	مُتَّحِدٌ	أُتُّحِدَ	يُتَّحَدُ	مُتَّحَدٌ	اِتَّحِدْ	اِتِّحَادٌ
〃	يسر	اِتَّسَرَ	يَتَّسِرُ	مُتَّسِرٌ	أُتُّسِرَ	يُتَّسَرُ	مُتَّسَرٌ	اِتَّسِرْ	اِتِّسَارٌ
استفعال	وجب	اِسْتَوْجَبَ	يَسْتَوْجِبُ	مُسْتَوْجِبٌ	أُسْتُوْجِبَ	يُسْتَوْجَبُ	مُسْتَوْجَبٌ	اِسْتَوْجِبْ	اِسْتِيْجَابٌ
〃	يقن	اِسْتَيْقَنَ	يَسْتَيْقِنُ	مُسْتَيْقِنٌ	أُسْتُوْقِنَ	يُسْتَيْقَنُ	مُسْتَيْقَنٌ	اِسْتَيْقِنْ	اِسْتِيْقَانٌ

۲۔ اجوف

اجوف میں ابواب افعال، انفعال، افتعال اور استفعال بدلتے ہیں۔ باقی میں کوئی تبدیلی

نہیں ہوتی۔ ان چاروں ابواب میں واوی اور یائی کی گردان ایک جیسی ہوتی ہے۔ زیادہ تر تبدیلیاں حروفِ علت کے ایک دوسرے سے بدل جانے یا حذف ہو جانے کے باعث ہوتی ہیں۔ بدلنے والے ابواب کی گردانیں حسبِ ذیل ہیں :-

		معروف			مجہول				
باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	رود	أَرَادَ	يُرِيْدُ	مُرِيْدٌ	أُرِيْدَ	يُرَادُ	مُرَادٌ	أَرِدْ	إِرَادَةٌ
انفعال	قود	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	-	-	-	اِنْقَدْ	اِنْقِيَادٌ
افتعال	خیر	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اُخْتِيْرَ	يُخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	اِخْتِيَارٌ
استفعال	عون	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِيْنُ	مُسْتَعِيْنٌ	اُسْتُعِيْنَ	يُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	اِسْتِعَانَةٌ

بعض مادے ان ابواب میں علیٰ حالہٖ قائم رہتے ہیں۔ مثلاً اِسْتَحْوَذَ، اِعْتَوَرَ، اِسْتَصْوَبَ

چاروں مبدل ابواب میں ماضی معروف کی گردان ثلاثی مجرد کے اجوف ماضی کی مانند ـَـالَ ـَـالَتْ، ـَـلْتُ .... کے طرز پر ہوگی۔ مضارع کی گردانیں يَبِيْعُ اور يَخَافُ کے طرز پر ہوں گی۔

۳۔ ناقص

ناقص میں واوی مادے بھی یائی میں بدل جاتے ہیں۔ لہٰذا ہر باب میں گردان ایک ہی ہوتی ہے۔ تمام ابواب کی مختصر گردانیں یہاں لکھی جاتی ہیں جن کو پورے طور پر گردان لینا چاہیئے :

		معروف			مجہول				
باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	غنی	اَغْنٰی	يُغْنِیْ	مُغْنٍ	اُغْنِیَ	يُغْنٰی	مُغْنًی	اَغْنِ	اِغْنَاءٌ
تفعیل	سمو	سَمّٰی	يُسَمِّیْ	مُسَمٍّ	سُمِّیَ	يُسَمّٰی	مُسَمًّی	سَمِّ	تَسْمِيَةٌ
مفاعلہ	لقی	لَاقٰی	يُلَاقِیْ	مُلَاقٍ	لُوْقِیَ	يُلَاقٰی	مُلَاقًی	لَاقِ	لِقَاءٌ، مُلَاقَاةٌ
تفعّل	عدو	تَعَدّٰی	يَتَعَدّٰی	مُتَعَدٍّ	تُعُدِّیَ	يُتَعَدّٰی	مُتَعَدًّی	تَعَدَّ	تَعَدٍّ
تفاعل	لقی	تَلَاقٰی	يَتَلَاقٰی	مُتَلَاقٍ	تُلُوْقِیَ	يُتَلَاقٰی	مُتَلَاقًی	تَلَاقَ	تَلَاقٍ

افتعال بلو اِبْتَلٰی یَبْتَلِیْ مُبْتَلٍ اُبْتُلِیَ یُبْتَلٰی مُبْتَلًی اِبْتَلِ اِبْتِلَاءٌ

انفعال جلی اِنْجَلٰی یَنْجَلِیْ مُنْجَلٍ - - - اِنْجَلِ اِنْجِلَاءٌ

استفعال غنی اِسْتَغْنٰی یَسْتَغْنِیْ مُسْتَغْنٍ اُسْتُغْنِیَ یُسْتَغْنٰی مُسْتَغْنًی اِسْتَغْنِ اِسْتِغْنَاءٌ

ان ابواب کے ماضی چونکہ سب مفتوح العین ہیں اس لئے ان کی گردان ھَدٰی کے قیاس پر ہوگی۔ مضارع مفتوح العین اوزان کی گردان یَخْشٰی کے قیاس پر اور مکسور العین اوزان کی گردان یَھْدِیْ کے قیاس پر ہوگی۔ تبدیلیاں بہت سادہ ہیں۔

۴۔ مہموز

مہموز کی تبدیلی کے قاعدے وہی ہیں جو اوپر بیان ہو چکے یعنی اجتماع ہمزتین میں ہمزۂ ثانیہ بدلتا ہے۔ تبدیلیاں زیادہ تر مہموز الفاء میں ہوتی ہیں جیسے باب افعال، افتعال، اور استفعال میں مثال پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مادہ امن، اخذ اور اذن سے آمَنَ یُؤْمِنُ، مُؤْمِنٌ - اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ - مُتَّخِذٌ - اِسْتَأْذَنَ، یَسْتَأْذِنُ، مُسْتَأْذِنٌ وغیرہ

مہموز العین اور مہموز اللام کی گردان صحیح حالت پر ہو جاتی ہے۔ مثلاً بَرَّءَ، یُبَرِّءُ مُبَرِّءٌ - تَأَثَّرَ، یَتَأَثَّرُ، مُتَأَثِّرٌ - تَفَاءَلَ یَتَفَاءَلُ، مُتَفَاءِلٌ - اٰخَذَ یُؤَاخِذُ، مُؤَاخِذٌ وغیرہ

بعض خاص تغیرات

جب مادہ کا فا کلمہ ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو تو ابواب تفعّل اور تفاعل میں باب کی ت حذف کر کے فا کلمہ کو مشدد کر دیتے ہیں۔ یہ ت تمام مشتقات باب میں حذف رہتی ہے۔ مثلاً تَصَدَّقَ سے اِصَّدَّقَ، یَصَّدَّقُ، مُصَّدِّقٌ، اُصُّدِّقَ، یُصَّدَّقُ، مُصَّدَّقٌ اِصَّدَّقْ، اِصَّدُّقٌ۔

باب افتعال میں یہی عمل فا یا عین کلمہ کے ان حروف پر مشتمل ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔

باب افتعال کا کلمہ اگر ص، ض، ط، ظ میں سے کسی حرف پر مشتمل ہو تو باب کی

ت کو "ط" سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً ضرب سے اضطراب، صنع سے اصطناع وغیرہ

باب افتعال کا فاکلمہ اگر د، ذیا ز ہو تو ت کو د سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً درك سے اِدَّرَكَ۔ ان تغیرات کو مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھیے:

باب تفعل		باب تفاعل		باب افتعال	
اصل	مبدل	اصل	مبدل	اصل	مبدل
تَثَقَّلَ	اِثَّقَّلَ	تَثَاقَلَ	اِثَّاقَلَ	اِقْتَتَلَ	قِتَّلَ (يَقِتِّلُ)
تَدَثَّرَ	اِدَّثَّرَ	تَدَارَكَ	اِدَّارَكَ	اِهْتَدَى	هِدّٰى (يَهِدِّىْ)
تَذَكَّرَ	اِذَّكَّرَ	تَزَاوَرَ	اِزَّاوَرَ	اِخْتَصَمَ	خِصَّمَ (يَخِصِّمُ)
تَزَمَّلَ	اِزَّمَّلَ	تَسَارَعَ	اِسَّارَعَ	اِسْتَمَعَ	اِسَّمَعَ
تَسَمَّعَ	اِسَّمَّعَ	تَصَاعَدَ	اِصَّاعَدَ	اِذْتَكَرَ	اِذْكَرَ (يا اِدَّكَرَ)
تَصَدَّقَ	اِصَّدَّقَ			اِزْتَوَجَ	اِزْدَوَجَ
تَضَرَّعَ	اِضَّرَّعَ			اِصْتَبَرَ	اِصْطَبَرَ
تَطَهَّرَ	اِطَّهَّرَ			اِظْتَلَمَ	اِظْلَمَ (يا اِظَّلَمَ)

ابواب تفعل اور تفاعل کے تمام اور باب افتعال کے پہلے چار تغیرات جائز ہیں، ضروری نہیں۔

مشق نمبر ۲۹

اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّكَ مَا يُوْحٰى۔ لَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ۔ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا۔ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ۔ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ۔ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ هِىَ عَصَاىَ اَتَوَكَّاُ عَلَيْهَا۔ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُوْنَ۔ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ۔ فِى الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ۔ هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔ اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا۔

لَایَہِدِّیٓ اِلَّآ اَنۡ یُّہۡدٰی ۔ لَایَتَنَاہَوۡنَ عَنۡ مُّنۡکَرٍ ۔ اِنۡ تَنۡتَہُوۡا فَہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ۔
اِذَا تَنَاجَیۡتُمۡ فَلَا تَتَنَاجَوۡا بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَمَعۡصِیَۃِ الرَّسُوۡلِ وَتَنَاجَوۡا
بِالۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی ۔ اَمَتَّنَا اثۡنَتَیۡنِ وَاَحۡیَیۡتَنَا اثۡنَتَیۡنِ ۔ لَا تَتَمَنَّوۡا
مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ۔ اِنَّمَا نُمۡلِیۡ لَہُمۡ لِیَزۡدَادُوۡٓا اِثۡمًا ۔
تَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ ۔ مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیٰنِ ۔ اِذۡ یَتَلَقَّی الۡمُتَلَقِّیٰنِ
عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیۡدٌ ۔ فَمَا اسۡتَقَامُوۡا لَکُمۡ فَاسۡتَقِیۡمُوۡا لَہُمۡ ۔
لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ۔ اِذَا قِیۡلَ لَکُمُ انۡفِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اثَّاقَلۡتُمۡ اِلَی
الۡاَرۡضِ ۔ یٰٓاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُطَّہِّرِیۡنَ ۔ لَا
یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی ۔

خاصیات ابواب

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ عربی زبان میں فعل کی صورت بدلنے سے معانی میں فرق واقع ہو جاتا ہے۔ چونکہ ابواب بھی درحقیقت بعض صورتیں ہی ہیں اس لئے ان کے ساتھ بھی کچھ معانی وابستہ ہوتے ہیں اور جب کوئی مادہ کسی خاص باب سے آتا ہے تو اس باب کے معانی بھی مادہ کے معانی کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں۔ ابواب کے ان معانی ہی کو خاصیات ابواب کہتے ہیں۔ ثلاثی مزید کے ہر باب کی خاصیات ایک سے زیادہ ہیں۔ لفظ کے موقع و محل کی روشنی میں اس بات کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ وہاں کونسی خاصیت مراد ہے۔ چونکہ خاصیات ابواب سماعی ہیں اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہر مادہ کے اندر ابواب کی ہر خاصیت آتی ہے۔ یہاں ابواب کی وہ نمایاں خاصیات جو بکثرت استعمال ہوتی ہیں، بیان کی جارہی ہیں لیکن ان کے احاطہ کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

خاصیات ابواب ثلاثی مجرد

۱۔ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ہبوط پر دلالت کرتا ہے یعنی اس میں اکثر حرکت اوپر سے نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ مثلاً یَنْزِلُ، یَضْرِبُ، یَغْلِبُ، یَجْلِسُ، یَلْفِظُ، یَنْطِقُ وغیرہ۔

۲۔ باب نَصَرَ یَنْصُرُ اقدام اور بسط پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس میں آگے بڑھنے یا پھیلنے کی حرکت ہوتی ہے۔ مثلاً یَبْسُطُ، یَنْظُرُ، یَدْخُلُ، یَخْرُجُ، یَعْرُجُ، یَقْتُلُ، یَکْتُبُ وغیرہ۔

۳۔ باب سَمِعَ یَسْمَعُ بطون پر دلالت کرتا ہے یعنی اس کے افعال اندرونی ہوتے ہیں۔ مثلاً عَلِمَ، جَهِلَ، فَهِمَ، بَطِرَ، خَشِیَ، مَرِضَ، فَرِحَ، وَجِلَ، یَئِسَ، رَحِمَ وغیرہ۔ چونکہ اندرونی افعال صفات سے مشابہ ہیں اس لئے کبھی صفات بھی اسی باب سے آتی ہیں مثلاً سَمِنَ، کَبِرَ، بَخِلَ وغیرہ۔

۴۔ باب کَرُمَ یَکْرُمُ بجائے کسی فعل کے کرنے کے کسی صفت پر ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً حَلُمَ، جَبُنَ، ضَعُفَ، ثَقُلَ، وَزُنَ وغیرہ۔ یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور

اس کا ذوالفعل صفت کے اوزان پر آتا ہے۔

۵۔باب فَتَحَ یَفْتَحُ کو اصلی باب نہیں مانا گیا ہے۔ یہ باب محض سہولت کے لئے ان مادہ کے لئے وضع کیا گیا ہے جن کا عین کلمہ یا لام کلمہ حروف حلقی (یعنی ء، ح، خ، ع، غ، ھ) میں سے کوئی حرف ہو۔ مثلاً سَاَلَ، نَحَرَ، ذَخَرَ، جَعَلَ، فَغَرَ، ذَھَبَ یا قَرَءَ، ذَبَحَ، نَسَخَ، نَفَعَ، فَرَغَ، جَبَہَ۔

۶۔باب حَسِبَ یَحْسِبُ بھی اصلی باب نہیں، باب سَمِعَ یَسْمَعُ کے چند افعال اس باب میں چلے گئے ہیں۔ یا جب فا کلمہ واؤ ہو تو تخفیف کے لئے اس باب میں لے جاتے ہیں مثلاً وَرِمَ یَرِمُ، وَجِدَ یَجِدُ۔

خاصیات ابواب ثلاثی مزید

باب افعال : اس کے خواص حسب ذیل ہیں :

۱۔تعدیہ (یعنی لازم کو متعدی کر دینا) مثلاً خَرَجَ سے اَخْرَجَ، عَلِمَ سے اَعْلَمَ

۲۔تصییر (یعنی صاحبِ ماخذ[1] کرنا) مثلاً قَبر سے اَقْبَرَہٗ (اسے قبر میں ڈالا) تمر (کھجور) سے اَتْمَرْتُ زَیْداً (میں نے زید کو کھجور دی)

۳۔صیرورت (یعنی صاحب ماخذ ہونا) مثلاً اَصْبَحَ، اَضْحیٰ، اَطْفَلَتِ، اَظْبَیَۃُ، اَثْمَرَتِ الشَّجَرَۃُ

۴۔سلب (یعنی ماخذ کو دُور کرنا) مثلاً فلس (پیسہ) سے اَفْلَسَ زَیْدٌ (زید مفلس ہو گیا)

۵۔مبالغہ۔ مثلاً اَتْمَرَ النَّخْلُ، اَسْفَرَ الصُّبْحُ۔

۶۔نسبت (ماخذ کی طرف نسبت کرنا) مثلاً اَکْفَرْتُ الْمُلْحِدَ۔

۷۔توجہ یا بلوغ (ماخذ کا رخ کرنا یا پہنچنا) مثلاً اَعْرَقَ (وہ عراق میں پہنچا) اَحْجَزَ (وہ حجاز پہنچا)

---

[1] ماخذ سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے فعل بنا لیا جائے۔

باب تفعیل : اس کے خواص حسب ذیل ہیں :

۱۔ تعدیہ : مثلاً عَلَّمْتُہٗ، سَمَّیْتُہٗ

۲۔ مبالغہ : مثلاً قَطَّعَ الْحَبْلَ، نَزَّلَ الْکِتَابَ۔ طَوَّفَ فِی الْبِلَادِ

۳۔ تصییر : مثلاً خَیَّمْتُ الرِّدَاءَ (میں نے چادر کا خیمہ بنایا)

۴۔ صیرورت : مثلاً رَوَّضَ الْمَکَانَ (روضۃ سے)

۵۔ سلب : مثلاً جلد (کھال) سے جَلَّدَ الشَّاۃَ (اس نے بھیڑ کی کھال اتاری)
قَشَّرَ الْعُوْدَ (اس نے لکڑی کو چھیلا)

۶۔ توجہ : مثلاً شَرَّقَ صَاحِبِیْ وَغَرَّبْتُ۔

۷۔ نسبت : مثلاً کَفَّرْتُہٗ وفَسَّقْتُہٗ۔

۸۔ اختصار حکایت (جملے سے ایک کلمہ بنا لینا) مثلاً هَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ
کہا) رَجَّعَ (اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا)

باب مفاعلہ : اس کے خواص حسب ذیل ہیں :

۱۔ تعدیہ مع اشتراک مفعول با فاعل مثلاً فَارَقَ فُلَانٌ فُلَانًا، قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرواً

۲۔ مبالغہ : مثلاً سَافَرَ، بَاعَدْتُہٗ، ضَاعَفَ اَجْرَکَ

باب تفعّل : اس کے خواص حسب ذیل ہیں :

۱۔ لزوم باب تفعیل کے بعد مثلاً عَلَّمْتُہٗ فَتَعَلَّمَ، اَدَّبْتُہٗ فَتَأَدَّبَ۔

۲۔ تکلف (تصنع کرنا) تَکَوَّفَ (اس نے اہل کوفہ کی شکل اختیار کی) تَنَبَّأَ
مُسَیْلَمَۃُ (مسیلمہ نبی بن بیٹھا)

۳۔ تکرار بمہلت (وقفے سے کام کا ہونا) تَنَزَّلَ الْمَطَرُ، تَجَرَّعْتُ الْمَاءَ
(میں نے گھونٹ گھونٹ کرکے پانی پیا)

۴۔ مبالغہ مثلاً تَبَیَّنَ، تَعَجَّلَ، تَسَمَّعَ۔

۵۔ تجنب (ماخذ سے پرہیز کرنا) تَهَجَّدَ (اس نے ہجود یعنی نیند سے پرہیز کیا)
تَأَثَّمَ (وہ گناہ سے بچا)

۶۔ اتخاذ (ماخذ میں لینا) مثلاً اِبط (بغل) سے تَابَّطَ السَّیفَ (اس نے بغل میں تلوار لی) وسادۃ (تکیہ) سے تَوَسَّدَ الحَجَرَ (اس نے پتھر کا تکیہ بنایا)

باب تفاعل۔ اس کے خواص حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اشتراک فاعل با فاعل۔ تَنَازَعنَا الحَدِیثَ، تَوَاصَوا بِالحَقِّ

۲۔ مبالغہ۔ مثلاً تَبَارَکَ اللّٰہُ وَتَعَالٰی (اللہ بڑا ہی بابرکت اور بلند ہے)

۳۔ تخییل (خلاف واقعہ ظاہر کرنا) تَمَارَضَ (وہ مریض بن بیٹھا) تَجَاھَلَ (وہ جاہل بن بیٹھا)

باب انفعال اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ لزوم۔ مثلاً اِنکَسَرَ (ٹوٹ گیا) اِنشَقَّ (پھٹ گیا)

باب افتعال: اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ اشتراک مثلاً اِقتَتَلَتِ النَّصَارٰی (نصاریٰ باہم لڑے) اِختَلَفَ النَّاسُ۔

۲۔ اتخاذ (ماخذ بنانا) اِحتَجَرَ الفَارُ (چوہے نے بل بنایا)

۳۔ اجتہاد (تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا) اِعتَمَدَ عَلٰی نَفسِہٖ، اِقتَرَءَ الکِتَابَ۔

۴۔ لزوم۔ اِفتَقَرَ۔ اِستَتَرَ۔

باب افعلال: اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ لزوم بمعہ لون یا عیب۔ اِبیَضَّ۔ اِحمَرَّ۔ اِحوَلَّ

باب استفعال: اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ طلب: اِستَعَانَ (مدد طلب کی) اِستَسقٰی (پانی مانگا) اِستَطعَمَ (کھانا مانگا)

۲۔ صیرورت۔ اِستَحجَرَ الطِّینُ (مٹی پتھریلی ہوگئی)

۳۔ مبالغہ: اِستَکبَرَ۔ اِستَبَانَ۔

۰ ابواب افیعال، افعوال، افیلال لازم ہیں اور مبالغہ کے معنی دیتے ہیں۔

۰ باب فعلال لازم اور متعدی دونوں آتا ہے تکرار، اختصار حکایت اور اختراع (اسم سے فعل بنانا) کے معنی دیتا ہے۔

۰ ابواب تفعلل، افعنلال اور افعلال لازم آتے ہیں۔ تینوں اختراع کی خاصیت رکھتے ہیں۔

افعال ناقصہ

گنتی کے کچھ الفاظ فعل ہیں مگر صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بناتے بلکہ مکمل جملہ کے لئے فاعل کی صفت بھی بیان کرنی پڑتی ہے۔ یہ حقیقت میں ان فعلوں کا مفعول ہوتی ہے، اور اس لئے منصوب آتی ہے۔ یہ الفاظ، جو افعال ناقصہ کہلاتے ہیں، یہ ہیں: کَانَ۔ صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَكَّ، مَادَامَ، لَيْسَ۔ ان کی گردان بھی آتی ہے۔

کَانَ اپنے فاعل کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے۔ مثلاً کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) جب یہ فاعل کے ساتھ مل کر جملہ مکمل کر دے تو اسے ناقصہ نہیں بلکہ تامہ کہتے ہیں مثلاً اِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ (اگر وہ تنگ دست ہو)۔

صَارَ تبدیل حالت کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ مثلاً صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا (فقیر امیر ہو گیا)

اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ مضمون جملہ کو بالترتیب صبح، شام، دوپہر، دن اور رات کے اوقات سے متعلق بتانے کے لئے آتے ہیں لیکن ان کا عام استعمال صَارَ کے معنی میں ہے۔ مثلاً اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فَارِغًا۔ اَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا۔ بَاتَ الْحَسَنُ نَائِمًا۔ جب ان الفاظ سے وقت میں داخل ہونے کا مفہوم لیا جائے تو یہ بھی "تامہ" کہلاتے ہیں مثلاً اَلَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا۔

مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَكَّ کسی فعل کے برابر ہوتے رہنے کو بیان کرتے ہیں۔ مَا کے علاوہ دوسرے حرف نفی بھی استعمال ہوتے ہیں اور کبھی حرف نفی حذف بھی ہو جاتا ہے۔ استعمالات یہ ہیں: لَاتَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ۔ لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی يَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْ۔ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ۔

مَادَامَ فعل کی مقدار وقت کو معین کرتا ہے۔ مثلاً حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَادُمْتُمْ حُرُمًا۔ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّادَامُوْا فِيْهَا۔

لَیْسَ مضمون جملہ کی زمانہ حال میں نفی کے لئے آتا ہے۔ مثلاً لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِناً۔ لَیْسَ کے مفعول پر عموماً ب داخل ہوتی ہے جو اسے مکسور کر دیتی ہے۔ مثلاً اَلَیْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ۔ لیس کی مضارع یا امر کی گردان نہیں آتی۔

افعال مقاربہ

چند فعل کسی کام کے امکان کی توقع یا اس کے شروع ہونے کو بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

عَسٰی کسی کام کی توقع کے لئے آتا ہے۔ اس کا مفعول ایک جملہ ہوتا ہے جس کے مضارع پر اَنْ لگاتے ہیں مثلاً ، عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْھُمْ۔ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ۔ عسٰی کی ماضی کی گردان آتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی فعل مستعمل نہیں۔

کَادَ خبر کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ (لوگوں نے مجھے کمزور پایا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے)۔ یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ (قریب ہے کہ بجلی ان کی نظروں کو اچک لے)

کَرَبَ اور اَوْشَکَ کام کا شروع ہونے کے قریب ہونا بیان کرتے ہیں، مثلاً اَوْشَکَ بَکْرٌ اَنْ یَّذْھَبَ (بکر جانے ہی والا ہے)

طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ کام شروع ہو جانے کو بیان کرتے ہیں ان کے بعد اَنْ نہیں آتا، مثلاً طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ (لگے وہ اپنے اوپر جنت کے پتے ڈھانپنے) جَعَلَ یَمْسَحُ سَاقَہٗ (وہ اپنی پنڈلی ملنے لگا)

افعال مدح وذم

نِعْمَ (نِعْمَتْ) اور بِئْسَ (بِئْسَتْ) بالترتیب کسی چیز کی تعریف یا مذمت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا فاعل ان کے بعد آتا ہے اور کبھی قرینہ موجود ہونے پر اس کو حذف بھی کر دیتے ہیں اور اس کے بجائے منصوب تمیز لگا دیتے ہیں۔ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں: نِعْمَ الصَّاحِبُ زَیْدٌ۔ نِعْمَ زَیْدٌ مُعَلِّماً۔ نِعْمَتْ فَاطِمَۃُ زَوْجَۃً۔

قَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ، وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ۔ مَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ، هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا، بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِ اللّٰهِ۔

ان افعال کے ساتھ کبھی مَا لگتا ہے تو یہ نِعِمَّا اور بِئْسَمَا بن جاتے ہیں۔

نِعْمَ کے معنی میں حَبَّذَا بھی مستعمل ہے مثلاً حَبَّذَا زَيْدٌ (زید خوب آدمی ہے)

افعال تعجب

ثلاثی مجرد سے فعل تعجب بنانے کے دو طریقے ہیں:

۱۔ باب افعال کے ماضی کے پہلے صیغے کے شروع میں مَا اور آخر میں منصوب اسم لگاکر مثلاً مَا اَحْسَنَ زَيْدًا، مَا اَعْلَمَهٗ (وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے) مَا اَظْلَمَهُمْ (وہ کتنے ظالم ہیں)

۲۔ باب افعال کے امر کے پہلے صیغے کے بعد ب اور مجرور اسم لگاکر مثلاً اَحْسِنْ بِزَيْدٍ۔ اَعْلِمْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے) اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ (وہ کیا ہی خوب سننے اور دیکھنے والے ہیں!)

ثلاثی مزید سے فعل تعجب بنانے کے لئے مصدر سے پہلے مَا اَشَدَّ یا اَشْدِدْ بِ اور آخر میں اسم لگاتے ہیں۔ مثلاً مَا اَشَدَّ اِخْضِرَارَهٗ۔ اَشْدِدْ بِاخْضِرَارِهٖ — (وہ کتنا زیادہ سبز ہے!)

اسماء الافعال

بعض الفاظ فعل کے معنی دیتے ہیں۔ یہ اسماء الافعال کہلاتے ہیں۔ ان میں سے بعض امر کے معنی کے لئے ہیں اور بعض گزشتہ واقعہ کی خبر دیتے ہیں۔

امر کے معنی میں جو اسماء الافعال مستعمل ہیں ان میں سے زیادہ اہم مندرجہ ذیل ہیں:

عَلَيْكَ (لازم پکڑ) مثلاً عَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ (سنت کو لازم پکڑ)

دُوْنَكَ (پکڑ لے) مثلاً دُوْنَكَ زَيْدًا (زید کو پکڑ لے)

آمِین (دعا قبول کر)

رُوَیْدَ (چھوڑ دے) رُوَیْدَ زَیْدًا (زید کو جانے دے) یہ کبھی مصدر بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا

هَا (پکڑ لے) یہ بھی دُوْنَكَ کی مانند استعمال ہوتا ہے۔ واحد، مثنیٰ، جمع میں اس کو یوں بدلتے ہیں۔ هَا، هَاؤُمَا، هَاءُمْ مثلاً هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ[1] (لو میرا اعمال نامہ پڑھو)

هَیْتَ (جلدی آ) مثلاً هَیْتَ لَكَ (تو جلدی سے آجا)

هَلُمَّ (لا) مثلاً هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ (اپنے گواہ لاؤ)

خبر کے معنی رکھنے والے اہم اسماء الافعال مندرجہ ذیل ہیں:

هَیْهَاتَ (دور ہوا) مثلاً هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ

شَتَّانِ (جدا ہوا) مثلاً شَتَّانِ مَا بَیْنَهُمَا (ان دونوں میں بڑا فرق ہے)

[1] یہ لفظ كِتَابِيَ کے آخر میں ہائے سکتہ لگانے سے بنا ہے۔ یہ ہ محض وزن برقرار رکھنے کے لئے لگائی جاتی ہے۔ معنی پر یہ اثر انداز نہیں ہوتی۔

حرف کا بیان

حرف

حرف ایک جملے میں اسم اور فعل کے ساتھ مل کر معنی ظاہر کرتا ہے۔ بعض حرف اکیلے بھی مفہوم ادا کرتے ہیں لیکن ان کے لئے موقع و محل کا معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً 'ہاں' یا 'نہیں' کہہ دینا معنی کو ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ سوال معلوم ہو۔ بعض حروف مثلاً حروف نفی یا حروف استقبال کا استعمال اوپر اسم اور فعل کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یہاں ہم حروف کی مختلف قسمیں اور ان کے مواقع استعمال بیان کریں گے۔

حروف اضافت

حروفِ اضافت وہی ہیں جنہیں عموماً حروف جر بھی کہا گیا ہے۔ ان کے اس نام کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ذریعے فعل کو اسم سے متعلق کیا جاتا ہے۔ ان میں نو محض حرف ہیں۔ باقی کے حرفوں میں سے پانچ اسم کے اور تین فعل کے معنی رکھنے والے حرف ہیں قسم اوّل میں ب، تَ، وَ، ل، مِن، اِلیٰ، حَتّٰی، فِی اور رُبَّ ہیں، قسم ثانی میں کَ، علیٰ، عَنْ، مُذْ، مُنْذُ اور قسم ثالث میں حَاشَا، خَلَا اور عَدَا، ان کے اہم استعمالات حسبِ ذیل ہیں :-

ب ۱۔ الصاق یعنی ایک چیز کو دوسری سے ملانے کے مفہوم کے لئے مثلاً اِمْسَحُوا بِرُءُوْسِكُمْ۔

۲۔ استعانت یعنی کسی چیز کی مدد ظاہر کرنے کے لئے، مثلاً عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، بِسْمِ اللّٰهِ۔

۳۔ سببیت یعنی سبب ظاہر کرنے کیلئے، مثلاً كُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ (ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے سبب سے پکڑا)

۴۔ مصاحبت ظاہر کرنے کے لئے، مثلاً سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ (اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر) اِذْهَبْ بِسَلَامٍ (سلامتی کے ساتھ جاؤ)

۵۔ برائے ظرف، مثلاً نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ، لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

۶۔ برائے تعدیہ یعنی متعدی بنانے کے لئے، مثلاً ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (اللہ ان

کے نور کو لے گیا)

۷۔ زائد برائے تاکید جو نفی یا استفہام والے جملے میں بھی آتی ہے اور فاعل اور مفعول پر بھی

مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ، اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا۔ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ۔

۸۔ برائے قسم مثلاً بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ (کعبہ کے رب کی قسم)

یہ حرف کبھی عَلٰی، اِلٰی اور عَنْ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

ت یہ بطور حرف قسم مستعمل ہے اور لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مثلاً تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ

و یہ قسم کے لئے مستعمل ہے مثلاً وَالتِّیْنِ، وَالشَّمْسِ۔

ل ۱۔ استحقاق ظاہر کرنے کے لئے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

۲۔ اختصاص کے لئے مثلاً اِنَّ لَہٗ اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا (اس کے ابا جان بڑے بوڑھے ہیں)

۳۔ تعلیل یعنی کسی کام کی علت بیان کرنے کے لئے مثلاً اِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ

۴۔ عاقبت یعنی انجام کار کے بیان کے لئے مثلاً فَالْتَقَطَہٗ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَکُوْنَ لَھُمْ عَدُوًّا

۵۔ زائد برائے تاکید مثلاً یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ، اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ۔

۶۔ منفعت کے معنی کے لئے مثلاً لَھَا مَا کَسَبَتْ (جو کمائی اس نے کی، اس کا فائدہ اسی کو ہے)

یہ حرف کبھی اِلٰی، عَلٰی، فِی، مِنْ اور عَنْ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

مِنْ ۱۔ غایت زمان و مکان کی ابتدا کے لئے مثلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ۔

۲۔ تبعیض (یعنی کسی چیز کا ایک حصہ بیان کرنے) کے لئے مثلاً مِنْھُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ

۳۔ تبیین یعنی کسی بیان کی وضاحت کے لئے مثلاً یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ

مِنْ ذَھَبٍ۔

۴۔ سبب بیان کرنے کے لئے مثلاً مِمَّا خَطِیْئٰتِہِمْ اُغْرِقُوْا

۵۔ بدل کے معنی کے لئے مثلاً اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ۔

۶۔ زائد برائے تاکید مثلاً یَغْفِرْ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ۔ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ۔

۷۔ عمومیت ظاہر کرنے کے لئے مثلاً مَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔

اِلٰی غایت کی انتہا بتانے کے لئے مثلاً اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ، اَلْاَمْرُ اِلَیْکَ۔

حَتّٰی یہ بھی انتہائے غایت کو بتاتا ہے، اِلٰی اور حَتّٰی میں فرق یہ ہے کہ حَتّٰی ضمیر کے ساتھ نہیں آتا۔ یہ اپنے سے پہلے کسی فعل کا تقاضا کرتا ہے۔ مثلاً اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَاْسِھَا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھا لیا) نِمْتُ الْبَارِحَۃَ حَتَّی الصَّبَاحِ (کل رات میں صبح تک سوتا رہا) حَتّٰی فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

فِیْ ۱۔ ظرف مکان اور زمان کے معنی کے لئے مثلاً غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ۔ کبھی ظرف کے معنی مجازاً بھی آتے ہیں۔ مثلاً لَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ۔

۲۔ مصاحبت کے معنی میں مثلاً فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ (فرعون کے پاس نو نشانیوں کے ساتھ)

۳۔ سبب بیان کرنے کے لئے مثلاً لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (جو تم اختیار کر چکے تھے اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب آ لیتا)

رُبَّ یہ لفظ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتا ہے اور اس کا مجرور اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر اور تقلیل دونوں کا فائدہ دیتا ہے مثلاً رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں کتنے ہی شریف لوگوں سے ملا) رُبَّ کے بعد آنے والا فعل ماضی ہونا لازم ہے۔ رُبَّ کے ساتھ اگر مَا آتے تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

اور اسے خفیف پڑھتے ہیں۔ مثلاً رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ۔
رُبَمَا اسم اور فعل دونوں پر آسکتا ہے۔ مثلاً رُبَمَا قَامَ زَیْدٌ اور رُبَمَا زَیْدٌ
فِی الدَّارِ۔

ک ۱۔ تشبیہ کے لئے مثلاً مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ۔ یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ
کَالْفَرَاشِ جَعَلَهُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ۔
۲۔ تعلیل یعنی سبب بیان کرنے کے لئے مثلاً اُذْکُرُوْہُ کَمَا هَدٰکُمْ (اسے
یاد کرو بسبب ہدایت کے جو اس نے تمہیں دی)
۳۔ زائد برائے تاکید، مثلاً لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔

عَلٰی حسی یا معنوی طور پر اوپر ہونے کے معنی کے لئے مثلاً عَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ۔
لَهُمْ عَلَیَّ ذَنْبٌ۔
۲۔ مصاحبت یعنی مَعَ کے معنی کے لئے مثلاً اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ
لِلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ۔
۳۔ ضرر کے معنی میں مثلاً عَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ (اس نے جو کمائی کی اس کا
وبال اس پر ہوگا)
۴۔ ظرف کے معنی میں مثلاً عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمَانَ (سلیمان کے دورِ حکومت میں)
دَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ۔
۵۔ تعلیل کے لئے مثلاً لِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰکُمْ۔

عَنْ ۱۔ بُعد اور تجاوز کے معنی میں مثلاً لِیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ
(وہ لوگ ہوشیار رہیں جو اس کے امر سے ہٹ کر اس کی مخالفت کرتے ہیں)
۲۔ برائے تعلیل مثلاً مَا نَحْنُ بِتَارِکِیْ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِکَ (تیری بات کی وجہ سے
ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں)
۳۔ بدل کے لئے مثلاً لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَیْئًا۔

مُذْ، مُنْذُ یہ دونوں حروف ابتدائے مدت کے بیان کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً

مَارَأَيْتُهُ مُذْ (يا مُنْذُ) يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

حَاشَا ۱۔ استثناء کے لئے مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ

۲۔ تنزیہہ یعنی کسی برائی کی نسبت سے پاک کرنے کے لئے مثلاً حَاشَا لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ۔ اس استعمال میں یہ مضاف، مضاف الیہ کی ترکیب میں بھی آتا ہے۔ مثلاً حَاشَ اللّٰهِ۔

خَلَا، عَدَا یہ دونوں حرف استثناء کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا (یا عَدَا) زَيْدٍ۔

جب حروف اضافت کسی فعل کے بعد اس طریقے سے آئیں کہ وہ فعل سے بے تعلق معلوم ہوں تو حقیقت میں ان سے قبل کوئی ایسا فعل محذوف ہوتا ہے جس کے ساتھ ان کا تعلق موزوں ہوتا ہے۔ اس صورت میں یہ حروف ایک قرینہ مہیا کرتے ہیں جس سے اس محذوف فعل کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ میں عَلٰی سے پہلے رَحِمَ محذوف ہوگا جس کے ساتھ عَلٰی موزوں ہے۔ اس جملے کو کھولا جائے تو یوں ہوگا: تَابَ اللّٰهُ وَرَحِمَ عَلَيْهِ

افعال کے ساتھ حروف اضافت کے بدلنے سے معنی میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً ذَهَبَ (وہ گیا) ذَهَبَ بِهٖ (وہ لے گیا) جَاءَ (وہ آیا) جَاءَ بِهٖ (وہ اُسے لایا)۔ رَغِبَ فِيْهِ (اس نے اس کی خواہش کی) رَغِبَ عَنْهُ (وہ اس سے پھر گیا)۔ رَغِبَ بِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ (اس نے دوسرے کو چھوڑ کر اُسے فضیلت دی)۔

حروف مشبہ بالفعل

یہ حروف پانچ ہیں إِنَّ (یا أَنَّ)، لٰكِنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ یہ اپنے بعد آنے والے مبتدا کو منصوب کر دیتے ہیں۔ مثلاً إِنَّ اللّٰهَ قَدِيْرٌ۔ لیکن اگر ان کے ساتھ مَا لگ جائے تو ان کا یہ عمل باطل ہو جاتا ہے۔ مثلاً إِنَّمَا الْحُكْمُ اِلٰهٌ وَاحِدٌ۔ اور بعد کا جملہ مبتدا و خبر کے معروف اسلوب پر ہوتا ہے۔ ان حروف کے مواقع استعمال حسب ذیل ہیں:

إِنَّ اس کا غالب استعمال تاکید اور تحقیق کے موقع پر ہوتا ہے۔ یہ تاکید اس تاکید سے

زیادہ قوی ہوتی ہے جو اسم پر لَ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ اَنَّ بعد والے جملے کو مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔ اس لئے یہ ہمیشہ جملے کے وسط میں آتا ہے۔ مثلاً بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (مجھے زید کے قیام کی خبر پہنچی)

اِنَّ کے معنی میں کبھی اِنْ بھی آتا ہے۔ اس کو مخففہ کہتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد لَ ضرور آتا ہے۔ مثلاً اِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الْغَافِلِیْنَ (بیشک تو اس سے پہلے بے خبروں میں تھا) اِنْ وَجَدْنَا اَکْثَرَھُمْ لَفَاسِقِیْنَ۔ (بلاشبہ ان میں سے اکثر کو ہم نے بد عہد پایا)

لٰکِنَّ | یہ ایک جملہ سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دُور کرنے والے جملے پر آتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دونوں جملے ایک دوسرے کے مخالف ہوں مثلاً مَا زَیْدٌ شُجَاعًا لٰکِنَّہٗ کَرِیْمٌ۔ (زید شجاع نہیں لیکن فیاض ہے) منفی جملے کا استدراک مثبت سے اور مثبت جملے کا استدراک منفی سے ہوتا ہے مثلاً مَا کَفَرَ سُلَیْمَانُ وَلٰکِنَّ الشَّیَاطِیْنَ کَفَرُوْا - جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًوا لَمْ یَجِیْءُ۔

لٰکِنْ بھی استدراک کے لئے آتا ہے لیکن یہ مبتدا کو نصب دینے کا عمل نہیں کرتا۔ مثلاً قَامَ زَیْدٌ وَلٰکِنْ عَمْرٌو جَالِسٌ۔

کَاَنَّ | یہ اصل میں کاف تشبیہ کو اَنَّ پر لگانے سے بنا ہے اس لئے اس کے اندر تشبیہ کا تاکیدی مضمون ہوتا ہے۔ مثلاً کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ گویا اصل میں یوں ہے اِنَّ زَیْدًا کَاَسَدٍ

لَیْتَ | یہ تمنّٰی کا فائدہ دیتا ہے۔ لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا)

لَعَلَّ | یہ توقع کا معنی دیتا ہے جس کے دو پہلو ہیں۔ پسندیدہ چیز کی امید مثلاً لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (امید ہے کہ تم فلاح پاؤ) اور ناگوار چیز کا اندیشہ، مثلاً لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ (شاید قیامت قریب ہے)

لَعَلَّ تعلیل کا فائدہ بھی دیتا ہے مثلاً قُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَیِّنًا لَعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ

اَوْ یَخْشٰی (تم دونوں اس سے نرم بات کرنا تاکہ وہ نصیحت پاتے یا ڈرے)

حروفِ عطف

حروفِ عطف مفرد کو مفرد پر اور جملے کو جملے پر عطف کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ تعداد میں دس ہیں وَ، فَ، ثُمَّ، حَتّٰی، اَوْ، اَمْ، اِمَّا، لَا، بَلْ، لٰکِنْ۔ ان کے استعمالات حسبِ ذیل ہیں:

وَ یہ محض معطوف اور معطوف علیہ کو جمع کرنے کے لئے آتا ہے۔ چنانچہ دونوں کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔ مثلاً اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ۔ بَکْرٌ قَاعِدٌ وَاَخُوْہُ قَائِمٌ۔ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّۃٌ۔ بعض جملوں میں "و" موجود ہوتی ہے لیکن وہ دو چیزوں کو جمع کرنے کے بجائے صرف ایک فقرے کو دوسرے فقرے سے جوڑنے کا کام دیتی ہے۔ اسے "واو استیناف" کہتے ہیں۔ مثلاً ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ (پھر اس نے مدت کا تعیّن کیا اور متعین مدت تو اسی کے پاس ہے)

فَ یہ بھی دو چیزوں کو جمع کرنے کے لئے آتا ہے لیکن اس سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ ترتیب ذکری یا معنوی، مثلاً نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ اور وَکَزَہٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْہِ (موسیٰ نے اُسے مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا)

۲۔ تعقیب یعنی ایک کام کا دوسرے کے پیچھے ہونا مثلاً فَرَاغَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ فَقَرَّبَہٗ اِلَیْھِمْ۔

۳۔ سببیت کے لئے مثلاً اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (بیشک ہم نے تجھے کوثر عطا کیا لہٰذا تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے)

ثُمَّ اس حرف کا استعمال فَ کی مانند ہے لیکن اس میں ترتیب کا وجود ایک وقفے کے بعد پایا جاتا ہے۔ گویا معطوف علیہ اور معطوف میں فاصلہ ہوتا ہے۔ مثلاً

بَدَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَّهِيْنٍ ثُمَّ سَوّٰهُ ۔

حَتّٰی | یہ افضل یا ادنیٰ معطوف کو معطوف علیہ کے ساتھ جوڑنے کے کام آتا ہے مثلاً مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الْاَنْبِيَاءُ (لوگ مرے یہاں تک کہ انبیاء بھی) قَدِمَ الْحُجَّاجُ حَتَّی الْمُشَاةُ (حاجی آگئے یہاں تک کہ پیدل بھی)

اس میں مہلت اور وقفے کا مفہوم بھی ہوتا ہے مثلاً رَاَيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰی زَيْدًا (میں نے لوگوں کو دیکھا یہاں تک کہ زید کو بھی)

اَوْ | یہ جملے کے حکم کو دو مذکور چیزوں میں سے ایک سے متعلق کرنے کے لئے آتا ہے۔

یہ خبر، امر اور استفہام والے جملے میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جَاءَنِیْ زَيْدٌ اَوْ عَمْرٌو (میرے پاس زید آیا یا عمرو) اِضْرِبْ رَاْسَهٗ اَوْ ظَهْرَهٗ ۔ (اس کے سر یا گردن پر مارو) اَلَقِيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ اَوْ اَخَاهُ (تو عبداللہ سے ملا یا اس کے بھائی سے ؟)

یہ لفظ شک وابہام کا فائدہ بھی دیتا ہے اور بعض چیزوں میں سے ایک کے انتخاب کا بھی۔ مثلاً لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (ہم ایک دن رہے یا دن کا کچھ حصہ) فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ (تو اس کا فدیہ روزوں یا صدقہ یا قربانی کی شکل میں ہوگا)

اِمَّا | اس کا استعمال اَوْ کی مانند ہے اور یہ خبر اور استفہام والے جملے میں استعمال ہوتا ہے مثلاً جَاءَنِیْ اِمَّا زَيْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو ۔ اِضْرِبْ اِمَّا رَاْسَهٗ وَاِمَّا ظَهْرَهٗ. اَلَقِيْتَ اِمَّا عَبْدَ اللّٰهِ وَاِمَّا اَخَاهُ ۔

یہ حرف بھی شک وابہام اور انتخاب کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ اور اِمَّا اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّا اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی ۔

اَوْ اور اِمَّا میں باریک سا فرق یہ ہے کہ اَوْ والے جملے میں کلام کے ابتدائی حصے

پر یقین ہوتا ہے دوسرے حصے میں شک ہوتا ہے۔ اِمَّا کے استعمال میں کلام آغاز ہی سے شک پر مبنی ہوتا ہے۔

اَمْ اس حرف کا استعمال دو طرح ہے۔ کبھی تو یہ استفہامیہ جملے میں اس طرح آتا ہے کہ اس سے قبل اور بعد کے حصے ایک دوسرے سے غیر متعلق نہیں ہوتے۔ اس صورت میں اسے اَمْ متصلہ کہا جاتا ہے مثلاً أَأَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ - اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ - کبھی یہ دو غیر متعلق حصوں میں سے دوسرے پر آتا ہے۔ اس صورت میں اسے اَمْ منقطعہ کہتے ہیں مثلاً اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَمْشُوْنَ بِهَا اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَبْطِشُوْنَ بِهَا۔ اَمْ منقطعہ خبریہ جملے پر بھی آتا ہے مثلاً تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرَاهُ۔

اَوْ اور اَمْ کے استعمال میں بھی باریک سا فرق ہے۔ اَزَيْدٌ عِنْدَكَ اَوْ عَمْرٌو کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ زید اور عمرو ہیں یا نہیں - اَزَيْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والا یہ تو جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ہے، صرف یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون ہے۔

لَا یہ معطوف پر سے حکم کے اطلاق کی نفی کے لئے آتا ہے مثلاً جَاءَنِيْ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو (میرے پاس زید آیا، عمرو نہیں آیا)

بَلْ یہ حرف معطوف علیہ سے توجہ ہٹانے اور معطوف کے لئے حکم کا اثبات کرنے کے لئے آتا ہے، مثلاً اِشْتَرَيْتُ دَوَاةً بَلْ قَلَمًا (میں نے دوات خریدی نہیں بلکہ قلم) قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُوْنَ -

لٰكِنْ ایک کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ اس لئے جملے کے پہلے یا دوسرے حصے میں منفی جملہ آنا ضروری ہے مثلاً مَا رَاَيْتُ زَيْدًا لٰكِنْ بَكْرًا۔ اگر معطوف ایک جملہ ہو تو لٰکِنْ سے پہلے واؤ لانا ضروری ہوتا ہے۔

حروفِ نفی

حروف نفی یہ ہیں : مَا ، لَا ، لَمْ ، لَمَّا ، لَنْ ، اِنْ

ان کا استعمال اوپر فعل کی بحث میں بیان کیا جاچکا ہے ہَلْ جب اِلَّا سے پہلے آتا ہے تو وہ بھی نفی کے معنی دیتا ہے ۔

حروفِ مستقبل

سَ ، سَوْفَ ، لَنْ مستقبل کے معنی دیتے ہیں ۔ ان کا استعمال اوپر مضارع کے مباحث میں بیان ہو چکا ہے ۔

حروفِ تنبیہ

مخاطب کو خبردار کرنے کے لئے تین حروف مستعمل ہیں : هَا ، اَلَا ، اَمَا

هَا یہ عموماً اسم اشارہ یا ضمیروں میں استعمال ہوتا ہے ۔ مثلاً هٰذَا ، هٰذَانِ ، اَيُّهَا ، هٰؤُلَاءِ کبھی ھا اور اسم اشارہ کے مابین فاصلہ بھی کر دیتے ہیں ۔ مثلاً هَاَنْتُمْ اُولَاءِ جو اصل میں اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ ہے یا هَاهُوَ ذَا جو اصل میں هُوَ هٰذَا ہے ۔

ان مواقع کے علاوہ بھی اس کا استعمال ہے مثلاً هَا اَفْعَلُ كَذَا ۔ هَا اِنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ

اَلَا یہ اپنے بعد آنے والے مضمون کو بتحقیق بیان کرتا ہے مثلاً اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ ۔ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ ۔ اَلَا لَا تَفْعَلْ كَذَا

اَمَا یہ بھی اَلَا کی مانند ہے ۔ استعمال یوں ہے ۔ اَمَا اِنَّكَ خَارِجٌ ۔ اَمَا وَاللهِ لَا اَفْعَلَنَّ ۔

کبھی اَمَا کا الف گر جاتا ہے اور اَمَ وَاللهِ استعمال کرتے ہیں ۔

حروفِ ندا

کسی کو آواز دینے کے لئے حسب ذیل حروف مستعمل ہیں : یَا ، اَیَا ، هَیَا ، اَیْ ، اَ ، وَا ۔ ان میں سے پہلے تین حروف اصلاً ندائے بعید کے لئے ہیں لیکن ان کا استعمال کسی غافل یا بھولے

ہوتے یا سوتے ہوتے کو آواز دینے کے لئے بھی ہے۔ اَیْ اور اُ ندائے قریب کے لئے ہیں۔ اور وَا صرف ماتم وغیرہ کے موقع پر استعمال ہوتا ہے ان کے قواعد اسم کے مباحث میں بیان ہو چکے ہیں۔

حروفِ ایجاب و تصدیق

وہ حروف جن کے ساتھ کسی خبر دینے والے یا سوال کرنے والے کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے، چھ ہیں: بَلٰی، نَعَمْ، اَجَلْ، جَیْرَ، اِنَّ، اِیْ۔

بَلٰی منفی سوال یا خبر کی تردید اور اس سوال یا خبر کے مثبت معنی کی تصدیق کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْءٍ کے بعد بلٰی کے معنی ہوں گے 'نہیں بلکہ تم برے اعمال کرتے تھے'۔ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَنْ يُّبْعَثُوْا، قُلْ بَلٰی، یہاں مفہوم ہے کہ نہیں بلکہ وہ اٹھائے جائیں گے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی۔ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ، بَلٰی۔ ان دونوں جملوں میں بَلٰی منفی سوال کے رد کے لئے ہے۔

نَعَمْ سوال کے مضمون کی تصدیق کے لئے آتا ہے خواہ سوال مثبت ہو یا منفی۔ مثلاً کہا جائے قَامَ زَيْدٌ اَوْلَمْ يَقُمْ۔ اس کا جواب نَعَمْ سے دیا جائے تو مراد ہوگی زید کھڑا ہوا۔ اگر جواب بَلٰی ہو تو مراد ہوگی 'کھڑا نہیں ہوا'۔

اَجَلْ سوالیہ فقرے کے جواب میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ صرف خبر کے اثبات کے لئے آتا ہے۔ مثلاً قَدْ اَتَاكَ زَيْدٌ (زید تیرے پاس آچکا ہے) کا جواب اَجَلْ ہوگا۔

جَیْرَ اور اِنَّ بھی اسی موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

اِیْ استفہام کے اثبات کے لئے آتا ہے۔ اس کے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے۔ مثلاً يَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ اِیْ لَعَمْرُكَ، اِیْ هَا اللّٰهِ بھی کہا جاتا ہے۔

حروفِ استثنا

حروفِ استثنا اِلَّا، حَاشَا، عَدَا اور خَلَا ہیں۔ ان میں سے اِلَّا کا استعمال اسم کے مباحث میں اور حَاشَا، عَدَا اور خَلَا کا استعمال حروفِ اضافت کے تحت

بیان ہو چکا ہے۔ موخر الذکر تین حروف کو اِلَّا پر قیاس کر کے مستثنیٰ کو منصوب لانا بھی جائز ہے۔ مثلاً زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ خَلَا وَاحِدٍ (یا وَاحِدًا) خلا اور عدا سے پہلے اگر مَا آجاتے تو مستثنیٰ صرف منصوب آتا ہے۔ مثلاً اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔

حروف مصدر

حروف مصدر دو ہیں۔ مَا اور اَنْ ۔ یہ فعل کے ساتھ آکر اس کو مصدری معنی دے دیتے ہیں۔ مثلاً اَعْجَبَنِيْ مَا صَنَعْتَ (یا مَا تَصْنَعُ) سے مراد ہے اَعْجَبَنِيْ صَنِيْعُكَ۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اس اسلوب پر آئی ہیں۔ مثلاً وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنٰهَا وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا (قسم ہے آسمان کی اور جیسا اسے بنایا، قسم ہے زمین کی اور جیسا اُسے بچھایا) ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی)

اِنَّهٗ اَهْلٌ اَنْ يَّفْعَلَ سے مراد ہے "وہ کرنے کا اہل ہے" آیت فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا...... میں بھی اَنْ کی وجہ سے مصدری معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

حروف تحضیض

یہ وہ حروف ہیں جو مخاطب کو اکسانے اور کسی کام پر ابھارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ چار ہیں: لَوْلَا، لَوْمَا، هَلَّا اور اَلَّا - یہ فعل ماضی یا مضارع پر آتے ہیں۔ مثلاً لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ (تو نے کیوں نہ مجھے مہلت دی تھوڑی مدت کے لئے) لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ (تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے) لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ (تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتا)۔

لَوْلَا کے اندر زجر و توبیخ کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔ مثلاً لَوْلَا جَآءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ (کیوں نہ یہ اس پر چار گواہ لاتے) جب یہ جملہ اسمیہ پر بطور شرط آتا ہے تو اس کا جواب فعلیہ جملے میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں پہلا جملہ دوسرے جملے کی نفی کا مضمون

پیدا کرتا ہے۔ مثلاً لَوْلَا اَنَّہٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِی بَطْنِہٖ (اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو وہ مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتا) لَوْلَا اَنْتُمْ لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے)

حروفِ شرط

الفاظ شرط فعل کی بحث میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ حروف شرط صرف دو ہیں: اِنْ اور لَوْ۔ یہ جس جملے پر آتے ہیں وہ شرط اور دوسرا جملہ جو اس کا جواب مہیا کرتا ہے' جزا کہلاتا ہے۔ اِنْ فعل کو مستقبل کے اور لَوْ ماضی کے معنی دیتا ہے۔ اِنْ کا استعمال اس موقع پہ ہوتا ہے جب کسی کام کا واقع ہونا مشتبہ ہو۔ یہ ضروری ہے کہ حرف شرط کے بعد فعل آئے اس لئے لَوْ زَیْدٌ ذَاھِبٌ کی ترکیب غلط ہوگی۔

اِنْ کے ساتھ شرط کے جملے میں اگر فعل مضارع آئے تو وہ ہمیشہ اخف شکل میں آتا ہے۔ جزا کے جملے میں مضارع اصلی اور مضارع اخف دونوں آسکتے ہیں۔

اگر جزا کا جملہ امر، نہی، ماضی یا مبتدا و خبر کی ترکیب میں ہو تو اس پر فَ آتا ہے مثلاً اِنْ اَتَاكَ زَيْدٌ فَاَكْرِمْهُ، اِنْ ضَرَبَكَ فَلَا تَضْرِبْهُ، اِنْ جِئْتَنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ

لَوْ کے جزائیہ جملہ پر کبھی تاکید کے لئے لَ آتا ہے مثلاً لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔

لَوْ کا جزائیہ جملہ عموماً حذف کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ۔

لَوْ کبھی تمنا کے معنی کے لئے آتا ہے۔ مثلاً کہا جائے لَوْ تَاْتِیْنِیْ فَتُحَدِّثُنِیْ۔ ایسے موقع پر جزائیہ جملے میں مضارع اصلی اور مضارع خفیف دونوں استعمال ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ میں لَوْ تمنا کے معنی میں آیا ہے۔

حرفِ ردع

جب کہنے والا کوئی ایسی بات کہہ دے جس سے سننے والے کو غصہ آجائے اور وہ تنبیہ اور زجر کے انداز میں اس کی نفی کرے تو ایسے موقع پر کَلَّا کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ حرفِ ردع

ہے۔ مثلاً اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ یعنی جو کچھ یہ سمجھ رہا ہے، معاملہ ہرگز ایسا نہیں ......

حروف تفسیر

حروف تفسیر دو ہیں : اَیْ اور اَنْ ۔ یہ کسی لفظ کی وضاحت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ مثلاً ھُوَ مَکِّیٌّ اَیْ مَنْسُوْبٌ اِلٰی مَکَّۃَ (وہ مکی ہے یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے) نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ (ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم) فَاَوْحَیْنَا اِلَیْہِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ (پھر ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ کشتی بنا)۔

چند خاص حروف

مذکورہ حروف کے علاوہ بعض حروف کے استعمالات خاص ہیں۔ ان میں سے بکثرت استعمال ہونے والے حروف — ن، و اور ما — کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:

ن فعل کے صیغہ کے آخر میں جب واحد متکلم کی ضمیر "ی" آرہی ہو تو صیغہ کے وزن کو برقرار رکھنے کے لئے 'ی' سے پہلے 'ن' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسے نون وقایہ کہتے ہیں : مثلاً بَلَغَنِیْ، اَخْرَجَنِیْ، اَھْلَکَتْنِیْ وغیرہ ہیں۔

و واؤ کبھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر حال کے معنی ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً تَحْسَبُھُمْ اَیْقَاظًا وَّھُمْ رُقُوْدٌ (تو انہیں بیدار سمجھتا حالانکہ وہ سوتے ہوتے تھے)۔ لَیُوْسُفُ وَاَخُوْہُ اَحَبُّ اِلٰی اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَۃٌ (یوسف اور اس کا بھائی باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جتھا ہیں)۔

ما یہ کبھی جملے کے آہنگ کو درست رکھنے کے لئے زائد بھی آجاتا ہے۔ مثلاً فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ۔ مِمَّا خَطِیْٓئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا۔

مشق نمبر ۳۰

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْئٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْئٍ إِلَّا قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْكَ عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْئٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْئٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

(۲)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔

(۳)

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهٗ قَالَ يَا عِبَادِيْ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّماً فَلَا تَظَالَمُوْا، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ

جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ۔

(٤)

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ، فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ، لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، فَقَالَ مَنْ يُضِيفُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِنَا قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَإِذَا أَرَادُوا الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ۔

(٥)

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا۔ فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ۔ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي۔ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ،

نغفر له، فقالوا يا رسول الله وإن لنا في البهائم أجراً؟ فقال نعم في كل ذات كبد رطبة أجر۔

(٦)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما وقعت بنو إسرائيل في المعاصي نهتهم علماءهم فلم ينتهوا فجالسوهم في مجالسهم وآكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض فلعنهم على لسان داود وعيسى بن مريم، ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون، قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان متكئاً فقال لا، والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر ولتأخذن على يدي الظالم ولتأطرنه على الحق أطراً أو ليضربن الله بقلوب بعضكم على بعض ثم ليلعننكم كما لعنهم۔

(٧)

عن النعمان بن بشير قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المدهن في حدود الله والواقع فيها مثل قوم استهموا سفينة، فصار بعضهم في أسفلها وصار بعضهم في أعلاها فكان الذي في أسفلها يمر بالماء على الذين في أعلاها، فتأذوا به فأخذ فأساً۔ فجعل ينقر أسفل السفينة فأتوه فقالوا مالك؟ قال تأذيتم بي ولا بد لي من الماء، فإن أخذوا على يديه أنجوه ونجوا أنفسهم، وإن تركوه أهلكوه وأهلكوا أنفسهم۔

(٨)

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر، فأصبحت يوماً قريباً منه۔ ونحن

نَسِيرٌ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيمًا وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ أَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَرَأَ: تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ؟ أَلْجِهَادُ. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ: بَلَى؟ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: تَكُفُّ عَلَيْكَ هٰذَا. فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ! يَا مُعَاذُ. هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟

(٩)

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ وَأَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ. وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَ

إِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا. وَأَخِفْهُمْ فِي اللهِ۔

(١٠)

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا؟ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ۔

(١١)

ذَهَبَ رَجُلٌ مَرَّةً إِلَى حَدِيقَةٍ مُثْمِرَةٍ لِيَسْرِقَ مِنْهَا شَيْئًا مِنَ الْفَاكِهَةِ۔ وَكَانَ لَهُ وَلَدٌ صَغِيرٌ أَخَذَهُ مَعَهُ يُسَاعِدُهُ۔ فَتَسَلَّقَ الرَّجُلُ السُّورَ وَأَوْصَى ابْنَهُ بِالْإِنْتِظَارِ وَقَالَ لَهُ أَعْلِمْنِي إِذَا رَأَيْتَ أَحَدًا لِأَرْجِعَ۔ فَذَهَبَ الْأَبُ آمِنًا لِيَأْخُذَ مَا أَرَادَ مِنَ الْفَاكِهَةِ۔ وَإِذَا الْوَلَدُ يَصِيحُ قَائِلًا "يَا أَبِي إِرْجِعْ فَهُنَاكَ مَنْ يَرَاكَ"۔ فَأَسْرَعَ الرَّجُلُ فِي الْحَالِ وَعَادَ إِلَى ابْنِهِ فَزِعًا خَائِفًا وَقَالَ لَهُ "أَيْنَ مَنْ يَرَانَا"۔ قَالَ الْوَلَدُ "هُوَ اللهُ يَرَاكَ وَيَرَانِي وَهُوَ مُطَّلِعٌ عَلَى مَا تَعْمَلُهُ فِي السِّرِّ وَالْجَهْرِ"۔ فَخَجِلَ الرَّجُلُ وَعَادَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ۔

(١٢)

كَانَ لِرَجُلٍ سَبْعَةُ أَوْلَادٍ وَكَانَ يُحِبُّهُمْ كَثِيرًا. فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَ الْمَوْتِ، أَرَادَ أَنْ يَنْصَحَهُمْ نَصِيحَةً تَنْفَعُهُمْ بَعْدَ مَوْتِهِ. فَجَمَعَهُمْ يَوْمًا وَأَحْضَرَ لَهُمْ حُزْمَةً مِنَ الْعِصِيِّ وَأَعْطَاهَا لِأَكْبَرِهِمْ سِنًّا وَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَكْسِرَهَا. فَحَاوَلَ كَسْرَهَا بِكُلِّ قُوَّتِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ كَسْرَهَا. فَأَخَذَهَا مِنْهُ وَأَعْطَاهَا لِلثَّانِي. فَلَمْ يَسْتَطِعْ كَسْرَهَا أَيْضًا. ثُمَّ أَعْطَاهَا لِلثَّالِثِ. فَلَمْ يَسْتَطِعْ كَسْرَهَا أَيْضًا. ثُمَّ أَعْطَاهَا لِإِخْوَتِهِ وَاحِدًا بَعْدَ الْآخَرِ فَلَمْ يَقْدِرْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلَى كَسْرِهَا.

وَبَعْدَ ذٰلِكَ تَنَاوَلَ الْأَبُ الْحُزْمَةَ وَحَلَّ الْعِصِيَّ وَأَعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْ أَوْلَادِهِ عَصًا وَطَلَبَ إِلَيْهِ كَسْرَهَا فَكَسَرَهَا مَعَ السُّهُوْلَةِ.

فَقَالَ لَهُمْ يَا أَوْلَادِي أَنْتُمْ مِثْلُ هٰذِهِ الْحُزْمَةِ إِنِ اجْتَمَعْتُمْ وَاتَّخَذْتُمْ لَا يَغْلِبُكُمْ أَحَدٌ وَإِنْ تَفَرَّقْتُمْ وَ اخْتَلَفْتُمْ سَهُلَ عَلَى عَدُوِّكُمْ أَنْ يَتَغَلَّبَ عَلَيْكُمْ.

(١٣)

إِسْتَأْجَرَ رَجُلٌ حَمَّالًا لِيَحْمِلَ لَهُ قَفَصًا فِيهِ قَوَارِيرُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ يَنْتَفِعُ بِهَا. فَلَمَّا بَلَغَ ثُلُثَ الطَّرِيقِ قَالَ "هَاتِ الْخَصْلَةَ الْأُولَى" فَقَالَ مَنْ قَالَ لَكَ أَنَّ الْجُوعَ خَيْرٌ مِّنَ الشِّبَعِ فَلَا تُصَدِّقْهُ". قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا بَلَغَ نِصْفَ الطَّرِيقِ قَالَ "هَاتِ الثَّانِيَةَ". فَقَالَ "مَنْ قَالَ لَكَ إِنَّ الْمَشْيَ خَيْرٌ مِّنَ الرُّكُوبِ فَلَا تُصَدِّقْهُ". قَالَ نَعَمْ. فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى بَابِ الدَّارِ قَالَ "هَاتِ الثَّالِثَةَ". فَقَالَ "مَنْ قَالَ لَكَ إِنَّهُ وَجَدَ

حمّالاً أجهل منك فلا تصدّقه". فرمى الحمّال بالقفص فكسر جميع القوارير وقال "من قال لك إنّه بقي في القفص قارورة فلا تصدّقه أبداً.

(١٤)

زعموا أنّ قرداً رأى نجّاراً يشقّ خشبة بوتدين له راكباً عليها كالأسوار على الفرس وأنّه كلّما أوتد وتداً نزع وتداً فقدّمه. ثمّ إنّ النجّار قام لبعض أموره فانطلق القرد يتكلّف ما ليس من صنعته ولا من شأنه فركب الخشبة وجعل ظهره قبل الوتد فتدلّى ذنبه في ذلك الشقّ وعالج الوتد لينزعه. فلمّا انتزع انضمّت الخشبة على ذنبه فخرّ مغشيّاً عليه. فلم يزل على تلك الحالة حتّى جاء النجّار فكان مالقي القرد من صاحبه من الضّرب والعذاب أشدّ من ذلك.

(١٥)

زعموا أنّ ثعلباً جائعاً أتى على أجمة فيها طبل ملقًى إلى جانب شجرة. فإذا هبّت الرّيح تحرّكت أغصان الشّجرة وأصابت الطّبل فصوّت صوتاً. فسمع الثّعلب ذلك الصّوت فتوجّه نحوه حتّى انتهى إلى الطّبل. فلمّا رآه ضخماً قال في نفسه. إنّ هذا الخليق بكثرة الشّحم واللّحم. فعالجه أشدّ العلاج حتّى شقّه فلمّا رآه أجوف قال الثّعلب. لعلّ أفشل الأشياء أعظمها جثّة وأعظمها صوتاً.

(١٦)

زعموا أن جماعة من القرود كانوا في جبل من الجبال فأبصروا ذات ليلة يراعة تطير فظنوا أنها شرارة فجمعوا حطباً فوضعوه عليها ثم أقبلوا ينفخون ٥ وكان قريب منهم شجرة فيها طائر فجعل يناديهم : أن الذي رأيتم ليس بنار. فأبوا أن يسمعوا منه فنزل إليهم ليعلمهم. فمر عليه رجل فقال : أيها الطائر لا تلتمس تقويم ما لا يستقيم ولا تأديب ما لا يتأدب فإنه من عالج ما لا يستقيم بالمعالجة ندم. فإن الحجر الذي لا ينقطع لا تجرب عليه السيوف. والعود الذي لا ينحني لا يعالج انحناؤه ومن عالج ما لا يستقيم ندم. فأبى ذلك الطائر أن يسمع من ذلك الرجل وينتفع بشيء من قوله حتى دنا من القردة ليفهمهم أمر اليراعة أنها ليست بنار. فتناوله بعض القردة فقطع رأسه.

(١٧)

قيل إن إيلاً عطش مرة فأتى إلى عين ماء ليشرب فرأى ظله في الماء فتأمله زماناً فغر على عظم قرونه وكبرها وانشعابها وحزن على دقة قوائمه ونحافتها. فبينما هو كذلك يتفكر في شأنه إذ خرجت عليه كلاب الصيد فهرب منهم إلى البرية. فما دام يعدو في السهل لم يدركوه. فلما أتى إلى الجبل والغيضة لفت أغصان الأشجار والنجوم بقرونه المنشعبة فبقي مقيداً بها فلحقته الكلاب

وَقَتَلُوهُ۔ فَقَالَ الْإِيَّلُ عِنْدَ مَوْتِهٖ يَاوَيْلَتِىْ! إِنَّ قَوَائِمِى الَّتِىْ اسْتَهْجَنْتُهَا كَانَتْ تُنْجِيْنِىْ۔ لٰكِنَّ الْقُرُوْنَ الَّتِىْ اسْتَحْسَنْتُهَا أَهْلَكَتْنِىْ۔

(١٨)

كَانَ أَسَدٌ فِىْ غَيْضَةٍ يَفْتَرِسُ كُلَّ يَوْمٍ بَهِيْمَةً حَتّٰى أَهْلَكَ كَثِيْرًا مِنَ الْوُحُوْشِ وَالْبَهَائِمِ۔ فَاضْطَرَبَتِ الْوُحُوْشُ بِذٰلِكَ وَاجْتَمَعَتْ لِتَدْبِيْرِ التَّفَصِّىْ مِنْ بَرَاثِنِهٖ۔ فَقَالَتِ الْأَرْنَبُ أَنَا أَمْضِىْ لِأَحْتَالَ عَلَيْهِ حِيْلَةً أُنْجِيْكُمْ بِهَا۔ فَجَاءَتْ إِلٰى غَابَةِ الْأَسَدِ وَقَفَتْ عَلٰى مَمَرِّهٖ مُنْتَظِرَةً۔ فَلَمَّا لَاقَاهَا الْأَسَدُ وَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ يَاسَيِّدِىْ! فَقَالَ الْأَسَدُ أَيْنَمَا كُنْتِ أَيَّتُهَا الْمَلْعُوْنَةُ! هٰذِهِ الْمُدَّةَ؟ قَالَتِ الْأَرْنَبُ۔ يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ! كُنْتُ أَجِيْئُ إِلَيْكَ وَلٰكِنْ مَنَعَنِىْ مَلِكٌ مِثْلُكَ يَسْكُنُ فِىْ بِئْرٍ عَلٰى طَرِيْقِىْ۔ فَجَاءَ الْأَسَدُ مَعَهَا لِيَرَاهُ۔ فَلَمَّا اطَّلَعَ عَلَى الْبِئْرِ، رَأٰى ظِلَّهٗ فِى الْمَاءِ وَظَنَّ أَنَّهٗ حَرِيْفُهٗ فَوَثَبَ عَلَيْهِ وَوَقَعَ فِى الْبِئْرِ وَهَلَكَ غَرِيْقًا نَجَتْ بِهٰذِهِ الْحِيْلَةِ وُحُوْشُ الْغَيْضَةِ مِنْهُ۔

(١٩)

زَعَمُوْا أَنَّهٗ كَانَ لِبَعْضِهِمْ حِمَارٌ قَدْ أَبْطَرَتْهُ الرَّاحَةُ وَثَوْرٌ قَدْ أَذَلَّهُ التَّعَبُ۔ فَشَكَا الثَّوْرُ أَمْرَهٗ يَوْمًا إِلَى الْحِمَارِ وَقَالَ لَهٗ: هَلْ لَكَ يَا أَخِىْ أَنْ تَنْصَحَنِىْ بِمَا يُرِيْحُنِىْ مِنْ تَعَبِىْ هٰذَا الشَّدِيْدِ۔ فَقَالَ لَهُ الْحِمَارُ: تَمَارَضْ وَلَا تَأْكُلْ عَلَفَكَ فَإِذَا كَانَ الصَّبَاحُ وَرَاٰكَ صَاحِبُنَا هٰكَذَا تَرَكَكَ وَلَمْ

يَأْخُذُكَ لِلْحِرَاثَةِ فَتَسْتَرِيحُ - قَالُوا وَكَانَ صَاحِبُهُمَا يَفْهَمُ بِلِسَانِ الْحَيْوَانَاتِ فَفَهِمَ مَا دَارَ بَيْنَهُمَا مِنَ الْحَدِيثِ -

ثُمَّ إِنَّ الثَّوْرَ أَخَذَ بِنَصِيحَةِ الْحِمَارِ وَعَمِلَ بِمُوجِبِهَا وَلَمَّا أَقْبَلَ الصَّبَاحُ حَضَرَ صَاحِبُهُمَا فَرَأَى الثَّوْرَ غَيْرَ آكِلٍ عَلَفَهُ، فَتَرَكَهُ، وَأَخَذَ الْحِمَارَ بَدَلَهُ، وَحَرَثَ عَلَيْهِ كُلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى كَادَ يَمُوتُ تَعَبًا - فَنَدِمَ الْحِمَارُ عَلٰى نَصِيحَتِهِ لِلثَّوْرِ وَلَمَّا رَجَعَ عِنْدَ الْمَاءِ قَالَ لَهُ الثَّوْرُ: كَيْفَ حَالُكَ يَا أَخِي. فَقَالَ بِخَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ مَا قَدْ هَالَنِي عَلَيْكَ. فَقَالَ لَهُ الثَّوْرُ وَمَا ذَاكَ - قَالَ الْحِمَارُ: سَمِعْتُ صَاحِبَنَا يَقُولُ: إِذَا بَقِيَ الثَّوْرُ هٰكَذَا مَرِيضًا يَجِبُ ذَبْحُهُ لِئَلَّا نَخْسَرَ ثَمَنَهُ فَالرَّأْيُ الْآنَ أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى عَادَتِكَ وَتَأْكُلَ عَلَفَكَ خَوْفًا مِنْ أَنْ يَحِلَّ بِكَ هٰذَا الْأَمْرُ الْعَظِيمُ. فَقَالَ لَهُ الثَّوْرُ صَدَقْتَ وَقَامَ لِلْحَالِ إِلٰى عَلَفِهِ فَأَكَلَهُ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ ضَحِكَ صَاحِبُهُمَا.

(٢٠)

أَخْبَرَ أَبُو بَكْرِ بْنُ الْخَاضِبَةِ أَنَّهُ كَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي قَاعِدًا يَنْسَخُ شَيْئًا مِنَ الْحَدِيثِ - قَالَ وَكُنْتُ ضَيِّقَ الْيَدِ فَخَرَجَتْ فَأْرَةٌ كَبِيرَةٌ وَجَعَلَتْ تَعْدُو فِي الْبَيْتِ - وَإِذَا بَعْدَ سَاعَةٍ خَرَجَتْ أُخْرٰى وَجَعَلَتَا تَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيَّ إِلٰى أَنْ دَنَتَا مِنْ ضَوْءِ السِّرَاجِ وَتَقَدَّمَتْ إِحْدٰهُمَا وَكَانَتْ بَيْنَ يَدَيَّ طَاسَةٌ فَأَكْبَبْتُهَا عَلَيْهَا. فَجَاءَتْ صَاحِبَتُهَا وَشَمَّتِ الطَّاسَةَ وَجَعَلَتْ تَدُورُ حَوْلَهَا وَأَنَا سَاكِتٌ أَنْظُرُ مُشْتَغِلٌ بِالنَّسْخِ - فَدَخَلَتْ سَرَبَهَا وَإِذَا بَعْدَ سَاعَةٍ خَرَجَتْ وَفِي فِيهَا دِينَارٌ صَحِيحٌ وَتَرَكَتْهُ

بَيْنَ يَدَىَّ. فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا وَسَكَتُّ. وَقَعَدَتْ سَاعَةً بَيْنَ يَدَىَّ فَرَجَعَتْ وَجَاءَتْ بِدِيْنَارٍ اٰخَرَ وَقَعَدَتْ سَاعَةً اُخْرٰى وَاَنَا سَاكِتٌ اَنْظُرُ وَاَنْسَخُ.

وَكَانَتْ تَمْضِىْ وَتَجِيْئُ اِلٰى اَنْ جَاءَتْ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَقَعَدَتْ زَمَانًا طَوِيْلًا وَرَجَعَتْ وَدَخَلَتْ سَرَبَهَا وَخَرَجَتْ وَاِذَا فِىْ فِيْهَا جُلَيْدَةٌ وَتَرَكَتْهَا فَوْقَ الدَّنَانِيْرِ. فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مَا بَقِىَ مَعَهَا شَيْئٌ فَرَفَعْتُ الطَّاسَةَ فَقَفَزَتَا وَدَخَلَتَا الْبَيْتَ وَاَخَذْتُ الدَّنَانِيْرَ وَاَنْفَقْتُهَا فِىْ مُهِمٍّ لِّىْ ◆

كتبهٗ: قمر فاروقی خوشنویس